متفقہ مسائل اہلسنت جنہیں خواہ مخواہ نزاع کھڑا کر دیا گیا،
پر کتاب و سنت کے دلائل کو مدلل اور علماء حرمین
کی تصدیق شدہ بے مثال کتاب۔

هدیة الحرمین

تالیف

جامع معقول و منقول مولانا علامہ حافظ ابو الرشید محمد عبد الحکیم
محدث رضوی قادری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
مکتبہ مصباح القرآن
[illegible]

راقم کو یہ کتاب جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن کے اپنے کرم فرما حکیم صاحب کی راہبری سے ملی۔ راقم ان کے تعاون کا شکر گزار ہے اور اس کی اشاعت کی سعی جمیل کا انتساب محب علم و عرفان حضرت الحاج عبدالرشید قریشی، چیف انجینئر (ریٹائرڈ) ستارہ خدمت جن کی خصوصی عنایت سے مکتبہ اس پیش کش کے قابل ہوا۔ پھر

(۱) میاں ذکاء الرحمٰن صاحب (۲) الحاج میاں جاوید شفیع صاحب
(۳) جناب حاجی نور محمد مرحوم و مغفور (۴) جناب حاجی محمد رفیع خاں صاحب
(۵) جناب محمد سرور صاحب (۶) جناب بریگیڈیر عبدالقیوم صاحب
(۷) الحاج میاں محمد شریف صاحب چیئرمین اتفاق گروپ لاہور (۸) الحاج محمود احمد خان
(۹) الحاج ملک حشمت اللہ (۱۰) الحاج چوہدری عید محمد (۱۱) جناب سید محمد اشرف علی صاحب جعفری جنرل سیکرٹری مرکزی تنظیم اہلسنت نیلا گنبد و دیگر جملہ سرپرستان کے اسمائے گرامی ہے جن کی سرپرستی راقم کے لیے باعث شرف ہے۔

دعاگو

مفتی غلام سرور قادری

مؤسس و مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ ٹرسٹ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور
و مشیر وفاقی شرعی عدالت و رکن مرکزی زکوٰۃ کونسل، پاکستان

۲-۲۵-۱۹۸۸ء

فہرست مضامین

قال الله تعالى ومن يطع الرسول فقد اطاع الله

الحمد لله الوهاب کتاب مستطاب مرجع الشیوخ والشاب مسمّی به

هدية الحرمين

مشتملة على مسائل [illegible] احكام الشريعة المنيفة في ثبوت
علم [illegible] وحقوق الابوية وعدم [illegible]
العلم [illegible] المحمدية وبيع كل قوم بواسطة النبوة وفضيلة
المولد [illegible] التوحيدية وتقبيل الابهامين عند نقل المؤذن شهادة
المحمدية والاستمداد عن القبور العالية وقراءة القرآن والادعية و
التصدق من انواع الماكولة والملبوسة لاموات امة المحمدية
والسفر الى روضة النبوية والتقليد لملة الحنفية من تاليفات عالم
نحرير فاضل بی نظیر جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول مولانا
الحاج الحافظ ابو الرشید محمد عبد الحکیم دهلوی [illegible] دام فیضانه
سبط تلمیذ لاستاذ الآفاق حضرة مولانا وهادینا حاجی مولوی محمد قاسم
وجه المحققین عین المدققین رکن المتوکلین الصوفیین سند المحدثین
والمفسرین المتاخرین قدس الله سره العزیز ونظر الله بوجهه العزیز

بباعث کثرت شائقین باهتمام خیرخواه امت نبی کریم قاضی علی بیان بن
قاضی عبد اللطیف صاحب تاجر کتب مالک مطبع کریمی و فتح الکریم

در مطبع نامی کریمی واقع بمبئی حلیه طبع پوشید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل رسلا مبشرين ومنذرين لئلا يكون للناس

سب تعریفیں اللہ کو جسنے بھیجا رسولوں کو خوشیاں سنانے والے اور ڈرانے والے تاکہ نہ ہووے لوگوں کیلئے

على الله حجة بعد الرسل وخص منهم حبيبه محمدا صلى الله عليه

اللہ پر حجت بعد بھیجنے رسولوں کے اور خاص کیا انہیں سے حبیب اپنے محمد صلی اللہ علیہ

وآله وصحبه وسلم بالهداية على اعدل الطرق واقوم السبل

وآلہ وصحبہ وسلم کو ساتھ راہ بتلانے کے بہت سیدھی راہوں اور مضبوط تر راہوں پر

واقام على شرافة نبوته شواهد صادقة عادلة وعلى جلالة

اور قائم کیں اوپر شرافت اور بزرگی نبوت انکی کے گواہیاں سچی اور سیدھی اور قائم کی اوپر بزرگی

رسالته دلائل قاطعة كاملة وجعلها وسيلة الى محبته

رسالت انکی کے دلیلیں یقینی کامل اور کیا اسکو وسیلہ طرف محبت انکی کے

التي هي اصل كل سعادة وذريعة الى متابعته التي هي رأس

وہ محبت کہ ہے وہ جڑ اور بیخ تمام نیکیوں اور بہتریوں کی اور وسیلہ طرف تابعداری انکی کے وہ تابعداری کہ وہ سردار

كل عبادة وصلى الله عليه وعلى سائر النبيين وسائر الصالحين

تمام عبادتوں کی اور درود اللہ کا ان پر اور سب نبیوں اور سب نیکوں پر

نهاية

نهاية ما ينبغي ان يسأله السائلون كلما ذكره الذاكرون

نہایت اس چیز کا کہ لایق ہے یہ کہ سوال کرے اسکو سوال کرنیوالے جب کبھی ذکر کیا اسکو ذکر کرنیوالوں نے

وكلما غفل عن ذكره الغافلون وسلم تسليما كثيرا كثيرا اما

اور جب کبھی کہ غافل ہوئے ذکر اسکے سے غفلت والے اور سلام سلام بھیجا بہت بہت اسکے پر

بعد فيقول العبد المسكين الفقير المفتقر الى الله الكريم محمد

پیچھے حمد اور صلوٰۃ کے پس کہتا ہے بندہ مسکین فقیر محتاج طرف اللہ کریم کے محمد

عبد الحكيم بن الفاضل الجليل مولانا محمد عبد الرحيم اغرقهما

عبدالحکیم بن فاضل جلیل مولانا محمد عبدالرحیم ڈبووے دونوں کو

الله في بحار افضاله العلوي نسبا والدهلوي موطنا وميلادا

اللہ بیچ دریا افضال اپنے کے وہ علوی ہے از روئے نسب کے اور دہلوی از روئے وطن کے اور جائے پیدائش کے

والهندي اقليما وبلادا والمحمدي دينا واسلاما والحنفي مذهبا

اور ہندی از روئے ولایت اور بلاد کے اور محمدی از روئے دین اور اسلام کے اور حنفی از روئے مذہب

وتقليدا وانقيادا والقادري سلسلة وارشادا المتعلم المتلمذ

اور تقلید اور انقیاد کے اور قادری از روئے سلسلہ اور ارشاد کے متعلم شاگرد

لاستاذ مشارق الارض ومغاربها اتقى العلماء اسنى الفضلاء

اور استاد مشرق اور مغرب کی زمین کا پرہیزگار تر عالموں کا بزرگ تر فضلا کا

افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حاج الحرمين الشريفين رأس

فصیح تر فصحا کا بلیغ تر بلغا کا حاجی حرمین شریفین کا سردار

المحدثين اساس المفسرين جدي محمد قاسم سراج الدهلوي

محدثین کے جڑ بنیاد مفسرین کے نانا میرے محمد قاسم چراغ دہلی کے

ابرد الله مضجعه الشريف فهذه رسالة مشتملة على اربعة عشر

خنک کرے اللہ انکی خوابگاہ بزرگ پس یہ رسالہ ہے مشتمل اور چودہ

بابًا الباب الاول فی اثبات علم الاولین والآخرین لسید
باب کے باب پہلا بیچ ثابت کرنے علم اولین اور آخرین کے واسطے جناب سید
المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم الباب الثانی فی ثبوت الحیوۃ
المرسلین کے درود اللہ کا اوپر اور سلام باب دوسرا بیچ بیان ثابت کرنے حیات اور
لرسول الراحۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الباب الثالث
زندگی کے واسطے رسول راحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب تیسرا
فی ذکر ما یصل ویجیئ من کتم العدم الی الوجود فھو بواسطۃ
بیچ ذکر اس چیز کے کہ پہنچتی ہے اور آتی ہے پوشیدگی عدم اور نیستی سے طرف وجود اور ہستی کے بس وہ بواسطہ
نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الباب الرابع فی ثبوت الشفاعۃ
نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے باب چوتھا بیچ ثابت کرنے شفاعت کے
لرسول الرحمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الباب الخامس فی ثبوت
واسطے رسول رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب پانچواں بیچ ثبوت
اثر القدم لنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الباب السادس فی
نشان اور نقش قدم واسطے نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب چھٹا بیچ
بیان الخاتمیۃ وعدم النظیر والمثل فی الخاتمیۃ والفضائل فی
بیان خاتم النبیین ہونے کے اور بے نظیر اور بے مثال ہونے حضرت کے خاتمیت اور فضائل ہیں درمیان
سائر المخلوقات لافضل المخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تمام مخلوقات کے واسطے بزرگتر مخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
الباب السابع فی ابطال منع التعظیم الشیئ الذی ھو منسوب
باب ساتواں بیچ بیان باطل کرنے منع کرنے تعظیم اس چیز کے کہ وہ منسوب ہے
الی المحبوب عزیز العرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم الباب الثامن
طرف محبوب خدا ارجمند عرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب آٹھواں

فی فضیلۃ ذکر المولد الشریف نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بیچ فضیلت ذکر کرنے مولود شریف نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
الباب التاسع فی ذکر الکلمۃ الطیبۃ متصلا بعد اداء الصلوۃ الباب
باب نواں بیچ ذکر کرنے کلمہ طیبہ کے متصل بعد ادا کرنے نماز کے باب
العاشر فی تقبیل الابھامین عند استماع قول المؤذن اشھد ان
دسواں بیچ چومنے اور بوسہ دینے دونوں انگوٹھوں کے وقت سننے قول مؤذن کے اشھد ان
محمدا رسول اللہ الباب الحادی عشر فی الاستمداد عن اھل القبور
محمدا رسول اللہ باب گیارھواں بیچ بیان مدد چاہنے کے اہل قبور سے
الباب الثانی عشر فی العرف الذی شاع فی دیار العرب والعجم
باب بارھواں بیچ بیان اس عرف کے شایع اور پھیلا ہوا ہے ملکوں عرب اور عجم میں
بان القوم یجتمعون ویقرؤن القرآن ویتصدقون من انواع
ساتھ اس طریقہ کے کہ متفرق قوم جمع ہوتی ہے اور پڑھتی ہے قرآن کو اور خیرات کرتے ہیں طرح طرح کے
الماکولات والمشروبات ویھدون ثوابہ لموتاھم الباب
کھانوں اور پینوں سے اور ہدیہ اور بخشتے ہیں ثواب اس کا واسطے مردوں اپنوں کے باب
الثالث عشر فی السفر من البعید الی المدینۃ الطیبۃ لزیارۃ
تیرھواں بیچ بیان سفر کرنے کے راہ دور دراز سے طرف مدینہ طیبہ کے واسطے زیارت
روضۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الباب الرابع عشر فی تقلید
کرنے نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب چودھواں بیچ بیان تقلید کرنے

الائمۃ الاربعۃ الباب الاول فی اثبات علم الاولین
ائمہ اربعہ کے باب پہلا بیچ ثابت کرنے علم اولین
والآخرین لسید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ
اور آخرین کے واسطے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ سبحانہ نے قدرت کاملہ سے پیدا کیا دنیا کو پس میں دیکھتا ہوں طرف دنیا کے اور جو کچھ کہ

کائن فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ رواہ الطبرانی

ہونیوالا ہے اسمین قیامت تک مانند اسکے جیسا کہ دیکھتا ہوں طرف اس کف دست اپنے کے نقل کیا اس حدیث کو طبرانی نے

اور ذکر کیا اسکو مواہب مین وورد فی حدیث المشکوٰۃ الذی وقع فیہ
فعلمت ما فی السموات والارض وقال ابن الحجر المکی فی شرح ھذہ
الحدیث فعلمت جمیع الکائنات ترجمہ اور وارد ہوا حدیث مشکوٰۃ
الشریف مین کہ جس مین واقع ہوا فعلمت الحدیث یعنے جانا مین نے جو کچھ کہ
آسمانون اور زمینون مین ہے اور کہا ابن حجر مکی نے اس حدیث کی شرح مین یہ کہ فرمایا
حضرت نے جانا مین نے سب موجودات کو وفی المواھب عن ابی ذر قال ابی
ذر لقد ماترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحرک
الطائر جناحیہ فی السماء الا ذکر منہ علما ولا شک ان اللہ تعالیٰ
قد اطلعہ علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والاخرین
ترجمہ اور نقل کیا مواہب مین ابی ذر سے کہ کہا ابوذر نے البتہ تحقیق نہین چھوڑا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ ہلاتا ہے پرندہ پرون اپنون کو آسمانون مین مگر ذکر
فرمایا حضرت نے اُس سے ازروے علم اور جاننے کے اور کچھ شک نہین ہے اسمین
کہ مقرر اللہ برتر نے خبردار اور آگاہ کیا ہو حضرت کو اس سے بھی زیادہ تر اور القا
کیا ہو حضرت کو علم اولین اور آخرین کا وفی حدیث ابی داؤد قال الصحابی
قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فما ترک شیئا الی یوم
القیمۃ الا حدثنا ترجمہ اور بیچ حدیث ابوداؤد کے ہے کہ کہا صحابی نے کہ
کھڑے ہوئے درمیان ہمارے ایک جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس نہ چھوڑی

حضرت نے کوئی شے قیامت تک کی مگر بیان کردی ہمکو وفی حدیث الترمذی
عن عبد اللہ ابن عمر قال خرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
فی یدیہ کتابان فقال اتدرون ما ھذان الکتابان قلنا لا یا
رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال الذی فی یدی الیمنی ھذا
الکتاب من رب العالمین فیہ اسماء اھل الجنۃ واسماء ابائھم
وقبائلھم ثم اجمل علی اخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص فیھم ثم قال
الذی فی شمالی ھذا من رب العلمین فیہ اسماء اھل النار واسماء
ابائھم وقبائلھم ثم اجمل فی اخرھم فلا یزاد ولا ینقص فیھم ابدا
رواہ الترمذی ترجمہ روایت کی عبد اللہ بن عمر سے ترمذی مین اسطرح کہ کہا
نکلے اور تشریف لائے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھین دونون ہاتھون
مین حضرت کے دو کتابین پھر فرمایا کیا جانتے ہو یہ کیا ہین دو کتابین کہا ہمنے
یا رسول اللہ ہمکو معلوم نہین ہان مگر آپ اگر خبر دین ہم کو پس ارشاد کیا حضرت نے
جو میرے دست راست مین ہے یہ کتاب ہے طرف سے اللہ رب العالمین کے
اسمین نام جنتیون کے ہین اور اُنکے باپ دادا اور قبائل اور کنبے کے پھر مجمل اور
لوگو رکھا احوال دوسرون اُنکے کا پس نہ زیادہ ہونگے اُنمین اور نہ کمتی پھر فرمایا
جو کہ میرے دست چپ مین ہے یہ کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے ہے اسمین
نام دوزخیون کے اور اُنکے باپ دادا اور خویش اور قبیلون کے ہین پھر مجمل اور
لوگو چھوڑا احال دوسرون کا پس نہ زیادہ ہونگے انمین اور نہ کم کبھی تا آخر حدیث
نقل کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور ذکر کیا حافظ سیوطی نے رسالہ خصائص مین
عرض علیہ ما ھو کائن فی امتہ حتی تقوم الساعۃ ترجمہ کھولا گیا
حضرت پر جو کچھ کہ ہونیوالا ہے آپ کی امت مین قیام قیامت تک وقال خارجہ

المجتہدین ابن الحجر المکی فی شرح الاربعین قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عالما بما یقع بعدہ جملۃ وتفصیلا لما صح انہ کشف لہ
عما یکون الی ان یدخل اہل الجنۃ والنار منازلہم **ترجمہ** اور کہا
خاتم المجتہدین ابن حجر مکی نے شرح اربعین میں کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتے
اُسکو جو کچھ کہ واقع ہونیوالا ہے بعد حضرت کے مجمل اور مفصل کو اسواسطے کہ صحیح ہوچکا
البتہ کھلا واسطے جناب حضرت کے جو کچھ کہ ہوویگا تا داخل ہونے جنتیونکے اور دوزخیونکے
اپنے اپنے مکانون میں وقال الخطیب القسطلانی فی المواہب للزائر یستحضر
علمہ بوقوفہ بین یدیہ وسماعہ وکلامہ کما فی حیوتہ اذ لا فرق
بین حیوتہ وموتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم
وخواطرہم **ترجمہ** کہا خطیب قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں کہ زیارت کرنے
والے کو حضرت ساتھ مستحضر ہونے علم اپنے کے کہ کھڑا ہے روبرو جانتے ہیں اور
سننا اور کلام آپ کے اسطرح جیسا کہ تھے زندگی میں کیونکہ فرق نہیں زندگی اور وفات
آپ کی میں بیچ ملاحظہ کرنے کے اپنی امت کے اور دریافت کرنے میں احوالون اور
نیتون اور مقصدون اور خطرات امت کے وفی قصیدۃ البردۃ **شعر**

فان من جودک الدنیا وضرتہا ۔۔۔ ومن علومک علم اللوح والقلم

وحصل العلم الوسیع لکثیر من اولیاء اللہ تعالی بطفیل محمد صلی اللہ
علیہ وسلم فنبینا اولی بالحصول کما قال العلامۃ الشیخ نور الدین
فی بہجۃ الاسرار **ترجمہ** یعنے کہا صاحب قصیدہ بردہ نے قصیدہ میں اپنے
پس تحقیق بعض جود اور بخشش تیرے سے دنیا اور آخرت ہے اور بعض علمون تیرے
سے علم لوح اور قلم کا ہے اور حاصل ہوا ہے علم وسیع بہت اولیاء اللہ کو بطفیل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تو نبی ہمارے اول ہیں ساتھ حصول علم وسیع کے

جیسا کہ نقل کیا علامہ شیخ نور الدین نے بہجۃ الاسرار میں ونقل الامام الیافعی
عن تاج العارفین ابی الوفاء فی الخلاصۃ المفاخر قال لا یکون
الشیخ شیخا حتی یعرف من کاف الی قاف فقیل لہ ما من کاف الی
قاف فقال یطلعہ اللہ تعالی علی جمیع ما فی الکون من ابتداء خلق
یکن الی مقام وقف بہم انہم مسئولون وایضا فیہ قال الغوث الاعظم
انا سلاب الاحوال وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء یعرضون
علی وعینی فی اللوح المحفوظ وانا غائص فی بحار علم اللہ تعالی
لکن اثبات علم الغیب لولی من اولیاء اللہ تعالی ولنبی من
انبیاء اللہ تعالی بنفسہ فی جمیع الاوقات شرک وکفر **ترجمہ** یعنے
نقل کیا امام یافعی رحمۃ اللہ نے تاج العارفین ابی الوفا سے خلاصۃ المفاخر میں کہ
کہا نہیں ہوتا شیخ شیخ کامل جبتک کہ جانے کاف سے قاف تک پس پوچھا گیا
اُنسے کیا چیز ہے کاف سے قاف تک کہا کہ مطلع اور آگاہ کرتا ہے اُسکو اللہ تعالی
تمام شے پر جو ہستی میں ہے ابتداء خلقت سے یہانتک کہ واقف ہو اُنسے کہ مقرر
وہ لوگ تمام پوچھے اور سوال کئے گئے اور بھی خلاصۃ المفاخر میں نقل کیا امام یافعی
نے کہ کہا حضرت غوث الاعظم نے میں سلب کرنیوالا احوالون کا ہون اور قسم ہے
مجھکو عزت رب اپنے کی مقرر نیک اور بد ظاہر کئے گئے مجھپر اور آنکھ میری لوح محفوظ
میں ہے اور میں غوطہ خور اور پیرنے والا ہون بیچ دریا علم اللہ تعالی کے لکن ثابت
کرنا علم غیب کا واسطے کسی ولی کے اولیاء اللہ سے اور واسطے کسی نبی کے انبیاء
اللہ سے بذاتہ ہر وقت میں شرک اور کفر ہے وقال الملا علی قاری فی المنح
الازہر ذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بعلم الغیب **ترجمہ** کہا ملا علی قاری نے منح الازہر میں کہ ذکر کیا علماء

حنفیہ نے صراحۃً ساتھ کفر کے ساتھ اعتقاد کرنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ علم
غیب کے وَقَالَ الْاِمَامُ التَّفْتَازَانِیُّ فِیْ شَرْحِ الْعَقَائِدِ اَلْعِلْمُ بِالْغَیْبِ اَمْرٌ
تَفَرَّدَ بِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی لَا سَبِیْلَ اِلَیْهِ لِلْعِبَادِ اِلَّا بِاِعْلَامٍ وَّ اِلْهَامٍ
مِّنْهُ بِطَرِیْقِ الْمُعْجِزَةِ وَالْکَرَامَةِ وَالْاِرْشَادِ **ترجمہ** اور کہا امام تفتازانی نے
شرح عقائد نسفی میں علم غیب ایک امر ہے کہ یگانہ ہے ساتھ اُسکے اللہ سبحانہ وتعالیٰ
نہیں راہ طرف علم غیب کے بندوں کو سوا اللہ کے ہاں مگر ساتھ معلوم کرانے اور دل میں
ڈالنے کے اللہ کیطرف سے بطریق معجزے اور کرامت اور ارشاد کے وَقَالَ الْاِمَامُ
النَّوَوِیُّ فِیْ فَتَاوِیْهِ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِسْتِقْلَالًا اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی اَمَّا الْکَرَامَاتُ
وَالْمُعْجِزَاتُ مُحَصَّلَةٌ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی لِلْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ **ترجمہ** اور
کہا امام نووی نے فتاووں اپنے میں کہ نہیں ہے کوئی جانتا علم غیب کو مستقل بذات
سوا اللہ کے ہاں مگر کرامات اور معجزات حاصل ہوئے ساتھ اعلام کرنے اللہ تعالیٰ کے
انبیا اور اولیا کو وَمَا جَآءَ فِی الْحَدِیْثِ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ مَا وَرَآءَ جِدَارِیْ وَلَا
اَعْلَمُ مَا فِی الْغَدِ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا کَانَ قَبْلَ حُصُوْلِ الْعِلْمِ الْوَسِیْعِ
وَقَالَ فِی الْمَوَاهِبِ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ الْحَدِیْثَ ذَکَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کُتُبِهٖ
بِغَیْرِ اِسْنَادٍ وَاِنْ صَحَّ الْجَوَابُ عَنْهُ بِاَنَّ نَفْیَ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا عَلٰی اَصْلِ
الْوَضْعِ وَهُوَ اَنَّ عِلْمَ الْغَیْبِ مُخْتَصٌّ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَمَا وَقَعَ مِنْهُ عَلٰی لِسَانِ
نَبِیٍّ صَحَّ بِالْاِلْهَامِ وَالْوَحْیِ اَوْ مَعْنٰی لَا اَعْلَمُ مَا وَرَآءَ جِدَارِیْ یَعْنِیْ
بِالْاِسْتِقْلَالِ **ترجمہ** اور وہ جو آیا حدیث میں کہ فرمایا حضرت نے کہ میں نہیں جانتا
ہوں جو چیز کہ پیچھے دیوار میری کے ہے اور نہیں جانتا میں کہ کیا کل کے دن ہونیوالا ہے
سوا اللہ کے پس یہ تھا پہلے حصول علم وسیع کے اور کہا مواہب میں کہ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ
الحدیث ذکر کیا اس حدیث کو ابن جوزی نے اپنی کتابوں میں بغیر اسناد کے اور

اگر صحیح بھی ہو تو جواب اس سے یہ ہے کہ البتہ نفی علم کی اس حدیث میں وارد ہے اصل
وضع پر اور وہ یہ ہے کہ مقرر علم غیب ساتھ اللہ ہی کے خاص ہے اور جو کہ صادر ہوتی
ہیں علم غیب کی باتیں نبیوں کی زبان پر صحیح اور درست ہیں ساتھ الہام اور وحی کے
یا معنی لَا اَعْلَمُ مَا وَرَآءَ جِدَارِیْ کے ہیں کہ فرمایا حضرت نے کہ نہیں جانتا میں دیوار
کے پیچھے کی بات اور کل کے دن کی کہ کیا ہوگا یعنے بذات اور مستقل میں نہیں جانتا مگر ساتھ
خبر دینے اللہ تعالیٰ کے **اَلْبَابُ الثَّانِیْ** فِیْ بَیَانِ ثُبُوْتِ الْحَیٰوةِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُّ فِی التَّنْوِیْرِ اِنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیٌّ بِجَسَدِهٖ وَرُوْحِهٖ وَاَنَّهٗ یَتَصَرَّفُ وَیَسِیْرُ فِیْ اَقْطَارِ
الْاَرْضِ وَفِی الْمَلَکُوْتِ وَبِهَیْئَتِهِ الَّتِیْ کَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ وَلَمْ یُبَدَّلْ مِنْهُ
شَیْءٌ وَاَیْضًا فِیْهِ وَاُذِنَ لَهُمْ اَیِ الْاَنْبِیَآءِ فِی الْخُرُوْجِ مِنْ قُبُوْرِهِمْ
وَالتَّصَرُّفِ فِی الْمَلَکُوْتِ الْعُلْوِیِّ وَالسُّفْلِیِّ وَاَیْضًا قَالَ الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُّ
فِی الْاِنْبَاءِ بِالْاَذْکِیَاءِ بِحَیٰوةِ الْاَنْبِیَاءِ اِنَّ حَیٰوةَ النَّبِیِّ فِیْ قَبْرِهٖ وَحَیٰوةَ
سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ مَعْلُوْمَةٌ عِنْدَنَا عِلْمًا قَطْعِیًّا لِمَا قَامَ عِنْدَنَا مِنَ
الْاَدِلَّةِ الْقَطْعِیَّةِ فِیْ ذٰلِكَ وَتَوَاتَرَتْ بِهِ الْاَخْبَارُ مِنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ
الْاَنْبِیَاءِ **ترجمہ** باب دوسرا بیان میں ثابت کرنے زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی کہا حافظ سیوطی نے تنویر میں کہ مقرر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں ساتھ
بدن اور روح اپنی کے اور تصرف اور سیر کرتے ہیں کناروں زمین اور عالم ملکوت میں اور
آنحضرت ساتھ اُسی ہیئت اور شکل کے ہیں کہ جیسے تھے زندگی میں اول وفات سے
اور نہ بدلی اُن سے کوئی چیز اور بھی اسی کتاب میں ہے کہ اذن دیا گیا انبیا کو نکلنے کا

قبروں سے اپنی اور تصرف کرنا عالم علوی اور سفلی میں اور بھی کہا حافظ سیوطی نے
انباہ میں البتہ حیات حضرت کی اپنی قبر میں اور حیات سب نبیوں کی معلوم ہے نزدیک
ہمارے معلوم ہونا یقینی اسواسطے کہ قائم ہوئی نزدیک ہمارے دلائل قطعیہ سے
اس باب میں اور وارد ہوئیں اسباب میں حدیثیں متواتر کہ انمیں سے ایک یہ ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیا زندہ ہیں اپنی قبروں میں اور نمازیں
پڑھتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اللہ نے زمین پر کھانا بدن
انبیا کا وَاَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ حَیَاتِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَصْبَهَانِیُّ فِی التَّرْغِیْبِ عَنْ
اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَةً فِیْ یَوْمِ
الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ
الْاٰخِرَةِ وَثَلٰثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ وَکَّلَ اللّٰهُ بِذٰلِکَ مَلَکًا یُدْخِلُ
عَلَیَّ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا یُدْخَلُ عَلَیْکُمُ الْهَدَایَا اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَعِلْمِیْ فِیْ
حَیَاتِیْ **ترجمہ** روایت کیا بیہقی نے حیات الانبیا میں اور اصبہانی نے ترغیب میں
انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھا درود مجھپر دن جمعہ کے اور رات
جمعہ کو سو بار روا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی حاجتیں سو ستر حاجتیں آخرت سے اور تیس حاجتیں
دنیا سے پھر مقرر کیا اللہ نے ساتھ اس درود کے ایک فرشتہ کہ داخل ہوتا ہے میرے پر
قبر میں جیسا کہ داخل ہوتے تمھارے پر ہدیے اور تحفے بیشک علم میرا بعد وفات میری کے
ایسا ہے جیسا کہ علم میرا زندگی میں ہے وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ عَنْ سَعِیْدِ
ابْنِ مُسَیِّبٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ غَیْرِیْ وَمَا یَاْتِیْ وَقْتُ
صَلٰوةٍ اِلَّا وَسَمِعْتُ الْاَذَانَ **ترجمہ** اور روایت کیا ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں
سعید بن مسیب سے کہ کہا اسنے تحقیق دیکھا میں نے اور حالانکہ تھا مسجد رسول اللہ
میں سوا میرے کوئی اور نہ آتا تھا کوئی وقت نماز کا لیکن میں سنتا تھا اذان کو

وَاَخْرَجَ فِیْ اَخْبَارِ الْمَدِیْنَةِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مُسَیِّبٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ
الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ
الْحَرَّةِ حَتّٰی عَادَ النَّاسُ **ترجمہ** نقل کیا اخبار مدینہ میں سعید بن مسیب سے
کہ کہا اسنے ہمیشہ سنتا تھا میں اذان اور تکبیر کو قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے
ایام حرہ میں کہ زمانہ یزید بن معاویہ کا تھا یہانتک کہ پھر کر آئے لوگ وَفِی الطَّبَرَانِیِّ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا
بَلَغَنِیْ صَوْتُهٗ حَیْثُ کَانَ هٰذِهِ الْاَخْبَارُ دَالَّةٌ عَلٰی حَیٰوةِ النَّبِیِّ وَسَائِرِ
الْاَنْبِیَاءِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الشُّهَدَاءِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ
وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ **ترجمہ** نہ گمان کر اے محمد ان لوگوں کو جو کہ مارے گئے راہ خدا میں
مردہ بلکہ یہ لوگ زندہ ہیں اپنے رب کے نزدیک روزی دیے جاتے ہیں میووں
بہشت سے درانحالیکہ خوش اور خرم رہتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ عطا کیا اللہ نے
انکو اپنے فضل سے اور خوشی کرتے ہیں ساتھ انکے جو کہ ابھی ملے نہیں ہیں یہ ساتھ
انکے انکے پیچھے سے یہ کہ کچھ خوف نہیں اوپر انکے اور نہ ہونگے غمناک وَالْاَنْبِیَاءُ
اَوْلٰی بِذٰلِکَ فَهُمْ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ وَمَا نَبِیٌّ اِلَّا وَقَدْ جُمِعَ مَعَ النُّبُوَّةِ وَصْفُ
الشَّهَادَةِ فَیَدْخُلُوْنَ فِیْ عُمُوْمِ لَفْظِ الْاٰیَةِ **ترجمہ** اور انبیا اولیٰ اور افضل
ہیں ساتھ اس حیات اور زندگی کے اور وہ بزرگتر اور بڑے ہیں ساتھ رتبہ نبوت کے
شہداے اور کئی نبیوں کو مقرر جمع ہوا ساتھ نبوت کے وصف شہادت کا پس تو
داخل ہوے انبیا عموم آیۃ میں وَقَالَ الْقُرْطُبِیُّ فِی التَّذْکِرَةِ نَقْلًا عَنْ شَیْخِهٖ
اَلْمَوْتُ لَیْسَ بِعَدَمٍ مَحْضٍ وَاِنَّمَا هُوَ اِنْتِقَالٌ مِنْ حَالٍ اِلٰی حَالٍ فَیَدُلُّ عَلٰی

ذٰلِكَ اِنَّ الشُّهَدَاۗءَ بَعْدَ قَتْلِهِمْ وَمَوْتِهِمْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ
فَرِحِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ الْاَحْيَاۗءِ فِى الدُّنْيَا وَاِذَا كَانَ هٰذَا فِى
الشُّهَدَاۗءِ فَالْاَنْبِيَاۗءُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِذٰلِكَ وَالنُّصُوْصُ لِلْعُلَمَاۗءِ فِىْ حَيَاةِ
الْاَنْبِيَاۗءِ كَثِيْرَةٌ فَلْنَكْتَفِ بِهٰذِهِ الْقَدْرِ **ترجمہ** اور کہا قرطبی نے تذکرہ مین
ایک نقل اپنے شیخ سے کہ موت نہین ہے عدم محض یعنے بالکل نیست اور نابود ہونا اور
اسواسطے نہین موت فقط مگر گذرنا ایک حال سے دوسرے حال کو اور دلالت کرتا ہے
اسپر کہ مقرر شہدا بعد قتل اور موت اپنی کے زندہ ہین اپنے رب کے نزدیک روزی
دے جاتے ہین خوشیان اور شادیان کرتے ہین اور یہ ہے صفت زندون کی دنیا مین
جبکہ ہو یہ بات حق مین شہدا کے پس تو نبی احق اور اولیٰ ہین ساتھ اس حیات کے
اور روایات علماؤنکی اسباب مین بہت ہین مگر بسبب طوالت کتاب کے اتنے ہی پر
اکتفا کیا مین نے **الباب الثالث** فِىْ مَا يَصِلُ وَيَجِيْئُ مِنْ كَتْمِ الْعَدَمِ
اِلَى الْوُجُوْدِ فَهُوَ بِوَسَاطَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَرَدَ فِى الْحَدِيْثِ
الصَّحِيْحِ اِنَّمَا اَنَا مُبَلِّغٌ وَاللّٰهُ مُعْطِيْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ ذَكَرَهُ السُّيُوْطِىْ
فِىْ جَامِعِ الصَّغِيْرِ **ترجمہ** باب تیسرا بیان مین اُس چیز کے جو کچھ کہ پہنچتا ہے اور آتا
ہے پوشیدگی عدم سے طرف ہستی کے پس وہ بواسطہ اور وسیلہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہے جیسا کہ وارد ہوا حدیث صحیح مین کہ فرمایا ہمارے حضرت نے کہ مین پہنچانیوالا
ہون اور اللہ دینے والا اور مین بانٹنے والا ہون اور اللہ داتا دیتا ہے ذکر کیا اسکو
سیوطی نے جامع صغیر مین وَقَالَ ابْنُ الْحَجَرِ الْمَكِّىُّ فِىْ شَرْحِهٖ عَلَى الْهَمْزِيَّةِ اِنَّ النَّبِىَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخَلِيْفَةُ الْاَعْظَمُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِىْ جَمِيْعِ شُئُوْنِهٖ
لَاسِيَّمَا فِىْ قِسْمَةِ الْاَرْزَاقِ وَالْعُلُوْمِ وَالْمَعَارِفِ وَالطَّاعَاتِ وَمِنْ ثَمَّ قَالَ فِى
الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ وَلِاَجْلِ هٰذَا عُدَّ مِنْ خَصَائِصِهٖ اَنَّهٗ

الباب الثالث

اُعْطِىَ مَفَاتِيْحَ الْخَزَائِنِ قَالَ بَعْضُهُمْ اَىْ خَزَائِنَ اَجْنَاسِ الْعِلْمِ لِيُخْرِجَ لَهُمْ
بِقَدْرِ مَا يَطْلُبُوْنَهٗ لِذَوَاتِهِمْ فَكُلُّ مَا ظَهَرَ مِنْ رِزْقِ الْعَالَمِ فَاِنَّ اسْمَ
الْاِلٰهِىِّ لَا يُعْطِيْهِ اِلَّا عَنْ مُحَمَّدٍ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ فَلَا يَعْلَمُهَا
اِلَّا هُوَ وَاُعْطِىَ هٰذَا السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ مَنْزِلَةَ الْاِخْتِصَاصِ بِاِعْطَائِهٖ تَعَالٰى
مَفَاتِيْحَ الْخَزَائِنِ **ترجمہ** کہا ابن حجر مکی نے شرح ہمزیہ اپنی مین کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وہ خلیفہ بڑے ہین اللہ کی طرف سے سب امور مین خصوصاً تقسیم رزق مین اور علوم اور
معارف اور طاعات مین اور اسی سبب فرمایا حضرت نے مین تقسیم کرنیوالا ہون اور اللہ
دینے والا ہے اور اسیواسطے شمار کیا اُنھون نے خصائص حضرت سے کہ تحقیق عطا کیگئی
حضرت کو کلید اور کنجیان خزانونکی کہا بعضون نے خزانے اجناس علم کے تو کہ نکالیں اُنکے
لے موافق قدر اور اندازہ اُسکے کہ جو کہ طلب کرتے ہین واسطے اپنے پس جو کچھ ظاہر
ہوا رزق تمام جہان کے سے پس البتہ اسم الٰہی نہین دیتا اُسکو مگر ساتھ وسیلہ حضرت
کے کہ وہ محمد ہین کہ جنکے ہاتھ مین کنجیان خزانے غیب کی ہین نہین جانتا اسکو سوا اللہ
تعالیٰ کے اور عنایت کیا گیا اور عطا یہ سید کریم رتبہ اختصاص کا ساتھ عطا کرنے اللہ تعالیٰ
کے کنجیان خزانون کی وَقَالَ فِىْ لُؤْلُؤِ الْمُنَظَّمِ بَيْنَ الْجَوَاهِرِ الْمُنَظَّمِ اَنَّهٗ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ
الْاَعْظَمُ الَّذِىْ جَعَلَ خَزَائِنَ كَرَمِهٖ وَمَوَائِدَ نِعَمِهٖ طَوْعَ يَدَيْهِ وَاِرَادَتِهٖ يُعْطِىْ
مِنْهَا مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَمْنَعُ مِنْهَا مَنْ يَّشَاۗءُ وَالْعَالِمُ بِالصَّوَابِ هُوَ اللّٰهُ **ترجمہ** کہا لؤلؤ المنظم
نے بین الجواہر المنظم مین کہ بیشک حضرت خلیفہ اللہ تعالیٰ کے وہ عظیم الشان ہین کہ کئے اللہ
نے خزانے کرم اپنے کے اور خوان نعمتون اپنے کے فرمانبردار ہاتھون اُسکے کے اور ارادہ
اُسکے کے دیتا ہے اُسمین سے جسکو چاہتا ہے اور نہین دیتا اُن مین سے جسکو چاہے
اور اللہ ہی خوب جاننے والا ہے **الباب الرابع** فِىْ ثُبُوْتِ الشَّفَاعَةِ لِرَسُوْلِ
الرَّاحَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ دَارِ الدُّنْيَا بِوَعْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى

الباب الرابع

فی المدارک قال اللہ تعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فی الاخرۃ من
الثواب ومقام الشفاعۃ وغیر ذلک فترضیٰ ولما نزلت قال علیہ
السلام اذا لا ارضیٰ قط وواحد من امتی فی النار ترجمہ باب چوتھا
بیچ بیان ثابت کرنے شفاعت رسول راحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ وعدہ
اللہ تعالیٰ کے دنیا مین تفسیر مدارک مین ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولسوف الاٰیۃ
اور البتہ جلدی دیگا تجھ کو رب تیرا آخرت مین ثواب اور مقام شفاعت اور سوا اُسکے
درجات پس خوش اور راضی ہوگا تو اور جبکہ یہ آیت نازل ہوئی فرمایا نبی علیہ السلام
نے کہ مین ہرگز نہ راضی ہونگا اور حالانکہ ایک امتی بھی میرا دوزخ مین ہو وایضاً فیہ
قولہ تعالیٰ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً وھو مقام الشفاعۃ
عند الجمھور ویدل علیہ الاخبار وھو مقام یعطی لواء الحمد
اور بھی اسمین ہے قول خدا کا عسیٰ ان یبعثک الخ یعنے قریب ہے یہ کہ اُٹھاوے
تجھکو قیامت کے دن رب تیرا اے محمد مقام محمودہ مین اور وہ مقام شفاعت ہے
نزدیک جمہور کے اور اسپر احادیث اور اخبار دالہ ہین اور مقام محمودہ وہ مقام ہے
کہ جسمین عطا کیا جائیگا ہمارے حضرت کو جھنڈا لوا الحمد وقال فی تفسیر البیضاوی
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً انہ مقام الشفاعۃ لما روی
ابو ھریرۃ رض انہ علیہ السلام قال ھو المقام الذی اشفع فیہ لامتی
ولاشعارہ تعالیٰ بالناس یحمدونہ لقیامہ فیہ وما ذاک الا مقام الشفاعۃ
ترجمہ اور کہا تفسیر بیضاوی مین تحت اسی آیت کے عسیٰ ان یبعثک الاٰیۃ کہ
تحقیق مقام محمودہ مقام شفاعت ہے اسواسطے کہ روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہ مقرر فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ وہ مقام وہ ہے کہ جسمین شفاعت کرونگا مین اپنی امت
کی اور بسبب آگاہ کرنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُسکے کہ لوگ حمد اور ثنا کرین گے اُسکی

بسبب

بسبب قیام حضرت کے اُس جا مین اور نہین وہ جا مگر مقام شفاعت وفی حدیث
المواھب فیاتون محمداً فیؤذن لہ فی الشفاعۃ ھکذا فی شرح المسلم
وفی فتح الباری یجلس علی الکرسی بین یدی اللہ تعالیٰ وفضل
الحضرۃ فی یوم القیمۃ مسلم لذاتہ کما قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ وفی الحدیث الاخریٰ
انا سید الناس یوم القیمۃ ترجمہ خلاصہ یہ ہے کہ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو باعزاز و اکرام تمام بلا کر اذن شفاعت کا اللہ کیطرف سے
دیا جائیگا اور روبرو اللہ تعالیٰ کے کرسی پر حضرت تشریف فرما ہونگے اور فضیلت
آنحضرت کی قیامت کے دن مسلم لذاتہ ہے چنانچہ فرمایا آنحضرت نے مین
سردار اولاد آدم کا ہون روز قیامت مین اور حدیث دوسری مین فرمایا مین
سردار لوگون کا ہون قیامت کے دن وفی جامع الصغیر قال صلی اللہ
علیہ وسلم شفاعتی یوم القیمۃ حق فمن لم یؤمن بہ لم یکن من اھلھا
ترجمہ اور جامع صغیر مین ہے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری
دن قیامت کے حق ہے جو نہ یقین لایا ساتھ اُسکے نہو گا اہل شفاعت سے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربی خیرنی بین ان
یدخل نصف امتی وفی لفظ ثلثی امتی الجنۃ بغیر حساب
ولا عذاب وبین شفاعۃ لامتی فاخترت الشفاعۃ قال ھی لکل
مسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعتی لاھل الکبائر
من امتی ولاھل العظائم واھل الدماء ذکرھما الترمذی وابن
ماجۃ وابن حبان والبیھقی والطبرانی والحاکم ترجمہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر رب نے میرے اختیار دیا مجھکو درمیان

داخل کرنے امت میری کے جنت مین آدھی اور بیچ ایک لفظ کے ہے درمیان
دو تہائی امت کے میری جنت مین بغیر حساب اور عذاب کے اور درمیان
شفاعت امت میری کے پس مین نے تو شفاعت اختیار کی اور حدیث مین ہے
کہ کہا حضرت نے یہ ہر مسلمان کے واسطے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے شفاعت میری واسطے اہل کبائر کے میری امت سے اور واسطے
اہل عظائم کے اور اہل دما کے ذکر کیا دونون حدیثون کو ترمذی اور ابن
ماجہ اور ابن حبان اور بیہقی اور طبرانی اور حاکم نے اور یہ حدیثین منقول
ہین کتاب بدور السافرہ امام سیوطی کے سے أَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ
فِي الْأَوْسَطِ وَأَبُو نُعَيْمٍ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتّٰى يُنَادِيَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَضِيتَ
يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ رَضِيتُ قَالَ رَأَيْتُ مَا تَعْمَلُ أُمَّتِي
بَعْدِي فَاخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ ذَكَرَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي **ترجمہ** نقل کیا
بزار نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم نے ساتھ سند صحیح کے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کرونگا مین اپنی امت کی
اتنے تک کہ پکاریگا رب میرا راضی ہوا تو یا محمد پس مین کہونگا اے رب
میرے راضی ہوا مین اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا مین نے جو
کچھ کہ عمل کرے گی امت میری بعد میرے پس اختیار کی مین نے تو انکے
لیے شفاعت ذکر کیا اسکو طبرانی نے وَفِي الْمُسْلِمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالٰى فِي إِبْرَاهِيمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ
كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَفِي عِيسٰى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ
فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ الْآيَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكٰى

وَزَادَ فِي رُوحِ الْبَيَانِ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أَحْيٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا لَيْلَةً وَكَانَ بِهَا يَقُومُ وَبِهَا يَقْعُدُ وَبِهَا يَسْجُدُ ثُمَّ قَالَ أُمَّتِي
أُمَّتِي يَا رَبِّ فَبَكٰى فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ
قَالَ مَا يُبْكِيكَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيلُ اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ
فَقُلْ أَنَا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ وَقَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ فِي
شَرْحِ الْمُسْلِمِ هٰذَا الْحَدِيثُ مُشْتَمِلٌ عَلٰى أَنْوَاعٍ مِنَ الْفَوَائِدِ مِنْهَا كَمَالُ
شَفَقَةِ النَّبِيِّ عَلٰى أُمَّتِهِ وَاعْتِنَائِهِ بِمَصَالِحِهِمْ وَاهْتِمَامِهِ بِأَمْرِهِمْ وَمِنْهَا
الْبِشَارَةُ الْعَظِيمَةُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ زَادَهَا اللّٰهُ بِمَا وَعَدَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهِ
سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ وَهٰذَا مِنْ أَرْجَاءِ الْأَحَادِيثِ لِهٰذِهِ
الْأُمَّةِ وَمِنْهَا اسْتِحْبَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ وَمِنْهَا بَيَانُ عَظِيمِ
مَنْزِلَةِ النَّبِيِّ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَظِيمِ لُطْفِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى بِهِ
ترجمہ صحیح مسلم مین ہے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی آیت جو کہ حق مین
اتری ابراہیم علیہ السلام کے رَبِّ إِنَّهُنَّ الخ یعنے اے رب میرے ان بتون
نے گمراہ کیا بہتون کو لوگون سے پس جو کوئی کرے پیروی میری پس تحقیق وہ
میرے سے ہے اور فرمایا حق مین عیسیٰ علیہ السلام کے إِنْ تُعَذِّبْهُمْ الآیۃ
یعنے اگر عذاب کریگا تو انکو پس مقرر وہ تیرے بندے ہین اگر بخشدے تو انکو
پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا پس اٹھایا حضرت نے ہاتھون اپنو کو
اور فرمایا امتی امتی اور روئے اور اس سے کچھ زیادہ لکھا تفسیر روح البیان
مین اسطرح کہ جبکہ نازل ہوئی یہ آیت تمام شب بیدار رہے حضرت ساتھ
پڑھنے اس آیت کے اور کبھی بیٹھتے تھے اور کبھی کھڑے ہوتے تھے اور کبھی
سجدہ کرتے تھے ساتھ قرأت اس آیت کے اور فرمایا امتی امتی یارب

اور روئے پھر نازل ہوئے جبرئیل اللہ کی طرف سے اور کہا اللہ تعالےٰ نے
آپکو سلام ارشاد فرمایا ہے اور کہتا ہے کس چیز نے آپ کو رولایا پھر حضرت
نے خبر دی اوسکو معاملہ اپنے سے اور جبرئیل نے حضرت سے سنکر عرض کی
جناب میں پھر کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو جا محمد کی طرف اور کہو
ہم قریب ہے کہ راضی کرونگا تجھ کو امت کے حق میں اور ناراض نہ کرونگا اور
کہا امام نووی نے شرح مسلم میں یہ حدیث مشتمل ہے اوپر چند اقسام کے
فائدون سے اول یہ کہ بیان ہے یہ نہایت شفقت حضرت کی اپنی امت پر
اور بند و بست اونکی مصلحت اور کامونکا دوسرا یہ بشارت بڑی ہے اس
امت کے لئے بسبب اُس چیز کے کہ وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول
اپنے کے کہ راضی کرونگا میں تجھکو امت کے حق میں اور ناخوش نہ کرونگا
یہ بڑی امید کی حدیثون میں سے ہے اس امت کے لئے تیسرا یہ کہ مستحب
ہو ہاتھ اُٹھانا وقت دعا کے برابر ہے کہ اپنے لئے ہو یا غیر کے یا زندون
کے لئے یا مُردون کے چوتھا فائدہ یہ کہ بیان ہے بڑائی مرتبہ کا حضرت کے
نزدیک اللہ کے اور زیادہ تر لطف خدا کا ساتھ حضرت کے وَفِي الْمَوَاهِبِ
مِنْ دَارِقُطْنِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنَا
لِشِرَارِ أُمَّتِيْ فَقَالُوْا كَيْفَ أَنْتَ لِخِيَارِهَا فَقَالَ أَخْيَارُهَا يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ بِأَعْمَالِهِمْ وَأَمَّا أَشْرَارُهُمْ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِيْ وَفِي
الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الذُّنُوْبِ مِنْ أُمَّتِيْ وَإِنْ زَنَا
وَإِنْ سَرَقَ وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ الْأَكْبَرِ شَفَاعَةُ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ لِلْمُؤْمِنِيْنَ الْمُذْنِبِيْنَ وَلِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْهُمُ
الْمُسْتَوْجِبِيْنَ لِلْعِقَابِ وَأَيْضًا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ فِي رِسَالَةِ الْوَصِيَّةِ

شفاعۃ

شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ حَقٌّ لِكُلِّ مَنْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ صَاحِبَ
كَبِيْرَةٍ ترجمہ نقل کیا مواہب میں دارقطنی سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب اچھا آدمی ہوں میں واسطے شریرون امت اپنی
کے پس کہا انھون نے کیونکر آپ ہیں واسطے بہترین امت اپنی کے پس
کہا حضرت نے اچھے لوگ داخل ہونگے جنت میں ساتھ اعمال اپنے کے
اور بد لوگ داخل ہونگے جنت میں ساتھ شفاعت میری کے اور جامع الصغیر
میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری واسطے
گنہگارون کے ہے میری امت سے اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کی ہو
اور کہا امام ابوحنیفہؒ نے فقہ اکبر میں شفاعت نبی ہمارے محمدؐ کی واسطے
مؤمنین گنہگارون اور واسطے گناہ کبیرہ کرنے والون کے انہین سے جو کہ
لائق اور مستوجب عذاب کے ہے اور بھی کہا امام ابوحنیفہؒ نے رسالۂ وصیت
میں شفاعت محمدؐ کی حق ہے واسطے ہر کسی کے جو کہ ہو اہل جنت سے اور
اگرچہ ہو صاحب کبیرہ وَقَالَ الْمُلَّا عَلِيْ قَارِيْ فِي الْمِنَحِ الْأَزْهَرِ
إِنَّ هٰذِهِ الشَّفَاعَةَ لَيْسَتْ مُخْتَصَّةً بِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ هٰذِهِ
الْأُمَّةِ فَإِنَّهُ بِالنِّسْبَةِ إِلَى جَمِيْعِ الْأُمَّةِ كَاشِفُ الْغُمَّةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ
ترجمہ کہا ملا علی قاری نے منح الازہر میں تحقیق یہ شفاعت حضرت کی
نہین خاص مختص ساتھ صاحب گناہ کبیرہ کے اس امت سے بلکہ تحقیق
وہ بہ نسبت تمام سب امتون کے کاشف الغمہ اور نبی الرحمۃ ہے وَفِي
التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ
بِشَفَاعَةِ عُثْمَانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا كُلُّهُمْ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ الْجَنَّةَ
بِغَيْرِ حِسَابٍ فَالشَّفَاعَةُ لِنَبِيِّنَا يَكُوْنُ بِالْأَوْلٰى بَلْ شَفَاعَةُ

جمیع الشفعاء تحت شفاعۃ نبینا کما قال الامام السبکی فی شفاء السقام ان شفاعۃ جمیع الشفعاء تحت شفاعۃ نبینا و کل نبی بتبلیغ احکام الشریعۃ نائب لنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونبینا محمد نبی الانبیاء کما ذکر الحافظ السیوطی فی المواھب عنہ ان جمیع الشرائع السابقۃ ھی شرائع النبی بعث بھا الانبیاء السابقۃ کالنیابۃ عنہ لانہ نبی وادم بین الروح والجسد اذ ذاک نبی الانبیاء کما قال علیہ السلام بعثت الی الناس کافۃ فجعلہ مبعوثا الی الخلق کلھم من لدن ادم الی ان تقوم الساعۃ **ترجمہ** کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ داخل ہونگے جنت مین حضرت عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی بے حساب جو کہ سب وہ لائق دوزخ کے پس تو شفاعت واسطے نبی ہمارے کے اولیٰ ہوئی بلکہ شفاعت کل شفیعون کی نیچے شفاعت ہمارے نبیؐ کے ہے جیسا کہ کہا امام سبکی نے شفاء السقام مین کہ مقرر شفاعت سب شفعاء کی تحت شفاعت نبی ہمارے کے ہے اور سب نبی ساتھ پہنچانے احکام شریعت کے نائب ہین ہمارے نبیؐ کے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہین جیسا کہ نقل کیا مواھب مین حافظ سیوطی نے امام سبکی سے کہ مقرر کل شریعتین پہلی وہ شریعتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین کہ بھیجی گئی ساتھ اُنکے اگلے انبیاء بطریق نیابت کے حضرت کی طرف سے اسواسطے کہ مقرر حضرت نبی تھے اوسوقت مین کہ ابھی آدم تھے درمیان روح اور بدن کے اسی سبب سے یہ نبی الانبیاء ہین جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے بھیجا گیا ہین طرف تمام لوگون کے پس کیا حضرت کو مبعوث طرف تمام

خلقت کے آدم سے لیکر قیام قیامت تک وفی الجواھر العقدین اربعۃ نفر انا لھم شفیع یوم القیمۃ المکرم لذریتی والمحب لھم بقلب ولسان والقاضی لھم حوائجھم والساعی لھم فی امورھم وایضا فیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابغض احدا من اھل بیتی حرم شفاعتی **ترجمہ** جواہر عقدین مین ہے کہ کہا حضرت نے چار شخص ہین کہ مین واسطے اونکے شفیع ہون دن قیامت کے ایک تو تعظیم کرنیوالا میری اولاد کا اور دوسرا محب اونکا ساتھ دل اور زبان کے اور تیسرا حاجت روائی کرنیوالا اونکی اور چوتھا کوشش کرنیوالا کامون مین اونکے وقت بیکسی کے اور بھی اس کتاب مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے غصے مین ڈالا کسیکو اہل بیت میرے سے پس تحقیق محروم ہوا شفاعت میری سے اور جامع صغیر مین ہے شفاعتی یوم القیمۃ مباح الا لمن سب اصحابی **ترجمہ** فرمایا حضرت نے شفاعت میری دن قیامت کے مباح اور حق ہے مگر واسطے اُسکے کہ جس نے گالی دی اصحاب میرے کو فی الفتح الباری جاءت الاحادیث فی اثبات الشفاعۃ المحمدیۃ متواترۃ **ترجمہ** فتح الباری مین ہے کہ وارد ہوئی حدیثین بیچ باب ثبوت شفاعت محمدیہ کے متواتر وقال الامام النووی فی شرح المسلم وقد جاءت الآثار التی بلغت بمجموعھا التواتر بصحۃ الشفاعۃ فی الآخرۃ لمذنبین المومنین واجمع السلف الصالح ومن بعدھم من اھل السنۃ علیھا **ترجمہ** کہا امام نووی نے شرح مسلم مین اور تحقیق وارد ہوئی حدیثین اور آثار تہا مہا متواتر ساتھ صحت شفاعت حضرت کے آخرت مین واسطے گنہگارون مومنین کے او

اتفاق اور اجماع کیا سلف صالح نے اور اون لوگون نے جو پیچھے اون کے ہوئے
اہلبیت سے اوپر شفاعت حضرت کے وَفِي فَتَاوٰى عَالمگیریہ وَلَا
یَجُوْزُ الصَّلوٰةُ خَلْفَ مَنْ یُّنْکِرُ شَفَاعَةَ النَّبِيِّ **ترجمہ** فتاوی عالمگیری
مین ہے کہ نہین جائز نماز پیچھے اوس شخص کے جو منکر ہے شفاعت کا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی **الباب الخامس** فِي ثُبُوْتِ اَثَرِ الْقَدَمِ لِنَبِیِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاهِبِ مَا خُصَّ نَبِيٌّ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْمُعْجِزَاتِ وَالْكَرَامَاتِ اِلَّا وَلِنَبِیِّنَا كَمَا نَصُّوْا عَلَیْهِ قَالَ الشَّیْخُ السُّیُوْطِيُّ
فِي اَنْمُوْذَجِ اللَّبِیْبِ وَرَزِیْنٌ صَاحِبُ الصِّحَاحِ فِي خَصَائِصِهٖ كَانَ اِذَا
وَطِئَ عَلَى الصَّخْرَةِ اَثَّرَ فِیْهَا وَحَرَّرَ فَاضِلُ الْمِرْزَا جَانُ الْبَرَكِيُّ فِي نَظْمِ
الدُّرَرِ وَالْمَرْجَانِ لَا وَطِئَ عَلَى الصَّخْرَةِ اِلَّا وَاَثَّرَ فِیْهَا **ترجمہ** باب
پانچوان ثبوت معجزہ نقش قدم نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بین کہا
مواہب مین خاص نہین کیا گیا کوئی نبی ساتھ کسی چیز کے معجزات سے اور کرامات
سے مگر وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے جیسا کہ لکھا اوسپر علماء
نے کہا شیخ جلال الدین سیوطی اوستاذ صاحب سیرۃ شامی نے انموذج اللبیب
فی خصائص الحبیب مین اور رزین صاحب صحاح نے خصائص مین کہ جس وقت
چلتے تھے حضرت پتھر پر نقش اور نشان ہوتا تھا اوسمین اور لکھا فاضل مرزا
جان برکی نے نظم الدرر مین نہین چلتے تھے حضرت سنگ پر مگر اثر ہوتا تھا
اوسمین وَفِي مَوَارِدِ الْاَنْوَارِ لِحَافِظِ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيِّ الْحَنَفِيِّ
وَاَمَّا مُعْجِزَةُ اَثَرِ قَدَمِ النَّبِيِّ عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَدْ بَلَغَتْ عِنْدِيْ
مَبْلَغَ الشُّهْرَةِ وَلَعَلَّ الْمُنْكِرَ لَمْ یَنْظُرْ اِلَى كُتُبِ السِّیَرِ **ترجمہ** موارد الانوار
حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی کے مین ہے کہ معجزہ نقش قدم حضرت نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کا پتھر پر بہیجا نزدیک میرے ساتھ شہرت کے شاید منکر نے نہین دیکھا
کتب سیر کو قَالَ مُحَمَّدُ عَبْدُ الْعَزِیْزِ صَاحِبُ الْخَلَالِ عَنْ قَاسِمِ
الْقُرْطُبِيِّ اِنَّ مُعْجِزَةَ اَثَرِ قَدَمِهٖ عَلَى الصَّخْرَةِ مُعْجِزَةٌ بَاهِرَةٌ قَدْ اَثْبَتَهُ
الْمُحَقِّقُوْنَ فِي تَصَانِیْفِهِمْ مِنَ الثِّقَاتِ وَمَا تَكَلَّمَ بَعْضُ الْجَهَلَةِ
الْاَغْوِیَاءِ الْمُتَفَاضِلِ عَلَى عَدَمِ السَّنَدِ هٰذِهِ الْمُعْجِزَةِ فَهُوَ مِنْ فَرْطِ
جَهْلِهٖ وَعَدَمِ مُمَارَسَتِهٖ بِرِوَایَاتِ الْمُحَدِّثِیْنَ الْمَاهِرِیْنَ لِلْاٰیَاتِ
وَالرِّوَایَاتِ **ترجمہ** کہا محمد عبد العزیز صاحب خلال نے قاسم قرطبی سے
کہ معجزہ نقش قدموں حضرت کا پتھر پر معجزہ ظاہر ہے تحقیق ثابت کیا
اوسکو محققین نے تصانیف اپنی مین ثقات سے اور جسنے کلام کی اور اعتراض
کیے جاہلوں کج چشموں نے عدم سند اس معجزہ باہرہ پر پس وہ سبب اونکی
زیادتی جہل کا ہے اور ناواقفی ساتھ آیات اور روایات محدثین ماہرین کے
وَفِي الْمَوْلِدِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ وَمِنْ اٰیَاتِهِ الْبَیِّنَاتِ وَمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ
اِنْشِقَاقُ الْقَمَرِ وَكَلَامُ الْحَجَرِ وَحَنِیْنُ الْجِذْعِ وَسَلَامُ الْغَزَالَةِ وَكَانَ
مَشٰى لَا یُرٰى ظِلُّهٗ وَلَا یُؤَثِّرُ فِي الرَّمْلِ نَعْلُهٗ وَلَانَ الصَّخْرَةُ تَحْتَ
اَقْدَامِهٖ وَعَنْهُ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ قَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ الْحَافِظُ لَمَّا دَخَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي الْغَارِ مَالَ رَاْسَهٗ اِلَى الْجَبَلِ لِیُخْفِيَ شَخْصَهٗ عَنْهُمْ
فَاَلَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْجَبَلَ حَتّٰى اَدْخَلَ رَاْسَهٗ وَاسْتَرَاحَ اِلَى الْحَجَرِ
مِنْ جَبَلٍ فَلَانَ لَهٗ حَتّٰى اَثَّرَ فِیْهِ بِذِرَاعَیْهِ وَسَاعِدَیْهِ وَذٰلِكَ مَشْهُوْرٌ
یَقْصُدُهُ الْحُجَّاجُ وَیَزُوْرُوْنَهٗ وَصَارَتْ صَخْرَةُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ كَهَیْئَةِ
الْعَجِیْنِ فَرَبَطَ بِهَا دَابَّتَهٗ وَالنَّاسُ یَلْتَمِسُوْنَ بِذٰلِكَ الْمَوْضِعِ
التَّبَرُّكَ اِلَى الْیَوْمِ **ترجمہ** اور درمیان مولود ابن جوزی کے ہے اور

آیات بینات اور معجزات باہرات حضرت کے سے ہے دو پارہ ہونا چاند کا
اور بات کرنی پتھر کی اور رونا درخت کا اور سلام کرنا ہرن کا اور جب چلتے
تھے حضرت نہ دیکھا جاتا تھا سایہ آپکا اور ریت مین اثر نہ ہوتا تھا نعلین کا اور
نرم ہوتا تھا سخت پتھر نیچے قدمون آپکے اور ابن جوزی سے کتاب الوفا مین ہے
کہ کہا ابونعیم حافظ نے جبکہ داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار مین
مائل کیا حضرت نے سر مبارک اپنے کو طرف پہاڑ کے تا کہ چھپا دین صورت
اور شخص اپنے کو اون سے پس نرم کر دیا خدا نے پہاڑ کو یہان تک کہ داخل
کیا حضرت نے سر مبارک اپنے کو اور آرام کیا چاہا طرف پتھر پہاڑ کے پس
نرم ہوا پتھر واسطے حضرت کے یہانتک کہ نشان ہوا اوسمین حضرت کی کہنی
اور کلائی کا اور یہ مشہور ہے کہ قصد زیارت کا کرتے ہین اوسکا حاجی لوگ
اور دیکھتے ہین اوسکو اور ہو گیا پتھر بیت المقدس کا مثل خمیر آٹے کے پس
باندھا ساتھ اوسکے براق کو حضرت کی شب معراج مین اور لوگ آجتک تلاش
کرتے ہین اوس مقام متبرک کو تبرک جان کر اور زیارت کرتے ہین قال العلي
برهان الدين المحدث في انسان العيون فقد اثر في صخرة
بيت المقدس ليلة الاسرى وان ذلك الاثر موجود الان
ترجمہ کہا علی برہان الدین محدث نے انسان العیون مین پس تحقیق اثر
اور نشان ہوا صخرہ بیت المقدس مین شب معراج کو اور یہ اثر ابتک موجود
ہے قال صاحب فتح المتعال قد رايت بمصر المحروسة بتربة
السلطان المرحوم ابي النصر المحمود فيه اثر قدم يقال انه
اثر قدم النبي والناس يزورونه ترجمہ کہا صاحب فتح المتعال
نے بلاشک دیکھا مین نے مصر مین اور تربت سلطان مرحوم ابی نصر محمود کے

ایک پتھر کو کہ اسمین تھا نشان اور نقش ایک قدم کا کہتے ہین اسکو لوگ قدم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ زیارت کرتے ہین اسکی وكتب ابو الشجاع البلخي
المالكي تحت تفسير الاية واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى في
تفسير در المكنون ظهر اثر قدميه فيه كما ظهر في العجين هذه
معجزة ظاهرة اتى بها الخليل بعناية الله تعالى وحسن توفيقه
ولا طاقة لاحد من البشر ان ياتي عليها الا من اختصه الله
تعالى بالنبوة واما ما اتى به حبيبه محمد فهو ابلغ واعلى منه
لانه ظهر اثر قدمي الخليل ابراهيم على الحجر مرة واحدة حافيا
غير ناعل وقد ظهر اثر قدمي حبيبه عليه مرة بعد اخرى
ناعلا وغير ناعل بل اثر حافر بغلته ايضا فكما اثر قدمي خليله
تعالى على الحجر لم يمح ولم يضمحل من ايدي الكفار فكذا اثر قدميه
حين ركب البراق ليلة المعراج ترجمہ لکھا ابو شجاع بلخی مالکی نے نیچے
تفسیر آیت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى کے تفسیر در المکنون
مین ہے کہ ظاہر ہوا نقش قدمون ابراہیم کا اسمین جیسا کہ ظاہر ہو خمیر مین
پس یہ معجزہ ظاہر لایا اوسکو خلیل ساتھ عنایت اللہ تعالیٰ کے اور ساتھ نیکی
توفیق اوسکی کے اور نہین طاقت کسی کو بشر سے کہ لاوے اُس معجزے کو مگر
جس کسی کو خاص کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ نبوت کے اور اسے پر معجزہ لائے
حبیب خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس وہ ابلغ اور اعلیٰ ہے اُس سے اسواسطے
ظاہر ہوا اثر دونون قدم حضرت ابراہیم کا اوپر پتھر کے ایکبار برہنہ پا اور ظاہر
ہوا اثر قدمون آنحضرت کا پتھر پر بار بار ساتھ جوتے کے اور برہنہ پا کے بھی
بلکہ اثر اور نشان ہوا سم خچر حضرت کا پتھر پر بھی اور جیسا کہ اثر دو قدمون خلیل

اللہ کا پتھر پر نہ مٹا اور نہ مضمحل ہوا کفاروں کے ہاتھوں سے ایسا ہی نقش قدم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبکہ سوار ہوئے براق پر شب معراج میں قَالَ
اَبُوْبَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَلْخِیُّ الْمُحَدِّثُ فِیْ تَفْسِیْرِ عُمَّانٍ فِیْ مَعَانِیِ
الْقُرْاٰنِ تَحْتَ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فِیْہِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاھِیْمَ وَقَوْلُہٗ
تَعَالٰی فِیْہِ اَیْ فِی الْبَیْتِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ اَیْ عَلَامَاتٌ وَاضِحَاتٌ
مَقَامُ اِبْرَاھِیْمَ ھُوَ الْحَجَرُ الصَّلْبُ وَظَھَرَ فِیْہِ اَثَرُ الْقَدَمِ الَّذِیْ قَامَ
عَلَیْہِ اِبْرَاھِیْمُ عِنْدَ بِنَآءِ الْبَیْتِ اَوْعِنْدَ غَسْلِ امْرَءَۃِ اِسْمٰعِیْلَ رَاْسَ
اِبْرَاھِیْمَ اَوْحِیْنَ نَادَی النَّاسَ بِالْحَجِّ وَاِنْ وَھَمَ الْوَاھِمُ اِنَّ الْحَجَرَ
الصَّلْبَ صَارَ تَحْتَ قَدَمَیْ اِبْرَاھِیْمَ مُلَیِّنًا کَالْعَجِیْنِ وَالطِّیْنِ فَمَا
وَجْہُ اَفْضَلِیَّۃِ مُحَمَّدٍ مَعَ اَنَّ اَفْضَلِیَّتَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ
بَلْ عَلٰی تَمَامِ الْمَخْلُوْقَاتِ ثَابِتَۃٌ بِالْاِتِّفَاقِ قُلْتُ اِنَّ تَلَیُّنَ الْحِجَارَۃِ
تَحْتَ قَدَمِ نَبِیِّنَا بَلْ تَحْتَ ذِرْعِہٖ وَسَاعِدِہٖ اَیْضًا ثَابِتَۃٌ بِالدَّلَائِلِ
الْبَاھِرَاتِ وَالْحُجَجِ الْقَاھِرَاتِ کَمَا نَصَّہُ الْکُمَلَآءُ فِیْ تَصَانِیْفِھِمْ مِثْلُ
اِمَامِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ الْخَطَّابِیِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ
الْمَکِّیِّ وَاِسْحَاقَ ابْنِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُعَاوِیَۃَ ابْنِ صَالِحٍ وَالثَّعْلَبِیِّ
وَالطَّرْطُوْسِیِّ وَالْبَیْھَقِیِّ وَاَبُوْنُعَیْمٍ وَالْبُخَارِیِّ وَلِاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
فِیْ قَصِیْدَتِہٖ وَاِمَامِ اِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیْ وَشَرَفُ الدِّیْنِ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ
فَاضِلٌ صَاحِبُ قَصِیْدَۃِ الْھَمْزِیَّۃِ وَشَیْخُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الصَّفُوْرِیِّ
فِیْ کِتَابِ نُزْھَتِہٖ **شعر** ھٰذَا الَّذِیْ اِنْ مَشٰی فِی الرَّمْلِ لَا اَثَرُ
یُرٰی لَہٗ وَیُرٰی فِی الصَّخْرِ وَالْجَبَلِ وَغَیْرِھِمْ رَحِمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَکَمَا
حَقَّقَہُ الْعَلَّامَۃُ الْاَعْظَمُ مِنْ عُلَمَاءِ الزَّمَانِ مَوْلٰنَا فَرِیْدُ الدِّیْنِ

الشَّھِیْدِ الْوَاعِظِ الْجَامِعِ الدِّھْلَوِیِّ فِیْ سَیْفِ الْمَسْلُوْلِ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ اَثَرَ
قَدَمِ الرَّسُوْلِ فِیْ رَدِّ دَلِیْلِ الْحُکَمِ فِیْ نَفْیِ اَثَرِ الْقَدَمِ لِنَذِیْرِ الْحُسَیْنِ
ترجمہ کہا ابو بکر احمد بن محمد بن عباس بلخی محدث نے تفسیر عمان فی معانی القرآن
میں نیچے قول خدا فِیْہِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاھِیْمَ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی فِیْہِ
اَیْ فِی الْبَیْتِ یعنے بیت اللہ میں نشانیاں ہیں روشن مقام ابراہیم ایک
پتھر ہے سخت اور اسمیں ظاہر ہوا نقش قدم ابراہیم علیہ السلام کا جبکہ کھڑے
ہوئے ابراہیم اوسپر وقت بنانے بیت اللہ کے یا وقت دھونے بیوی اسمٰعیل
علیہ السلام کی سر ابراہیم کو یا جسوقت آواز دی ابراہیم نے واسطے حج کے
اور اگر وہم کرے کوئی وہم کرنے والا کہ پتھر سخت نیچے قدم ابراہیم کے ہو گیا
نرم مثل خمیر کے پس کیا فضیلت ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باوجود
اسکے کہ فضیلت حضرت کی سب نبیوں پر اور رسولوں پر بلکہ سب مخلوقات پر ثابت
ہے بالاتفاق کہتا ہوں میں کہ نرم ہونا پتھر کا نیچے قدم ہمارے حضرت کے
بلکہ نیچے کہنی اور کلائی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے ساتھ
دلیلوں روشن اور دلیلوں غالب کے جیسا کہ لکھا علمائے کاملین نے اپنی اپنی
تصانیف میں مانند امام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم خطابی کے اور
محمد بن مالکی اور اسحاق بن ابراہیم اور معاویہ بن صالح اور ثعلبی اور طرطوسی
اور بیہقی اور ابو نعیم اور بخاری اور امام اعظم ابو حنیفہ کوفی نے قصیدہ اپنے
میں اور امام ابراہیم نخعی اور شرف الدین ابو عبد اللہ فاضل صاحب قصیدہ
ہمزیہ نے اور عبد الرحمٰن صفوری نے کتاب نزہت میں اپنے لکھا ایک قصیدہ
اوسمیں سے ایک شعر یہ ہے **شعر** ھٰذَا الَّذِیْ اِنْ مَشٰی فِی الرَّمْلِ لَا اَثَرُ
یُرٰی لَہٗ وَیُرٰی فِی الصَّخْرِ وَالْجَبَلِ یعنے وہ نبی ہے اگر چلتا تھا ریت میں

نہین اثر دیکھا جاتا تھا واسطے اوسکے اور دیکھا جاتا تھا بیچ پتھر اور پہاڑ کے اور
سوا انکے رحمت کرے اللہ تعالیٰ ان سب پر اور جیسا کہ ہمارے زمانے کے علما
نے ثابت کیا کہ انمین سے مولانا فریدالدین مرحوم شہید واعظ مسجد جامع
دہلی نے سیف المسلول علی من انکر اثر قدم الرسول مین جو کہ رد مین دلیل المحکم
فی نفی اثر القدم کے ہے جو کہ تالیف نذیر حسین کا ہے اور مولوی کریم اللہ صاحب
محدث نے اپنے رسائل مین اور مولوی فضل رسول اور مولوی حسن الزمان
صاحب قول المستحسن نے اور مولوی عبدالرحمن صاحب اور مولانا حاجی قاسم
مرحوم وغیرہ نے اپنی تصانیف مین اثبات نقش قدم کیا ہے بلکہ ثبوت نقش قدم
شریف جو دہلی مین ہے بوجہ احسن ثابت کیا ہے اور کہا حافظ شیرازی نے **بیت**

بر زمینی کہ نشان کف پائے تو بود — سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود

واللہ اعلم بالصواب

الباب السادس فی الخاتمیۃ وعدم النظیر

فی الخاتمیۃ والفضائل فی سائر المخلوقات لافضل المخلوقات
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما قال اللہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ وخاتم
النبیین وفی الحدیث القدسی جعلتک اول النبیین وآخرھم بعثا
رواہ البزار **ترجمہ** باب چھٹا بیچ بیان خاتم النبیین اور بے مثل ہونے خاتمیت
مین اور فضائل مین بیچ تمام مخلوقات کے واسطے بزرگتر مخلوقات محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنے
لکن محمد رسول اللہ کا ہے اور خاتم انبیا ہے اور حدیث قدسی مین ہے کیا تجھ کو
اے محمد اول انبیا کا اور آخر انبیا کا از روئے بعث کے یعنے رسول کر کر سب سے بعد
بھیجا روایت کیا اوسکو بزار نے اور ذکر کیا امام سیوطی نے اتمام الدرایہ مین
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی **ترجمہ** یعنے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی نبی بعد میرے اور درمیان
تفسیر روح البیان کے نقل کیا ہدیۃ المہدیین سے جو کہ ایمان لایا ساتھ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس واجب ہے یہ کہ ایمان لاوے ساتھ اوسکے کہ
مقرر آنحضرت رسول ہمارے اور خاتم الانبیا اور رسل ہین پس جبکہ ایمان لایا
کہ حضرت رسول ہین اور نہ ایمان لایا اوسپر کہ خاتم الرسل ہین نہوگا وہ مؤمن
اور کہا اشباہ النظائر مین جبکہ نہ جانا کہ محمد آخر الانبیا ہین پس نہین ہے وہ مسلم
اور مثنوی مین ہے **بیت**

بہر این خاتم شدہ است او کہ بجود — مثل اونے بود ونے خواہد بود

وفی المسلم ختم بی النبیون وکذب اللہ تعالیٰ محال والمحال لیس
تحت القدرۃ کما فی العقائد الحافظیۃ ولا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدرۃ
علی الظلم والسفہ والکذب لان ہذہ الاشیاء محال والمحال لا
یدخل تحت القدرۃ فہذہ الاشیاء لا یدخل تحت القدرۃ وکل ما
لا یدخل تحت القدرۃ لا یوصف بہ اللہ تعالیٰ کما فی شرح
العقائد الجلالیۃ ووعد اللہ لیس بخلاف کقولہ تعالیٰ ان اللہ لا
یخلف المیعاد فلو کان فی ارادۃ الازل نبی آخر ما یقول اللہ تعالیٰ
علی الاطلاق انہ خاتم الانبیاء بل یکتفی علی قولہ محمد الرسول
اللہ فقط والذی لیس فی ارادتہ الازلیۃ فہو خارج عن تحت
القدرۃ کما جاء فی الجلالین ان اللہ علی کل شیء ای شاءہ قدیر
فالذی لا یتعلق بہ مشیۃ اللہ تعالیٰ خارج عن عموم الآیۃ
ترجمہ صحیح مسلم مین ہے کہ فرمایا حضرت نے ختم کیے گئے ساتھ میرے نبی اور
کذب اللہ کا محال ہے اور محال نہین ہے تحت قدرت کے جیسا کہ ہے عقائد

حافظیہ مین ہے کہ موصوف نہین ہوتا اللہ ساتھ قدرت کے ظلم اور بیوقوفی
جھوٹھ پر اسواسطے کہ مقرر یہ چیزین محال ہین اور محال نہین داخل تحت
قدرت کے پس یہ چیزین نہین داخل تحت قدرت کے اور جو چیزین نہین
داخل تحت قدرت کے نہ موصوف ہوگا اللہ ساتھ اوسکے جیسا کہ شرح عقائد
جلالیہ مین ہے اور وعدہ اللہ کا خلاف نہین مانند قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بیشک اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ کو پس اگر ہوتا ارادہ
ازل مین نبی دوسرے کا نہ فرماتا اللہ تعالیٰ مطلقاً خاتم الانبیاء بلکہ کفایت کرتا
قول اپنے پر محمد رسول اللہ فقط اور جو کہ اوسکے ارادہ ازل مین نہین وہ
خارج ہے تحت قدرت سے جیسا کہ آیا تفسیر جلالین مین اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَیْ شَاءَہٗ قَدِیْرٌ مقرر اللہ ہر چیز پر کہ چاہا ہے اوسکو
ازل مین قادر ہے پس جو شئے کہ نہین متعلق ہوئی ساتھ اوسکے مشیت
ایزدی وہ خارج ہے عموم آیت سے وَقَالَ الْمُلَّا عَلِیٌّ قَارِیْ فِی الْمِنَحِ
الْاَزْھَرِ خُصَّ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِمَا شَاءَ
لِیَخْرُجَ مِنْہُ ذَاتُہٗ وَصِفَاتُہٗ وَمَا لَمْ یَشَاءْ مِنْ مَخْلُوْقَاتِہٖ وَمَا تَکُوْنُ
مِنَ الْمُحَالِ وُقُوْعُہٗ فِیْ کَائِنَاتِہٖ وَالْحَاصِلُ اِنَّ کُلَّ شَیْءٍ تَعَلَّقَتْ بِہٖ
مَشِیْئَتُہٗ تَعَلَّقَتْ بِہٖ قُدْرَتُہٗ وَاِلَّا فَلَا یُقَالُ ھُوَ قَادِرٌ عَلَی الْمُحَالِ لِعَدَمِ
وُقُوْعِہٖ وَلُزُوْمِ کِذْبِہٖ وَلَا یُقَالُ غَیْرُ قَادِرٍ عَلَیْہِ تَعْظِیْمًا لِاَدَبِہٖ مَعَ رَبِّہٖ
وَھٰھُنَا دَلِیْلٌ اٰخَرُ عَلٰی کَوْنِ الْاٰیَۃِ خَاصَّۃً بِمَا ذُکِرَ وَھُوَ اِنَّ الشَّیْءَ
فِیْ مَذْھَبِ اَھْلِ السُّنَّۃِ بِمَعْنَی الْمَوْجُوْدِ کَمَا فِی الْعَقِیْدَۃِ الْحَافِظِیَّۃِ
وَالْمَعْدُوْمُ لَیْسَ بِمَرْئِیٍّ کَمَا اَنَّہٗ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَلِھٰذَا یَلْزَمُ جَوَازُ اِطْلَاقِ
الشَّیْءِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لِاَنَّ مَوْجُوْدِیَّتَہٗ ثَابِتَۃٌ عِنْدَ الْکُلِّ فَعِنْدَ

ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ عَامًّا یَلْزَمُ اَنَّ اللّٰہَ قَادِرٌ عَلٰی ذَاتِہٖ لَوْ کَانَ قَادِرًا عَلٰی ذَاتِہٖ
کَانَ ذَاتُہٗ مَقْدُوْرًا وَکُلُّ مَقْدُوْرٍ تَحْتَ قُدْرَتِہٖ فَکَانَ ذَاتُہٗ مِنَ
الْمُمْکِنَاتِ فَھٰذَا مُحَالٌ اَیْضًا فَھٰذِہِ الْاٰیَۃُ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ
خَاصٌّ اَیْضًا ترجمہ کہا ملا علی قاری نے منح الازہر مین خاص کیا گیا قول
خدا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ساتھ مَا شَاءَ کے یعنے جس چیز کو چاہا تاکہ
نکلے اوس سے ذات اور صفات اوسکی اور جسکو نہین چاہا اپنی مخلوقات
سے اور جو کہ محال ہے وقوع اوسکا بیچ موجودات اوسکے کے غرض حاصل
کلام یہ ہے جو شئے کہ متعلق ہوئی ساتھ اوسکے مشیت ایزدی سے متعلق
ہوئی اوسکے ساتھ قدرت اوسکی اور نہین کہا جائیگا کہ اللہ تعالیٰ قادر
ہے محال پر واسطے نہ وقوع ہونے اوسکے کے اور لازم ہونے کذب اور
دروغ اللہ تعالیٰ کے اور نہ کہا جائیگا غیر قادر بھی اوسپر تعظیماً بسبب ادب
کے ساتھ ذات اللہ تعالیٰ کے اور اس مقام مین دلیل اور بھی ہے اوپر ہونے
آیت کے خاص ساتھ مذکور القدر کے اور وہ یہ ہے مقرر شئے بمعنی موجود کے
مذہب اہل سنت مین جیسا کہ مذکور ہے عقیدہ حافظیہ مین اور
معدوم دیکھا نہین جاتا جیسا کہ لیس شئے ہے اور اسی سبب سے
لازم آتا ہے جواز اطلاق شئے کا اللہ پر اسواسطے کہ موجود ہونا اللہ کا ثابت
ہے نزدیک سب کے پس وقت اختیار کرنے آیت کے عام لازم آتا ہے اللہ
قادر ہے اپنی ذات پر جبکہ ہوا قادر ذات پر تو ذات اوسکی مقدور ہوئی
اور جو مقدور ہے وہ تحت قدرت ہے پس اس صورت مین ذات اللہ کی ممکنات
سے ٹھہری پس یہ بھی محال ہے پس تو یہ آیت اس وجہ سے بھی خاص ہوئی
وَفِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ لَوْلَا مُحَمَّدٌ لَمَا اَظْھَرْتُ رُبُوْبِیَّتِیْ رَوَاہُ الْحَاکِمُ

ترجمہ اور حدیث قدسی میں ہے اگر نہوتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو نظاہر کرتا میں ربوبیت اپنی کو نقل کیا اس حدیث کو حاکم نے وَاَیْضًا فِیْهِ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَکْرَمُ عَلَیَّ مِنْكَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَاَهْلَهَا لِاُعَرِّفَهُمْ کَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ فَثَبَتَ اَنَّ نَظِیْرَ الْحَضْرَةِ فِی الْحَقِیْقَةِ الْخَاتِمِیَّةِ وَالْفَضَائِلِ مُحَالٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ **ترجمہ** اور بھی حدیث قدسی میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا میں نے کسی کو مخلوقات سے بزرگتر نزدیک اپنے تجھسے اور البتہ تحقیق پیدا کیا دنیا اور جو کچھ کہ اسمین ہے تو کہ پہچانین وہ اور معلوم کراوُن اونکو بزرگی اور مرتبہ تیرا جو کہ نزدیک میرے ہے اور اگر نہ ہوتا تو نہ پیدا کرتا میں دنیا کو روایت کیا اوسکو ابن عساکر نے پس ثابت ہوا کہ بلاشک وشبہ نظیر اور مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ حقیقت خاتمیت اور فضیلت کے مخلوقات میں محال ہے اور کہا مولانا شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی نے **شعر**

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ	مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ	بَعْدَ اَزْ خُدَا بُزُرْگ تُوْئِیْ قِصَّہ مُخْتَصَرْ

واللہ اعلم بالصواب **الباب السابع** فِیْ اِبْطَالِ مَنْعِ تَعْظِیْمِ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ هِیَ مَنْسُوْبَةٌ اِلَی الْمَحْبُوْبِ عِزِّ الْعَرَبِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْسُوْبَةٌ قَطْعِیَّةٌ اَوْ ظَنِّیَّةٌ کَالْعِمَامَةِ وَالشَّعْرِ وَالنَّعْلَیْنِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ

باب سابع تعظیم الشیئ

ترجمہ باب ساتوان بیچ باطل اور رد کرنے قول مانع تعظیم اون چیزونکی جو کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منسوب قطعی ہو یا ظنی مثل پگڑی اور عمامہ یا موئے مبارک یا نعلین شریفین اور سوا اس کے قَالَ الْمُلَّا عَلِیٌّ قَارِیْ فِی الْمِنَحِ الْاَزْهَرِ مَنْ قَالَ لِعَلَوِیٍّ عُلَیْوِیًّا بِالْاِسْتِخْفَافِ

فَقَدْ کَفَرَ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ وَلَا عُذْرُهٗ وَاِنْ ادَّعٰی سَهْوًا اَوْ غَلَطًا **ترجمہ** کہا ملا علی قاری نے بیچ منح الازہر کے جسنے کہا علوی کو علویا واسطے سبکی کے پس تحقیق وہ کافر ہوا اور نہ مقبول ہوگی توبہ اوسکی اور نہ عذر اوسکا اور اگرچہ پکارا ہو بھول چوک سے وَفِیْ رَدِّ الْمُحْتَارِ اَیُّمَا رَجُلٍ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ کَذَّبَهٗ اَوْ عَابَهٗ اَوْ تَنَقَّصَهٗ فَقَدْ کَفَرَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهٗ وَاِنْ تَابَ فِیْهَا وَاِلَّا قُتِلَ **ترجمہ** ردالمحتار شرح درالمختار میں ہے کسی نے گالی دی مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا جھٹلایا یا عیب پکڑا یا نقصان پکڑا حضرت میں پس بلاشک مقرر وہ کافر ہوا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جدا ہو گئی اوس سے عورت اوسکی اور اگر توبہ کی اوسنے پس بہتر ہے ورنہ قتل کیا جاوے وَفِی الشِّفَاءِ لِلْقَاضِیْ عِیَاضٍ اِنَّ شَاتِمَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوِ الْمُتَنَقِّصَ لَهٗ صَرَاحَةً اَوْ کِنَایَةً اَوْ اِشَارَةً فَهُوَ کَافِرٌ وَحُکْمُهٗ عِنْدَ الْاَئِمَّةِ الْقَتْلُ وَمَنْ شَكَّ فِیْ کُفْرِهٖ اَوْ عَذَابِهٖ کَفَرَ وَکَانَ عِنْدَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ الْمُتَاَخِّرِیْنَ وَالْمُحَدِّثِیْنَ مِثْلُ اِمَامِ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ الْعَرَبِیِّ وَالْحَافِظِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَطِیْبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَرْزُوْقِ التِّلِمْسَانِیِّ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الرَّشِیْدِ الْفَهْرِیِّ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَابْنِ الرَّبِیْعِ وَابْنِ الْبَنَّاءِ وَاَبِیْ اِسْحَاقَ وَمَالِكِ ابْنِ الْمُرَحِّلِ وَابْنِ عَسَاکِرَ وَابْنِ اَبِی الْخِصَالِ وَاَبِی الْحَاکِمِ وَابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَرَّاکُشِیِّ وَبَدْرِ الْفَارُوْقِیِّ وَالْحَافِظِ السَّخَاوِیِّ وَالْحَافِظِ الْعِرَاقِیِّ وَالشَّیْخِ یُوْسُفَ الْمَالِکِیِّ وَالْحَافِظِ وَغَیْرِهِمْ نَعْلُهُ الشَّرِیْفُ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّنْقُشُ وَیُصَوِّرُ عَلَی الْقِرْطَاسِ صُوْرَةَ النَّعْلِ الْمُبَارَكِ مُوَافِقًا الْعَرْضَ وَالطُّوْلَ

لنعله صلى الله عليه وسلم ويضعون عندهم ويأخذون منه
البركات ويحصلون الفوائد منه ولا نقص أحد من العلماء
عليهم بل استحسنوه والدليل عليه ما رآه المؤمنون حسنا
فهو عند الله وعند رسوله حسن والرسائل في هذا الباب
كثيرة من أكابر العلماء كعبد الحق الدهلوي ومولانا محمد
باقر آگاه هشت بهشت وأبو جعفر أحمد بن المجيد أما تقبيل
هذه التماثيل جائز بنية التبرك كما جاء في فتح المتعال قال
مذهب كثير من العلماء المذاهب الأربعة خصوصا من المالكية
في ما ورد به الشرع كتقبيل الحجر الأسود وقال العراقي أما
تقبيل أماكن الشريفة على قصد التبرك وأيدي الصالحين و
أرجلهم فهو حسن محمود وأيضا فيه أخبرني الحافظ أبو سعيد
ابن العلا قال رأيت في كلام أحمد بن حنبل في جزء قديم
عليه خط ابن ناصر وغيره من الحفاظ إن الإمام أحمد ابن
حنبل سئل عن تقبيل قبر النبي صلى الله عليه وسلم ومنبره
فقال لا بأس بذلك وقد روي أن الإمام أحمد غسل قميص
الشافعي وشرب الماء الذي غسله به وقال المحب الطبري يمكن أن
يستنبط من تقبيل الحجر الأسود واستلام الأركان جواز تقبيل
الشيء الذي فيه تعظيم لله تعالى ترجمہ شفاء قاضی عیاض میں ہے کہ
اگر گالی دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا نقص پکڑا ظاہرا یا اشارہ یا کنایہ وہ کافر
ہے اور حکم اوسکا نزدیک ائمہ کے قتل ہے اور جسنے شک کیا اوسکے کفر میں وہ بھی
کافر ہے اور تھے پاس بعض علمائے اکابر متاخرین اور محدثین سے مثل امام

ابی

ابی بکر بن عربی اور حافظ ابی عبد اللہ اور خطیب الخطبا ابن عبد اللہ ابن مرزوق
تلمسانی اور ابی عبد اللہ ابن رشید فہری اور ابی عبد اللہ محمد ابن جابر اور ابن بیع
اور ابن برا اور ابی اسحاق اور مالک ابن مرحل اور ابن عساکر اور ابی حصال
اور ابی الحاکم اور ابن عبد الملک مرکشی اور بدر فاروقی اور حافظ سخاوی اور
حافظ عراقی اور شیخ یوسف مالکی اور حافظ سیوطی وغیرہ کہ پاپوش مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلکہ بعضے ان اکابرین سے نقشہ اور تصویر
بناتے کاغذ پر نعل شریف کا موافق عرض اور طول نعل آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور رکھتے تھے اپنے پاس اور اوس سے برکات اور فوائد حاصل کیا
کرتے تھے اور کسی نے طعن نہ کیا اوپر علماے بلکہ نیک اور مستحسن جانا اوسکو
اور اوسپر دلیل یہ ہے کہ آیا حدیث میں ما رآہ المؤمنون الحدیث
جسکو دیکھا مومنوں نے نیک پس وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک بھی
نیک ہے اور رسالے اس باب میں بہت ہیں اکابر علماے جیسا کہ شیخ
عبد الحق محدث دہلوی نے بیان کیا شرح سفر السعادت میں اور مولوی محمد باقر
آگاہ ہشت بہشت نے اور ابو جعفر احمد ابن عبد المجید نے اور تقبیل اور بوسہ ان
نقشوں کا جائز ہے جیسا کہ آیا فتح المتعال میں کہ کہا مذہب اکثر علما مذاہب اربعہ کا
خصوصا مالکیہ سے بیچ اوس چیز کے کہ وارد ہوئی شرع ساتھ اوسکے مانند بوسہ
حجر اسود کے اور کہا عراقی نے مگر چومنا مکانوں متبرک کا بقصد تبرک اور
ہاتھوں صلحا اور پیروں صلحا کا پس وہ نیک اور اچھا ہے اور بھی فتح المتعال
میں ہے کہ خبر دی مجھکو حافظ ابو سعید ابن العلا نے کہ کہا دیکھا میں نے کلام احمد
ابن حنبل کے ایک جز قدیم میں کہ اوسپر خط تھا ابن ناصر وغیرہ کا حفاظ سے کہ تحقیق امام
احمد ابن حنبل سے پوچھا بوسہ دینے کو قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منبر کو حضرت کے

فرمایا کچھ مضائقہ نہین ہے اور کہا شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے **بیت**

اگر بوسہ بر خاک مردان زنی ۔ بمردی کہ پیش آیدت روشنی
کسانیکہ زین طوطیا غافلند ۔ ہمانا کہ پوشیدہ چشم دلند

اور تحقیق روایت ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے دھویا کرتہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اور پانی پیا دھوون کا اور کہا محب طبری نے ممکن ہے استنباط اور اخراج کرنا بوسہ حجر اسود سے اور ارکان سے جواز بوسہ اوس چیز کا کہ جسمین تعظیم ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے فقط

الباب الثامن فِي فَضِيلَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيفِ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي مِعْرَاجِ الْمُسْلِمِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ مُوَاخِيًا لِأَبِي لَهَبٍ وَمُصَاحِبًا لَهُ فَلَمَّا مَاتَ وَقَدْ أَخْبَرَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا أَخْبَرَ حَزِنْتُ عَلَيْهِ وَهَمَّنِي أَمْرُهُ فَسَأَلْتُ اللهَ حَوْلًا أَنْ يُرِيَنِي إِيَّاهُ فِي الْمَنَامِ قَالَ فَرَأَيْتُ نَارًا تَلْتَهِبُ فَسَأَلْتُهُ مِنْ حَالِهِ فَقَالَ ذَهَبْتُ إِلَى النَّارِ فِي الْعَذَابِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنِّي الْعَذَابُ إِلَّا لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ كُلِّ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ فَإِنَّهُ يُرْفَعُ الْعَذَابُ عَنِّي قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ فَقَالَ وُلِدَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مُحَمَّدٌ فَجَاءَتْنِي أَمَةٌ فَبَشَّرَتْنِي بِوِلَادَتِهِ فَفَرِحْتُ لِمَوْلِدِهِ وَأَعْتَقْتُهَا فَرَحًا فَأَثَابَنِي اللهُ بِأَنْ رَفَعَ عَنِّي الْعَذَابَ فِي كُلِّ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ لِذٰلِكَ

ترجمہ معراج المسلمین میں ہے کہ کہا عباس بن عبد المطلب نے کہ تھا میں بھائی ابی لہب کا اور یار اوسکا پس جب مرگیا وہ اور تحقیق خبر دی اللہ تعالیٰ نے اوس سے جو کہ خبر دی پس غمگین ہوا میں اوسپر اور رنج میں ڈالا مجھکو اوسکے کام نے پس سوال کیا مین نے اللہ تعالیٰ سے اسبات کا کہ دکھلاوے اللہ مجھکو اوسکے تئین خواب مین کہا حضرت عباسؓ نے پھر دیکھا آگ کہ شعلہ مار رہی ہے پس پوچھا مین نے اوسکو حال اوسکے سے

پس کہا اوسنے گیا مین طرف عذاب نار کے پس نہین ہلکا ہوتا مجھ سے عذاب مگر شب دوشنبہ کو تمام راتون اور دنون سے پس مقرر اٹھتا ہے عذاب میرے سے کہا مین نے یہ کیونکر اور کیا سبب ہے پس کہا پیدا ہوئے اوس شب مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آئی میرے پاس لونڈی اور بشارت دی مجھ کو ساتھ ولادت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس خوش ہوا مین بسبب پیدا ہونے اوسکے کے اور آزاد کیا مین نے اوسکو واسطے خوشی کے پس ثواب دیا مجھکو اللہ نے بسبب خوشی مولود حضرت کے ساتھ اوٹھانے میرے پر سے عذاب کو ہر شب دوشنبہ مین اسیطرح ذکر کیا فاضل شمس الدین انصاری نے منہاج مین اور شیخ نے ماثبتہ بالسنتہ مین کہا کہ قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيُّ فَإِذَا كَانَ هٰذَا أَبُوْ لَهَبٍ الْكَافِرِ الَّذِيْ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّهِ جُوْزِيَ فِي النَّارِ بِفَرْحَةِ لَيْلَةِ مَوْلُوْدِ النَّبِيِّ فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّتِهِ يُسَرُّ بِمَوْلِدِهِ وَيَبْذُلُ مَا تَصِلُ إِلَيْهِ قُدْرَتُهُ فِي مَحَبَّتِهِ لَعَمْرِيْ إِنَّمَا يَكُوْنُ جَزَاؤُهُ مِنَ اللهِ الْكَرِيْمِ أَنْ يُدْخِلَهُ بِفَضْلِهِ الْعَمِيْمِ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ وَلَا زَالَ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهِ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ أَنْوَاعَ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهِ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ وَمَا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّهِ أَمَانٌ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللهُ امْرَأً اتَّخَذَ لَيَالِيَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ أَعْيَادًا لِيَكُوْنَ أَشَدَّ عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهِ مَرَضٌ وَعِنَادٌ

ترجمہ کہا ابن جوزی نے پس جبکہ یہ ابو لہب کافر جسکی مذمت مین نازل ہوا قرآن نجات دیا گیا آگ مین

بسبب خوشی کرنے رات پیدائش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کیا حال مسلمان موحد کا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشی کرتا ہے ساتھ مولد اوسکے کے اور خرچ کرتا ہے موافق قدرت اپنی کے بیچ محبت اوسکی کے قسم مجھکو عمر اپنی کی کہ ہووے جزا اوسکی اللہ کریم کیطرف سے یہ کہ داخل کرے اوسکو اپنے فضل عام کے ساتھ جنات النعیم مین اور ہمیشہ اہل اسلام جمع ہوتے ہین مہینے مولود حضرت مین اور کرتے ہین ولیمے اور دعوتین اور تصدق کرتے ہین راتونمین اوسکی طرح طرح کے تصدقات اور خیرات اور ظاہر کرتے ہین خوشی اور زیادتی کرتے ہین نیکیون مین اور امید اور قصد رکھتے ہین ساتھ پڑھنے مولود حضرت رسول کریم کے اور ظاہر ہوتی ہین اونپر برکتین اوسکی ہر فضل عام سے اور تجربہ کیا گیا خاص مولود شریف سے امان اس برس مین اور مبارکی اور بشارت عاجلہ ہے ساتھ حاصل کرنے مراد اور مقصدون کے پس رحم کرے اللہ تعالیٰ اوس آدمی پر کہ اختیار کی راتین شہر مولود حضرت کی عیدین تو کہ ہووے سخت علت اوس پر جسکے دلمین مرض اور عناد ہے وَقَالَ فِی التَّنْوِیْرِ فِیْ مَوْلُوْدِ الْبَشِیْرِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ یُحَدِّثُ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ بَیْتِهٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ بِقَوْمٍ فَیَسْتَبْشِرُوْنَ وَیَحْمَدُوْنَ وَاِذَا جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ لَکُمْ شَفَاعَتِیْ ترجمہ بیچ تنویر فی مولود البشیر کے ہے منقول ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تھے ابن عباسؓ بیان کرتے ایکدن اپنے گھر مین حالات ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک قوم کے اور وہ قوم بیان مولود شریف سے خوشی کرتی تھی اور حمد کرتی تھی کہ ناگاہ گذر حضرت کا اوس جگہ ہوا فرمایا واجب ہوئی تمپر شفاعت تمہاری وَفِیْهِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ مَرَّ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اِلٰی بَیْتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیْ یُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ لِاَبْنَائِهٖ وَعَشِیْرَتِهٖ وَیَقُوْلُ هٰذَا الْیَوْمُ هٰذَا الْیَوْمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَتَحَ عَلَیْكَ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَسْتَغْفِرُوْنَ ترجمہ ابی الدردا صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہین گیا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین عامر انصاریؓ کے کہ وہ سکھار ہا تھا وقائع ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے بیٹونکو اور کنبے کو اور کہتا تھا کہ یہ دن ہے یہ دن ہے پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولے اللہ تعالیٰ نے اوپر تیرے دروازے رحمت کے اور واسطے تمہارے ملائکہ استغفار کرتے ہین اور مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ نے تفسیر عزیزی مین تفسیر والضحیٰ مین کئی معنی لکھی ہے اور ایک معنی یون لکھا ہے صفحہ ۳۸۰ اور سطر ۱۳ چھاپا کلکتہ سے وبعضی مفسرین چنین گفتہ اند کہ مراد از ضحیٰ روز ولادت پیغمبر است صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ومراد از لیل شب معراج است یعنے قسم کھاتا ہون مین روز ولادت تیرے کی اور قسم کھاتا ہون مین شب معراج کی تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تفسیر روح البیان مین تحت آیت مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ کے لکھا ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود احوال عجائبات جو کہ والدہ آپکی نے وقت حمل حضرت کے ملاحظ فرمائے ہین زبان مبارک سے بیان فرمائے اور بشارتین دینی ہر نبیون کی آدم سے لیکر عیسیٰؑ تک اپنی اپنی امت کو حضرت کے مولود کی خوب لکھی ہین اور تفسیر کبیر کے اول جلد مین تحت تفسیر مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے امام فخر رازیؒ لکھتا ہے کہ فرمایا حضرت نے میری ولادت ہوئی زمانے مین بادشاہ عادل کے پس جبکہ ذکر مولود اور انعقاد مجلس قرآن اور حدیث سے ثابت ہو تو اب

جو منکر ہو اس سے گویا منکر قرآن اور حدیث کا ہوا اور بلکہ اجل ہے اسپر علماء
ہند اور سندھ اور علماء عرب کا اور خصوصاً اہل حرمین اور علما اور مفتیان مذاہب
اربعہ کا چنانچہ استفتا اس باب مین کئی آچکے اور جو جو علماء مذاہب اربعہ سے
مجوز ہین انعقاد مجلس مولود کے نام اونکے یہ ہین حضرت شیخ الفقہا والمحدثین
تاج العلما والعارفین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی اور امام المحدثین ابو الفرج
ابن جوزی فقیہ حنبلی اور ابو الخطاب عمر بن دحیہ کلبی اور ابن خلکان محدث
شافعی اور علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری اور شیخ القراء حافظ ابن الجزری
اور محمد بن علی دمشقی اور حافظ ابو الخیر سخاوی اور حافظ عماد الدین ابن کثیر
اور علامہ طغرل صاحب در المنظم اور امام نووی شافعی شارح صحیح مسلم اور حافظ
ابو شامہ اوستاد نووی اور شیخ ابو الحسن اور ابو بکر الحجاز اور ابن محمد نعمان اور ابو
موسیٰ زرہوزی اور حافظ شمس الدین، ناصر الدین دمشقی اور جلال الدین یوسف
الحجاز اور یوسف بن علی شامی اور امام بن بطاح اور امام مخلص کتابی اور امام
علامہ ظہیر الدین اور شیخ نصیر الدین اور شیخ عمر بن الملاح اور امام صدر الدین بن
عمر شافعی اور حافظ ابن حجر صاحب المولد الکبیر اور حافظ دمشقی اور جلال الدین
سیوطی اور شارح ابن ماجہ اور امام محقق ابو ذرعہ غزالی حسینی اور شیخ ابن ابو جمرہ
ہاشمی اور احمد بن محمد مدنی المشہور بالنشانی اور امام برزنجی اور شیخ عبدالحق محدث
دہلوی اور ملا علی قاری کہ یہ بزرگوار رکن رکین دین متین خاتم النبیین وحامل
حدیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اقوال ان بزرگوارون کے مستند
مانعین بھی ہین ان سب کو مرتکب بدعت ضلالت کا قولاً اور فعلاً جاننا اور
مولود شریف کو تشبیہ ساتھ جنم کنہیہ کے دینی خالی سوء ادب سے اور سوء ظن
سے نزدیک اہل انصاف کے نہین ہے وَنَقَلَ فِی اَسْنَادِ الْاَنْجَارِ عَنْ

بعض

بَعْضِ الْعُلَمَاءِ اَنَّهٗ رَاٰیَ النَّبِیَّ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِیْ
هٰذِهِ الْمَوَالِیْدِ الَّتِیْ یَصْنَعُهَا النَّاسُ وَیَجْتَمِعُوْنَ لَهَا وَیَفْرَحُوْنَ
بِهَا وَیُنْفِقُوْنَ فِیْهَا الْاَمْوَالَ وَیَرَوْنَهَا مِنْ مَصَالِحِ الْاَعْمَالِ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِهٖ وَالْمُحِبُّ مَعَ مُحِبِّهٖ
ترجمہ اور نقل کیا اسناد الانجار مین بعض علماء سے کہ مقرر دیکھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا
فرماتے ہین آپ مولودون مین کہ لوگ کرتے ہین اوسکو اور جمع ہوتے ہین
واسطے مولود کے پڑھنے اور سننے کے اور خوشی کرتے ہین ساتھ سننے مولود
کے اور خرچ کرتے ہین اسمین مال اور جانتے ہین اسکو نیک عملون سے پس
فرمایا حضرت نے جو خوشی کرتا ہے ساتھ ہمارے ہم خوش ہوتے ہین ساتھ
اوسکے اور دوست ہوتا ہے ساتھ دوست اپنے کے مگر مقرر کرنا عرس کے
دن کا بنا بر اوسکے ہے کہ کہا صاحب مجموع الروایات نے اِذَا اَرَادَ اَنْ
یَتَّخِذَ الْوَلِیْمَةَ تَجْتَهِدُ بِاِدْرَاكِ یَوْمِ مَوْتِهٖ وَیَحْتَاطُ فِی السَّاعَةِ الَّتِیْ نَقَلَ
رُوْحُهٗ فِیْهَا لِاَنَّ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰی یَاْتُوْنَ فِیْ اَیَّامِ الْاَعْرَاسِ فِیْ كُلِّ عَامٍ
فِیْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ فِیْ تِلْكَ السَّاعَةِ یَنْبَغِیْ اَنْ یُطْعِمَ الطَّعَامَ وَیُشْرِبَ
الشَّرَابَ فِیْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَاِنَّهٗ بِذٰلِكَ یَفْرَحُ رُوْحُهٗ وَاِنَّ فِیْهِ تَاْثِیْرًا
بَلِیْغًا هٰكَذَا نُقِلَ مِنْ خِزَانَةِ الْجَلَالِیْ وَجَمْعِ الْجَوَامِعِ عَنْ جَلَالِ الدِّیْنِ
السُّیُوْطِیْ ترجمہ جبکہ ارادہ کرے ولیمہ اور کھانا کھلانے کا اللہ کے واسطے
بہ نیت ایصال ثواب واسطے روح میت کے کوشش کرے ساتھ دریافت کرنے
دن انتقال اور مرنے میت کے اور احتیاط کرے اوس ساعت مین کہ جس مین
روح نے اوسکی نقل کی اسواسطے کہ مقرر ارواحین مردون کی آتی ہین دن

تحفۃ الاموات

برسوں کے ہر برس مین اوسی جگہ مین اوسی ساعت مین پس لائق تر ہے یہ کہ کھلادے کھانا اور پلا دے پانی اُسی ساعت مین اسواسطے کہ مقرر سا تھ اُسکے خوش ہوتی ہے روح اوسکی اور مقرر اسمین تاثیر بہت ہے اور اسیطرح نقل کیا گیا خزانہ جلالی اور جمع الجوامع سے اور ماثبۃ بالسنۃ مین ہے وَقَدْ ذَکَرَ بَعْضُ الْمُتَاخِرِیْنَ مِنْ مَشَائِخِ الْمَغْرِبِ اَلْیَوْمُ الَّذِیْ وَصَلُوْا فِیْہِ اِلٰی جَنَابِ الْعِزَّتِ وَحَظَائِرِ الْقُدْسِ یُرْجٰی فِیْہِ مِنَ الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ وَالْکَرَامَۃِ وَالنُّوْرَانِیَّۃِ اَکْثَرُ وَاَوْفَرُ مِنْ سَائِرِ الْاَیَّامِ ترجمہ اور تحقیق ذکر کیا بعض متاخرین مشائخ مغرب سے وہ روز کہ جس مین واصل ہوئے وہ طرف جناب عزت اور حظائر اور مقامات قدس کے امید ہوتی ہے اسمین خیر و برکت اور کرامت اور نورانیت سے اکثر اور زیادہ تر سب دنون سے وَاَمَّا الْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِہِ النَّبِیِّ فِیْ قِرَاءَۃِ الْمَوْلُوْدِ الشَّرِیْفِ تَعْظِیْمًا لَّہٗ اَمْرٌ لَا شَکَّ فِیْ اِسْتِحْسَانِہٖ وَاسْتِحْبَابِہٖ وَنَدْبِہٖ کَمَا قَالَ اِمَامُ الْبَرْزَنْجِیُّ فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ قَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِہِ الشَّرِیْفِ اَئِمَّۃٌ ذَوُوْ رِوَایَۃٍ وَّرَوِیَّۃٍ فَطُوْبٰی لِمَنْ کَانَ تَعْظِیْمُہٗ غَایَۃَ مَرَامِہٖ وَمَرْمَاہُ ترجمہ اور اے پر قیام ذکر ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قرأت مولد شریف کے واسطے تعظیم حضرت کے ایک امر ہے کہ نہین شک بیچ مستحسن اور مستحب اور مندوب ہونے مین اوسکے جیسا کہ ذکر کیا اور کہا امام برزنجی نے درمیان عقیدۃ الجواہر فی مولد النبی الاطہر مین کہ تحقیق مستحسن کہا ہے قیام کو وقت ذکر مولد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اماموں صاحب روایت اور رویہ نے پس خوشی اُسکے لئے ہو کہ تعظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مقصد اور مراد اوسکی اور کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم مین جبکہ کھڑا ہو کوئی

قیام وقت ذکر ولادت نبی صلعم

وجد صادق مین یا اختیار سے بغیر اظہار وجد کے اور کھڑی ہووے واسطے اسکے جماعت پس ضرور ہے موافقت سے اور فتوے مفتیان مذاہب اربعہ کے سکنائے مکہ معظمہ سے زاد اللہ شرفا و تعظیما بیچ جواز قیام کے وقت ذکر ولادت آنحضرت کے بہت تحریر ہوئے ہین لیکن بسبب طوالت کتاب کے نہین لکھے گئے ہان جسکو منظور ہو دیکھنا تو رسالہ احسن الکلام فی جواز محفل مولد والقیام کو جو کہ تالیف مولانا احسن اللہ غازی پوری کا ہے ملاحظہ کرے مگر نام اون علماء مکہ معظمہ کے جنکے مواہیر اوسپر ہین تحریر کئے جاتے ہین عثمان حسن دمیاطی شافعی عبداللہ بن محمد الحنفی مفتی المکۃ المکرمہ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ بمکہ محمد بن ابی بکر الرئیس مفتی الشافعی بمکۃ محمد بن یحیی مفتی الحنابلۃ فی المکۃ المشرفہ عبداللہ بن المرحوم عبدالرحمن سراج المفسر والمحدث بمسجد الحرام خلاصہ ان علما کی تحریر کا یہ ہے کہ کھڑا ہونا وقت ذکر پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا امر ہے کہ کچھ شک نہین اوسکے مستحسن اور مستحب ہونے مین ملیگا اوس کے فاعل کو ثواب سے حصہ بہت اور درجہ بڑا

الباب التاسع

وَفِیْ ذِکْرِ الْکَلِمَۃِ الطَّیِّبَۃِ مُتَّصِلًا بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوۃِ فِیْ عُمْدَۃِ الْاَبْرَارِ وَفَتَاوٰی سَمَرْقَنْدِیْ وَفِیْ شَرْحِ نَوَادِرِ الْبُرْہَانِیْ فِیْ بَابِ الْاَذْکَارِ سُئِلَ عَنْ عُمَرَ عَمَّنْ یَقُوْلُ بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوۃِ مُتَّصِلًا کَلِمَۃَ الطَّیِّبَۃِ قَالَ اِذَا یَقُوْلُ بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوۃِ مُتَّصِلًا مَرَّۃً یَغْفِرُ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ وَبِمَرَّۃٍ ثَانِیَۃٍ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَوَابَ الْاَنْبِیَاءِ وَبِمَرَّۃٍ ثَالِثَۃٍ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَوَابَ الْمَلٰئِکَۃِ ترجمہ باب نوان بیان مین ذکر کرنے کلمہ طیبہ کے متصل بعد نماز کے عمدۃ الابرار مین ہے اور فتاوی سمرقندی اور شرح نوادر البرہانی مین درمیان باب الاذکار کے سوال کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ سے اوس شخص سے جو کہ پڑھتا ہے

الباب التاسع

بعد نماز کے متصل کلمہ طیب کو کہا اوسنے جبکہ کہتا ہے بعد نماز کے متصل ایک بار
بخشتا ہے اللہ تعالی گناہ اوسکے اور ساتھ دو بار کے دیتا ہے اوسکو اللہ
تعالی ثواب انبیا کا اور ساتھ تیسری بار کے دیتا ہے ثواب اوسکو ملائکہ کا اور شرح
شمائل بیہقی مین ہے وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ
بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوةِ مُتَّصِلًا كَانَ لَهٗ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ اَلْفِ سَنَةٍ وَفِيْهِ
اَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَفْضَلُ الذِّكْرِ هُوَ كَلِمَةُ الشَّهَادَةِ وَيَمُدُّ بِهَا
صَوْتَهٗ حَتّٰى يَاْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُ حَظًّا هٰكَذَا فِيْ كَنْزِ الْعِبَادِ نَقْلًا
عَنْ شَيْخِ الْاِسْلَامِ **ترجمہ** اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جسنے کہا بعد
نماز کے متصل کلمہ طیبہ کو حاصل ہوئی اوسکو افضل عبادت ہزار برس سے اور اوسی
کتاب کے اسی باب مین ہے کہ افضل الذکر کلمہ شہادت ہے اور کھینچے ساتھ
پڑھنے کلمہ طیبہ کے آواز اپنی کہ تا کہ حاصل کرے اس سے ہر اعضا حلاوت اور
مزہ اسیطرح کنز العباد مین نقل کیا شیخ الاسلام صدر الحق والدین سے اور
خوب تحقیق سے لکھا اوسکو شیخ محمد تھانوی نے دلائل الاذکار مین **بیت**

در ہیچ مکان نیم ز فکرت خالی	در ہیچ زمان نیم ز ذکرت غافل

الباب العاشر

الباب العاشر فِيْ تَقْبِيْلِ الْاِبْهَامَيْنِ عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ الْحَافِظُ شَمْسُ الدِّيْنِ اَبُو الْخَيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ وَجِيْهِ
الدِّيْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّخَاوِيُّ الشَّافِعِيُّ فِي الْمَقَاصِدِ الْحَسَنَةِ حَدِيْثُ
مَسْحِ الْعَيْنَيْنِ بِبَاطِنِ اَنْمُلَتَيِ السَّبَّابَتَيْنِ بَعْدَ تَقْبِيْلِهِمَا عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ
الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَعَ قَوْلِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ذَكَرَهُ الدَّيْلَمِيُّ
فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا وَقَبَّلَ بِبَاطِنِ اَنْمُلَتَيِ السَّبَّابَتَيْنِ
وَمَسَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيْلِيْ
فَقَدْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ **ترجمہ** باب دسوان ذکر مین انگوٹھون چومنے
کے وقت سننے قول مؤذن کے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا حافظ شمس
الدین ابو الخیر محمد بن وجیہ الدین عبد الرحمن سخاوی شافعی نے مقاصد حسنہ مین
حدیث مسح دونون انگوٹھون کے ساتھ باطن دونون انگشت شہادت کے
بعد چومنے اونکے کے وقت سننے قول مؤذن کے اشہد ان محمدا رسول اللہ
کے ساتھ قول اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ
بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ذکر کیا اسکو دیلمی
نے فردوس مین حدیث ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ مقرر جب اوسنے سنا
قول مؤذن کا اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا یہ اور چوما دونون پوریونکو انگشت
شہادت کی اور لگایا دونون آنکھونکو پس فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کریگا
مثل کرنے خلیل میرے کے پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اسکے شفاعت میری
وَقَدْ نُقِلَ عَنْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ الْمُؤَلَّفَةِ لِحَافِظِ الْاِمَامِ شَهْرَدَارِ ابْنِ الْحَافِظِ
شِيْرَوَيْهِ الدَّيْلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَّلَ
ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فِي الْاَذَانِ
اَنَا قَائِدُهٗ وَمُدْخِلُهٗ فِيْ صُفُوْفِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** اور منقول ہے مسند
فردوس تالیف حافظ امام شہردار بن شیرویہ دیلمی سے کہ مقرر فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چومے دونون ناخن انگوٹھون اپنے کو وقت
سننے اشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ کے اذان مین مین ہیجانیوالا اور داخل کرنیوالا
ہون اوسکو بیچ صفون جنت کے فِيْ جُمَلِ الْاَحَادِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِيْ عَشْرِ الْمُحَرَّمِ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ تُجَاهَ اَبِيْ بَكْرٍ
فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَبَّلَ اَبُوْ بَكْرٍ
ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ وَوَضَعَهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَقَالَ قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَلَمَّا فَرَغَ بِلَالٌ مِنَ الْاَذَانِ تَوَجَّهَ النَّبِيُّ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ مَنْ
فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتَ يَا اَبَا بَكْرٍ غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ حَدِيْثَهَا وَقَدِيْمَهَا وَعَمْدَهَا
وَخَطَاهَا ترجمہ اور کہا بیچ جمل الاحادیث کے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم داخل ہوئے مسجد مین عشرہ محرم الحرام مین نزدیک ستون مسجد کے
مقابل ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پس کھڑے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ پس اذان
دی بلالؓ نے پس جبکہ پہنچا بلالؓ اشہد ان محمدا رسول اللہ کو پس بوسہ دیا ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے دونون ناخون انگوٹھون اپنون کو اور لگایا ان دونون کو
اوپر دونون آنکھون اپنی کے اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پس جبکہ
فراغت پائی بلالؓ نے اذان سے توجہ فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف
ابی بکرؓ کے پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کرے مانند اوسکے کہ کیا تو نے
یا ابی بکر بخشیگا اللہ گناہ اوسکے نئے اور پرانے اور جانے اور انجانے وَفِيْ
كِتَابِ الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّةِ رُوِيَ اَنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْتَاقَ اِلٰى
لِقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ
تَعَالٰى اِلَيْهِ هُوَ مِنْ صُلْبِكَ وَيَظْهَرُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَاَظْهَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى
لَهٗ صُوْرَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَفَاءِ ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ فَمَسَحَ
عَلٰى عَيْنَيْهِ فَصَارَ اَصْلًا لِذُرِّيَّتِهٖ فَلَمَّا اَخْبَرَ جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ اسْمِيْ فِي
الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ اَبَدًا هٰكَذَا

ذَكَرَهُ الثَّعْلَبِيُّ الْمُحَدِّثُ فِيْ كِتَابِ قَصَصِ الْاَنْبِيَاءِ ترجمہ کتاب احادیث
قدسیہ مین ہے کہ روایت کی گئی ہے کہ مقرر آدم علیہ السلام مشتاق ہوئے
واسطے دیدار لقائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جس وقت کہ تھے جنت مین پس
وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف آدمؑ کے کہ وہ تیرے صلب سے ہے اور ظاہر
ہوگا آخر زمانے مین پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے واسطے آدم علیہ السلام کے
صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان صفائی ناخون دونون انگوٹھون آدم
علیہ السلام کے پس پھیرا دونون انگوٹھون آنکھون اپنی پر پس ہوا یہ اصل
واسطے اولاد اس کی کے پس جبکہ خبر دی حضرت جبرئیل نے نبی علیہ السلام
کو اس قصے کی فرمایا علیہ السلام نے جو شخص سُنے نام میرے کو اذان مین پھر
بوسہ دیا اس نے دونون ناخون انگوٹھون اپنے کو اور لگایا اُن کو دونون
آنکھون پر نہ اندھا ہوگا کبھی اسی طرح ذکر کیا ثعلبی محدث مفسر نے کتاب
قصص الانبیاء مین وَفِيْ كِتَابِ الْفَوَائِدِ فِيْ صَفْحَةِ ۱۵ وَسَطْرِ ۱۳ مِنْ طَبْعِ
الْمِصْرِ وَعَنْ بَعْضِ الصَّالِحِيْنَ يُرْوٰى عَنِ الْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ مَنْ
قَبَّلَ اِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصِبْهُ وَجَعُ الْعَيْنِ ترجمہ درمیان کتاب الفوائد کے
صفحہ پندرھوان اور سطر تیرھوین مین چھاپہ مصر سے ہے اور بعض صالحین
سے ہے کہ روایت کی گئی خضر علیہ السلام سے کہ مقرر جس نے چوما دونون
انگوٹھون اپنون کو اور پھیرا دونون آنکھون اپنی پہ وقت قول مؤذن کے
اشہد ان محمدا رسول اللہ اور کہا مرحبا بحبیبی قرۃ عینی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نہ پہنچے گی اوسکو ایذا درد آنکھ مین اور سوا اس کے ابو العباس احمد بن ابی بکر نے

کتاب موجبات الرحمۃ مین اور شمس الدین محمد بن صالح مدنی امام مدینہ نے اپنی
تاریخ مین اور حافظ رویانی نے جو ایک ائمہ شافعی سے ہین بیچ سند اپنی کے
ساتھ سند اپنی کے حضرت علی رضی سے اور امام باقی نے زرقانی شرح مواہب مین
خوب لکھا ہے اور علماء اس زمانے نے بھی بہت رسالے اس باب مین
لکھے ہین چنانچہ مولوی حسن الزمان صاحب اور مولوی کریم اللہ صاحب محدث
دہلوی نے اور مولوی فریدالدین صاحب مرحوم وغیرہ نے اپنے اپنے
رسالون مین ساتھ بسیط کے لکھا ہے

الباب الحادی عشر۔ فی الاستمداد عن اہل القبور

الباب الحادی عشر

فی فتاوی زاد اللبیب خزانۃ الجلالی
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا
من اہل القبور ترجمہ باب گیارھوان بیچ مدد چاہنے کے اہل قبور سے
بیچ فتاوی زاد اللبیب کے اور خزانۃ جلالی کے ہے کہ ارشاد فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ حیران ہو تم کامون مین پس مدد چاہو تم اہل
قبور سے قال حجۃ الاسلام محمد الغزالی کل من یستمد فی حیاتہ
یستمد بعد وفاتہ ترجمہ کہا حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ اللہ نے جو
شخص کہ مدد مانگی جاتی ہے اوس سے بیچ زندگی اوسکی کے مدد مانگی جاتی ہے
بعد فوت ہونے اوس کے وقال احد من مشائخ العظام رأیت
اربعۃ من المشائخ یتصرفون فی قبورہم کتصرفہم فی حیوتہم
منہم الشیخ المعروف الکرخی والشیخ عبد القادر جیلانی و
ذکر رجلین غیرہما ترجمہ اور کہا ایک مشائخ عظام سے دیکھا مین نے
چار شخصون کو مشائخ سے کہ تصرف کرتے ہین اپنی قبرون مین مانند تصرف
اونکے کے زندگی اپنی مین اون مین سے ہین شیخ معروف کرخی اور حضرت

شیخ عبد القادر جیلانی اور دو آدمی کا ذکر کیا سوا اون کے وھل امداد الحی
اقوی ام امداد المیت قیل امداد الحی وقیل امداد المیت اقوی
لانہ فی بساط الحق والنقل فی ذلک کثیر عن ہذہ الطائفۃ
ولم یعرف فی الکتاب والسنۃ والاقوال ما ینافی ذلک ولان
الروح باقیۃ ولہا علم وشعور بالزائرین سیما لارواح الکمل المقربین
من اللہ تعالی کما کان فی الحیوۃ او اکثر ترجمہ اور کہا امام حجۃ الاسلام
نے اور آیا امداد حی زندگی اقوی ہے یا امداد میت کی بعضون نے کہا امداد زندے
کی اور بعضون نے کہا امداد مردے کی قوی تر ہے اس واسطے کہ مقرر وہ بیچ
قرب بساط حق کے ہے اور نقلین اسباب مین بہت ہین جماعت اولیاء اللہ سے
اور نہین جانی گئی قرآن اور حدیث اور اقوال مین کوئی چیز جو کہ منافی اور مخالف
ہو اس کو اور واسطے اوس کے کہ مقرر روح باقی رہتی ہے اور اوسکے لئے
علم اور شعور ہے ساتھ زیارت کرنیوالے کے خصوصا خاص واسطے ارواح
کاملین کے بسبب قرب کے اللہ تعالی کی طرف سے جیسا کہ تھا شعور زندگی مین
یا اس سے بڑھ کر وفی مختصر الطیبی واما الاستمداد باہل القبور
فقد انکرہ بعض الفقہاء فان کان الانکار بانہ لا سماع لہم
ولا علم لہم ولا شعور بالزائر واحوالہم فقد ثبت بطلانہ و
ان کان بانہ لا قدرۃ لہم ولا تصرف فی ذلک المواطن حتی یمدوا
بل ہم محبوسون عن ذلک ومشغولون بما عرض ولا یقیہم من
المحنۃ فلیس ذلک کلیا خصوصا فی شان المتقین الذین ہم اولیاء
اللہ فیمکن ان تحصل لارواحہم عند الرب من القرب فی البرزخ
المنزلۃ والقدرۃ علی الشفاعۃ والدعاء وطلب الحاجات

لان ارواحهم المتوسلين بهم كما يحصل يوم القيمة ترجمہ اور بیچ تفسیر عزیزی
کے ہے اوپر رد استمداد ساتھ اہل قبور کے پس تحقیق انکار کیا اوس کا بعض
فقہا نے پس اگر ہے انکار ساتھ اوس کے کہ مقرر نہین سماع اونکو اور نہ علم اور
نہ شعور ساتھ زائر کے پس تحقیق ثابت ہو چکا بطلان اوس کا اور اگر ہے اسی
سبب سے کہ نہین کچھ قدرت اونکو اور نہ تصرف اس مواطن مین تاکہ مدد
کرین بلکہ وہ محبوس اور قید اور بند ہین اس سے اور مشغول ہین ساتھ اوسکے
کہ ظاہر کی گئی واسطے جانون اون کی کے محنت اور عذاب سے پس نہین یہ
کلی خصوصاً بیچ شان اون متقیون کے کہ وہ محب اور اولیاء اللہ ہین پس ممکن
ہے حاصل ہونا اونکی ارواحون کے واسطے نزدیک رب کے عالم برزخ مین منزلت
اور قدرت اوپر شفاعت اور دعا کے اور طلب حاجت واسطے زائر اپنے
کے وہ زائر کہ وسیلہ پکڑنے والے ہین ساتھ اون کے جیسا کہ حاصل ہوگا یہ
مرتبہ اونکو دن قیامت کے اور تحقیق تفسیر کی صاحب بیضاوی نے اور
صاحب روح البیان نے اس قول خدا کی فالمدبرات امرا ساتھ نفوس
پاکیزہ کے اور مفارقہ شہوات اور ابدان سے کہ عالم قدس مین جاکر اور مرتبہ
اور کمالات حاصل کرکر ساتھ شرف اوسکے اور قوت اوسکی کے ہوتے
ہین مدبرات سے وما ادری ما المراد بالاستمداد الذی ینفیه المنكر
والذی نفهم ان الداعی المحتاج الی الله تعالی یدعو الله ویطلب
حاجته من فضله تعالی ویتوسل بروحانیة هذا العبد المقرب
عند الله تعالی ویقول اللهم ببركة هذا العبد الذی رحمته
واكرمته اقض حاجتی واعطنی سؤلی انك المعطی الكریم او
ینادی هذا العبد المقرب عند الله تعالی بالوسیلة او یقول

یا عبد الله ویا ولی الله اشفع لی وادع ربك وسله ان یعطینی
سؤالی ویقضی حاجتی فالمعطی والمسئول عنه والمأمول به
هو الرب تعالی وتقدس وما العبد فی البین الا وسیلة ولیس
القادر والفاعل والمتصرف الا هو ولو كان هذا شركا كما
یزعمه المنكر لیمنع التوسل وطلب الدعاء من الصالحین من
عباد الله واولیائه فی حالة الحیوة ایضا ولیس ذلك ممنوعا بل
انه مستحب ومستحسن شائع فی الدین كقوله صلی الله علیه وسلم
من اراد عونا فلیقل اعینونی یا عباد الله فلله نعم ان كان الزائرون
یعتقدون اهل القبور متصرفین قادرین من غیر توجه الی حضرة
الحق والالتجاء كما یعتقدون العوام الجاهلون الغافلون وكما یفعلون
غیر ذلك من التمسح بالقبور والصلوة الیه ومما وقع علیه النهی
والتحذیر فذلك مما یمنع ویحذر منه وفعل العوام لا یعتبر قط
وهو خارج عن البحث ثم اعلم ان الخلاف انما هو فی غیر الانبیاء
من عباد الله الصالحین ولا فی الانبیاء لانهم احیاء حقیقة بالحیوة
الدنیویة بالاتفاق صلوات الله علیهم اجمعین ترجمہ اور نہین جانتا
مین کہ کیا مراد ہے ساتھ استمداد کے وہ استمداد ہے جس کی نفی کرتا ہے منکر
اور جو استمداد کہ ہم سمجھتے ہین وہ یہ ہے کہ تحقیق دعا کرنے والا محتاج طرف
اللہ کے دعا کرتا ہے یعنے پکارتا ہے اللہ کو اور طلب کرتا ہے اپنی حاجت
کو اللہ کے فضل سے اور وسیلہ پکڑتا ہے روح اوس بندے مقرب اور مکرم کو
نزدیک اللہ کے اور کہتا ہے یا اللہ ساتھ برکت اس بندے کے کہ جس پر
رحم کیا تونے اور اکرام کیا تونے روا کر حاجت میری اور دے سوال میرے کو

مقرر تو ہی ہے دینے والا غنی اور ندا کرتا ہے اس بندے مقرب خدا کو ساتھ وسیلے کے یا کہتا ہے اے بندہ خدا یا اے ولی اللہ کے شفاعت کر میرے لئے اور دعا کر اپنے رب سے اور مانگ اوس سے یہ کہ دیوے مجھ کو سوال میرا اور روا کرے حاجت میری پس دینے والا اور جس سے سوال کیا گیا اور امید مانگی گئی وہ رب برتر اور پاک ذات ہے اور نہیں بندہ درمیان مین مگر وسیلہ اور نہیں قادر اور فاعل اور متصرف مگر اللہ سبحانہٗ اور اگر ہووے یہ وسیلہ شرک جیسا کہ گمان کرتا ہے منکر پس تو منع ہوتا وسیلہ اور طلب دعا صلحاے اور اولیاء اللہ سے حالت حیات میں بھی اور حالانکہ یہ منع نہیں ہے بلکہ تحقیق مستحب اور مستحسن ہے بیچ دین کے مثل قول علیہ السلام کے مَنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ اَعِيْنُوْنِیْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِیْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِیْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ ترجمہ بیت

دیکھ فرماتے ہین کیا خیر البشر	ہو ارادہ استعانت کا اگر
تو یون کہوے تمہین بارے بالیقین	تم مدد میری کرو اے صالحین
تو گو ہی جس کی دے حصن حصین	پس روا ہے استعانت بالیقین

ہان اگر زائر اعتقاد کرنے والا ہو اہل قبور کو متصرف اور قادر بالذات بغیر توجہ اور رجوع کرنے سے طرف حضرت حق کے اور التجا کے جیسا کہ اعتقاد کرتے ہیں عوام جاہل غافل اور جیسا کرتے ہین سوا اس کے سجدے سے واسطے قبروں کے اور نماز طرف اوس کے اون چیزون سے کہ واقع اور وارد ہوئی اوس پر نہی اور تحذیر پس وہ اون چیزون سے کہ منع کیا جاتا ہے اور بچایا جاتا ہے اوس سے اور فعل عوام کا معتبر نہین ہرگز پس وہ خارج ہے بحث سے پھر جان کہ تحقیق خلاف بیچ غیر انبیا کے ہے بندوں

صالحین سے اور نہ بیچ انبیا کے اس واسطے کہ مقرر انبیا زندہ ہین حقیقتاً ساتھ زندگی اور حیات دنیا کے بالاتفاق چنانچہ ذکر کیا گیا باب دویم مین سرور نازل ہوا اللہ کا اون سب پر فقط قَالَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ اِنَّ قُلُوْبَ النَّاسِ بِيَدِیْ اِنْ شِئْتُ صَرَفْتُهَا عَنِّیْ وَاِنْ شِئْتُ اَقْبَلْتُهَا اِلَیَّ وَاَيْضًا قَالَ اَلْاِبْرَاهِيْمُ اَعْطَانِیْ رَبِّیْ التَّصَرُّفَ فِیْ كُلِّ مَنْ حَضَرَنِیْ فَلَا يَقُوْمُ اَحَدٌ وَلَا يَقْعُدُ وَلَا يَتَحَرَّكُ فِیْ حَضْرَتِیْ اِلَّا وَاَنَا فِيْهِ مُتَصَرِّفٌ هٰذَا النَّقْلُ عَنِ الْاِمَامِ الْيَافِعِیْ فِیْ خُلَاصَةِ الْمَفَاخِرِ وَبَهْجَةِ الْاَسْرَارِ وَهٰكَذَا النَّقْلُ عَنِ الْاِمَامِ تَقِیِّ الدِّيْنِ السُّبْكِیْ وَابْنِ الْحَجَرِ الْمَكِّیْ فِیْ مَنَاقِبِ اَبِیْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ عَنِ الشَّافِعِیْ وَعَبْدِ الْحَقِّ الدِّهْلَوِیْ فِیْ تَرْجَمَةِ الْمِشْكٰوةِ وَتَكْمِيْلِ الْاِيْمَانِ وَشَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ وَلٰكِنْ تَرَكْنَا لِلْاِخْتِصَارِ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ وَاهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ترجمہ کہا حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ نے مقرر دل لوگوں کے میرے ہاتھ مین ہین چاہون پھیر دون اپنی طرف سے اور اگر چاہون پھیر لون اپنی طرف کو اور کہا ابراہیمؒ نے عطا کیا مجھ کو رب نے میرے تصرف بیچ ہر شخص کے جو حاضر ہین میری حضور مین پس نہین کھڑا ہوتا کوئی اور نہ بیٹھتا اور ہلتا ہے میری حضور مین مگر مین بیچ او سکے متصرف ہون یہ دونون نقلین کی گئین امام یافعی رحمہ اللہ سے خلاصۃ المفاخرین اور بہجۃ الاسرار مین اور اسی طرح نقل نقل کی گئی امام تقی الدین سبکی اور ابن حجر مکی سے مناقب ابو حنیفۃ النعمان مین حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے اور عبد الحق دہلوی سے ترجمہ مشکوٰۃ مین اور تکمیل الایمان مین اور شرح جامع صغیر مین لیکن ترک کیا مین نے واسطے اختصار

کے یا اللہ دکھا ہم کو راہ حق کو حق اور باطل کو باطل اور نصیب کر ہم کو اتباع
حق کا اور نصیب کر ہم کو بچنا باطل سے اور دکھا ہم کو راہ سیدھی **الباب
الثانی عشر** فی السفر من البعید لزیارۃ روضۃ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا و
قال ابن حجر المکی فی جواہر المنظم ہذہ الآیۃ دالۃ علی ترغیب
المسلمین بالسفر والمشی والحضور فی خدمۃ سیدنا محمد صلی
اللہ علیہ وسلم بالاستغفار من اللہ تعالیٰ وایضاً دالۃ علی الحضور
والمجی بعد الانتقال بالاستغفار لانہ صلعم حی بجسدہ وروحہ
بھیئتہ التی کان قبل وفاتہ ولم یبدل منہ شیء کما مر ترجمہ
باب بارھوان درمیان ذکر سفر کرنے کے راہ دور و دراز سے واسطے زیارت
روضہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اللہ برتر نے ولو انہم اذ ظلموا آخر
آیت تک یعنے اگر یہ لوگ جس وقت کہ ظلم کرتے ہین جانون اپنی کو آوین
تیرے پاس پس بخشش مانگین اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اونکے رسول
البتہ پاوین گے اللہ کو پھر آنیوالا مہربان اور کہا ابن حجر مکی نے جواہر المنظم مین
کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر رغبت دلانے مسلمانون کے واسطے سفر
کرنے کے اور چلنے اور حاضر ہونے کے خدمت مین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے واسطے استغفار کے اللہ تعالیٰ سے اور بھی دلالت کرتی ہے اوپر
حضور اور آنے کے خدمت مین حضرت کے بعد انتقال کے واسطے شفاعت
کے اس واسطے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین ساتھ بدن
اور روح اپنی کے ساتھ اوسی صورت کے جیسے کہ تھے اوّل وفات سے

زندگی مین اور نہ بدلی اون سے کوئی چیز جیسا کہ گذرا ذکر اوس کا باب دویم مین
وذکر الحافظ عبد اللہ فی المصباح الظلام جاء البدوی علی قبر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بعد ثلاثۃ ایام من وفات النبی وقبض التراب
من القبر وصب علی رأسہ وقال یا رسول اللہ ظلمت علی نفسی
وجئت فی حضورک لتطلب الاستغفار لی فجاء النداء عن القبر
قد غفر اللہ لک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبری
وجبت لہ شفاعتی رواہ الدارقطنی فی السنن البیہقی ومعنی و
جبت انہا ثابتۃ لہ ولابد منہا بالوعد الصدق وقولہ لہ ای
یختص ہو بشفاعۃ لیست بغیرہ او یفرد بشفاعۃ مما یحصل لغیرہ
تشریفاً لہ وان دخولہ فی الشفاعۃ لابد فہو بشری بموتہ مسلماً
وقولہ شفاعتی ای انہ یشفع فیہ بنفسہ والشفاعۃ تعظیماً
بعظم الشافع ترجمہ اور ذکر کیا حافظ عبد اللہ نے مصباح الظلام مین
آیا ایک بدوی قبر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد تین دن وفات نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سے اور مٹھی خاک سے بھری قبر مبارک سے اور ڈالی سر پر اپنے
اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظلم کیا مین نے اپنی جان پر اور آیا حضور
مین آپ کے واسطے اس کے کہ طلب کرین آپ بخشش واسطے میرے پس
آئی ایک آواز قبر حضرت سے مقرر بخشا اللہ نے واسطے تیرے اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے زیارت کی میری قبر کی واجب ہوئی
اوس کے لئے شفاعت میری روایت کیا اوسکو دارقطنی نے سنن بیہقی مین
اور معنی وجبت کے یہ ہین کہ مقرر شفاعت ثابت ہے واسطے اوس کے اور
ضرور ہے بوعدہ سچے سے اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا لہ یعنے خاص ہے

وہ زائر ساتھ شفاعت کے نہیں واسطے غیر اوس کے یا یگانہ ہے ساتھ شفاعت
اوس کی کے اوس سے کہ حاصل ہوئے واسطے غیر اوسکے کے بسبب شرف اوسکے کے
اور بیشک دخول اوس کا شفاعت مین لابد ہے پس تو وہ ایک بشارت ہے
ساتھ موت زائر کے اسلام پر اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعتی یعنے شفاعت
کرین گے حضرت اوسکے حق مین بذاتہ اور شفاعت تعظیم ہے ساتھ بزرگی شافع کے
وَفِيهِ أَيْضًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي
مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي ترجمہ اور بیچ اسی دارقطنی کے
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے حج کیا پس زیارت کی قبر
میرے کی بعد وفات میری کے پس گویا زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے
اور فرمایا جس نے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس ظلم کیا اوس
نے مجھ پر وَفِي الْبُخَارِيِّ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي لَهُ سَعَةٌ ثُمَّ لَمْ يَزُرْنِي
فَلَيْسَ لَهُ عُذْرٌ ترجمہ بیچ حدیث بخاری کے ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین
ہے کوئی میری اُمت سے کہ واسطے اوس کے وسعت اور قدرت ہے پھر اوسنے
زیارت کی میری پس نہین اوسکو کوئی عذر معقول وَقَالَ خَاتِمُ الْمُجْتَهِدِينَ
ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّيُّ فِي جَوَاهِرِ الْمُنَظَّمِ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى مَشْرُوعِيَّةِ الزِّيَارَةِ
وَالسَّفَرِ إِلَيْهَا وَكَذَلِكَ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَغَيْرِهِمْ عَلَى
ذَلِكَ وَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَزَالُوا مِنْ عَهْدِ الصَّحَابَةِ إِلَى الْيَوْمِ يَتَوَجَّهُونَ
مِنْ سَائِرِ الْبِلَادِ وَالْأَوْقَاتِ إِلَى زِيَارَةِ رَوْضَتِهِ قَبْلَ الْحَجِّ وَبَعْدَهُ
وَيَقْطَعُونَ مَسَافَاتٍ بَعِيدَةٍ وَيُنْفِقُونَ فِيهِ الْأَمْوَالَ وَ
يَعْتَقِدُونَ أَنَّ ذَلِكَ مِنَ الْأَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ ترجمہ اور کہا ابن حجر
مکی نے جواہر المنظم مین کہ اجماع کیا علمائے اوپر مشروعیت زیارت اور سفر

کرنے طرف روضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی طرح اجماع ہوا مسلمان
علماؤن وغیرہ سے اوسپر اور مقرر لوگ ہمیشہ زمانہ صحابہ سے آج کے دن
متوجہ ہوتے ہین تمام شہرون اور وقتون سے طرف زیارت روضہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اوّل حج کے اور بعد حج کے اور قطع کرتے ہین مسافات بعیدہ او
خرچ کرتے ہین اس راہ مین اموال اور اعتقاد کرتے ہین کہ یہ بڑی
نیکیون اور تقربات سے ہے اور صاحب درالمختار اور شامی نے یہان تک
لکھا ہے کہ جانے روضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے کعبا ور
عرش اور کرسی سے وَفِي بَارِقِ الْأَزْهَارِ شَرْحِ مَشَارِقِ الْأَنْوَارِ لِلشَّيْخِ
عَبْدِ اللَّطِيفِ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْمَلِكِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ تَقْدِيرُهُ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ
إِلَى مَسْجِدٍ لِلصَّلَاةِ فِيهِ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ وَمَعْنَاهُ لَا فَضِيلَةَ
فِي شَدِّ الرِّحَالِ إِلَى مَسْجِدٍ لِلصَّلَاةِ فِيهِ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
وَالْمُرَادُ مِنْهُ نَفْيُ الْفَضِيلَةِ التَّامَّةِ وَمَزِيَّةُ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ
لِكَوْنِهَا أَبْنِيَةَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمَسَاجِدَهُمْ ترجمہ در بیچ
بارق الازہار شرح مشارق الانوار شیخ عبد اللطیف معروف بہ ابن الملک
کے ہے وَقَوْلُهُ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ آخر حدیث تک تقدیر اوس کی یہ ہے
کہ نہ باندھو کجاوے طرف کسی مسجد کے واسطے نماز پڑھنے کے اوس مین مگر
طرف تین مسجدون کے اور معنی اوس کے یہ ہین کہ نہیں فضیلت بیچ باندھنے
کجاوئے طرف کسی مسجد کے واسطے نماز ادا کرنے کے اوس مین مگر طرف تین
مسجدون کے اور مراد اس سے نفی ہے فضیلت تامہ کی اور بزرگی اور مزیت
اون مسجدون کی واسطے ہونے اونکے کے بنا نبیون علیہم السلام کی اور مسجدین

اونکی کے وفی شفاء القاضی عیاض وشد الرحال الی قبر النبی صلی
اللہ علیہ وسلم واجب والمراد بالوجوب ههنا وجوب ندب و
ترغیب وتاکید ترجمہ درمیان شفاء قاضی عیاض کے ہے اور باندھنا
کجاوونکا طرف قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب ہے اور مراد واجب سے
اس مقام مین وجوب استحباب ہے اور ترغیب اور تاکید ہے وفی فتح
القدیر قال مشائخنا زیارۃ قبرہ من افضل المندوبات ترجمہ
اور بیچ فتح القدیر کے ہے کہا مشائخ ہمارے نے زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی افضل الاستحباب سے ہے وفی مناسک الفارسی وشرح
المختار انها قریبۃ من الوجوب لمن له سعۃ ترجمہ اور مناسک فارسی
اور شرح در المختار مین ہے کہ مقرر زیارت قبر علیہ السلام کی قریب وجوب ہے
جس کو قدرت ہے وفی در المختار زیارۃ قبرہ الشریف مندوبۃ بل
قیل واجبۃ لمن له سعۃ ویبدأ بالحج ان کان فرضا ویخیر ان
کان نفلا ترجمہ اور در المختار مین ہے زیارت قبر شریف علیہ السلام کی
مستحب ہے بلکہ بعضون نے کہا واجب ہے واسطے اوس کے جو کہ وسعت
رکھتا ہے اور شروع کرے ساتھ حج کے اگر ہو فرض اور اختیار ہے اگر ہو نفل
واخرج الدارقطنی عنه من جاءنی زائرا لا یعمله حاجۃ الا زیارتی
کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیمۃ ترجمہ اور روایت کیا
دارقطنی نے علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے جو کہ آیا میری زیارت کو کہ نہ
کام ہو اسکو کوئی اور حاجت کوئی سوا زیارت میری کے ہو حق مجھ پر یہ کہ ہون مین
شفیع اوسکا دن قیامت کے قال ابن الهمام فی فتح القدیر فی بیان
آداب زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسأل اللہ

حاجته متوسلا فی حضرۃ نبیه واعظم المسائل واهمها سؤال
حسن الخاتمۃ والمغفرۃ ثم یسأل النبی الشفاعۃ فیقول یا
رسول اللہ اسألک الشفاعۃ واتوسل بک الی اللہ فی ان
اموت مسلما علی امتک وسنتک ترجمہ کہا ابن ہمام نے بیچ فتح
القدیر کے درمیان بیان آداب زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ
کہ مانگے اللہ سے حاجت اپنی درانحالیکہ وسیلہ پکڑنے والا ہو بیچ حضور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بزرگ تر سوالون سے اور مقصود تر سوالون سے
سوال خاتمہ بالخیر کا ہے اور مغفرت کا ہے پھر سوال کرے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے شفاعت کا اور کہوے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرتا ہون
مین آپ سے شفاعت کا اور وسیلہ مانگتا ہون ساتھ آپ کے طرف اللہ کے
بیچ اس بات کے کہ مرون مین مسلمان اوپر امت تیری کے اور اوپر سنت تیری
کے وفی الساری شرح البخاری لا تشدوا الرحال النفی ههنا
بمعنی النهی ای لا تشدوا الرحال الی مسجد للصلوۃ فیه الا
الی ثلثۃ مساجد ترجمہ اور درمیان ساری شرح بخاری کے ہے کہ
نفی لا تشدوا مین معنی نہی کے ہے اس مقام مین یعنی نہ باندھو کجاوے
طرف کسی مسجد کے واسطے نماز کے مگر طرف تین مسجدون کے وفی العینی
قال شیخنا زین الدین من احسن محامل هذا الحدیث ان یکون
المراد منه حکم المساجد فقط وانه لا تشد الرحال الی مسجد
من المساجد غیر هذه الثلثۃ واما قصد غیر المساجد من
الرحلۃ فی طلب العلم وفی التجارۃ وزیارۃ الصالحین والمشاهد
وزیارۃ الاخوان ونحو ذلک فلیس فی النهی ونصوص العلماء

وَالْاَحَادِیْثُ فِیْ جَوَازِ السَّفَرِ مِنَ الْبَعِیْدِ لِزِیَارَۃِ رَوْضَۃِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرَۃٌ فَلْنَکْتَفِ بِھٰذَا الْقَدْرِ ترجمہ اور بیچ عینی
کے ہے کہ کہا شیخ ہمارے زین الدین نے بہتر زمال اس حدیث سے ساتھ
اوس کے ہے کہ ہووے مراد اس سے حکم مسجدون کا فقط اور بقرینہ تشد والرحال
الی مسجد سے مراد یہ ہے کہ نہ باندھے جاوین کجاوے طرف کسی مسجد کے
مسجدون سے سوا ان تین مسجدون کے مگر قصد کرنا سوا مساجد کے سفر
سے طلب علم اور تجارت اور زیارت صلحا مین اور دیکھنے اور زیارت
کرنے مین بھائی برادر کے اور مثل اس کے پس نہین داخل بیچ نہی کے اور روایات
اور نصوص علما اور احادیث بیچ جواز سفر کے دور دراز سے واسطے زیارت
روضۂ نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ہین پس چاہیے کہ اکتفا کرین
ہم ساتھ اسی قدر کے فقط **الباب الثالث عشر** فِی الْعُرْفِ الَّذِیْ
شَاعَ فِیْ دِیَارِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِاَنَّ الْقَوْمَ یَجْتَمِعُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ
وَیَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ بِاَنْوَاعِ الذِّکْرِ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِاَنْوَاعِ الْمَاْکُوْلَاتِ وَ
الْمَشْرُوْبَاتِ وَیُھْدُوْنَ ثَوَابَھُمْ لِمَوْتٰھُمْ ترجمہ باب تیرھوان بیچ
بیان اس عرف کے جو کہ پھیل رہا ہے دیار عرب اور عجم مین ساتھ اسکے کہ مقرر
قوم جمع ہوتی ہے اور پڑھتی ہے قرآن اور ذکر کرتی ہے اللہ کا ساتھ طرح طرح
کے ذکر کے اور تصدق کرتے ہیں قسم قسم کے کھانے اور پینون سے اور
اور ہدیہ اور بخشتے ہین ثواب اون کا مُردون اپنون کو فی شرح الصدور
اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ مَا زَالُوْا فِیْ کُلِّ عَصْرٍ وَمِصْرٍ یَجْتَمِعُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ
لِمَوْتَاھُمْ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرٍ فَکَانَ اِجْمَاعًا ترجمہ شرح صدور مین ہے کہ
مقرر مسلمان ہمیشہ ہر زمانے مین جمع ہوتے ہین اور پڑھتے ہین قرآن شریف

واسطے بخشنے مردون اپنون کے سوا انکار کرنے کسی منکر کے یعنے کسی نے اس
کا انکار نہین کیا پس تو ہوا یہ اجماع وَفِیْہِ اَیْضًا عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَادَۃَ اَنَّہٗ
قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ
فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ ترجمہ اور بھی شرح صدور مین ہے سعد
بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر کہا اوس نے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مقرر مان سعد کی مرگئی پس کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا حضرت نے
پانی پھر کھودا کنوان اور کہا یہ کنوان اُم سعد کا ہے چنانچہ بیر اُم سعد مشہور
ہے مراد اس سے ثواب ہے کنوین کا واسطے اُم سعد کے جیسے عرف مین
مشہور ہے دعوت مولود یا شیرینی گیارھوین یا سمنی بوعلی قلندر یا توشہ
اصحاب کہف یا کھچڑہ امام حسینؓ وغیرہ ان تمام سے مراد طعام بِلّٰہ اور ثواب
اوس کا بروح بزرگان ہے نہ کہ یہ جیسے بدعتی کہتے ہین کہ مطلقا جس پر نام غیر
خدا کا لیا گیا وہ حرام ہے ورنہ اس صورت مین تمام اشیا ماکولات اور
مشروبات اور مرکوبات اور ملبوسات وغیرہ سب حرام ہوجاینگی اس
واسطے کہ کوئی نہیں کہتا یہ چیز اللہ کی ہے یہ کہتے ہین کہ مکان اور مسجد اور مدرسہ
اور کتاب اور گھوڑا اور ہاتھی وغیرہ فلانے کا ہے اور حقیقت مین اللہ نے
ملک اوسی کا کیا ورنہ سزا اور جزا اوس پر کیون مرتب ہو جس کا دل چاہے ہر
کسی کی جو چیز چاہے لیوے خدا کا مال سمجھ کر اور تمام احکامات شرعی حد
سزا قضا سب معطل ہوجاوین اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ
الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ
اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَہٗ ترجمہ روایت کی بخاری اور مسلم نے ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو ہریرہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ مرگیا انسان موقوف ہوئے عمل اوس کے مگر تین چیزون سے خیرات
جاریہ یا علم کہ نفع پکڑتے ہین ساتھ اوس کے یا اولاد نیک کہ دعا کرتے ہین
واسطے اس کے اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من اہل بیت یموت منہم میت
فیتصدقون عنہ بعد موتہ الا اہدی اہالہ جبرئیل علی طبق من نور
ثم یقف علی شفیر القبر فیقول یا صاحب القبر العمیق ہذہ ہدیۃ
اہداہا الیک اہلک فیدخل علیہ فیفرح بہا ویستبشر ویحزن
جیرانہ الذین لا یہدی الیہم شیء ترجمہ روایت کی طبرانی نے اوسط
مین انس رضی اللہ عنہ سے کہا انسؓ نے سنا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے نہین ہے کوئی اہل بیت سے کہ مرتی ہے ان مین سے کوئی
میت پس خیرات کرتے ہین اوسکی طرف سے بعد موت اوسکے کے مگر یہ بھیجتا
ہے واسطے اوس کے جبرئیل طباقون پر نور کے پھر کھڑا ہوتا ہے اوپر کنارے
قبر کے اور کہتا ہے اے صاحب قبر کے یہ ہدیہ ہے کہ بھیجا ہے طرف تیرے اہل
تیری نے پس قبول کر اس کو پس داخل ہوتا ہے اس پر پس خوش ہوتی ہے ساتھ ہدیہ
کے میت اور غمگین ہوتے ہین ہمسایے اوس کے جنہون کی طرف نہین ہدیہ بھیجا گیا
وفی حصن الحصین من اداب الدعاء تقدیم عمل صالح وایضا فیہ
فی باب الاجابۃ عند الدعاء بین تلاوۃ القران ولا سیما بعد
الختم وبہذا جاء فی اداب الاستسقاء تقدیم صدقۃ وصوم
لانہ فی الحقیقۃ دعاء واستغفار فالدعاء للمیت وقت الصدقۃ
واطعام الطعام وقراءۃ القران والاذکار خصوصا عند حضور

الجماعۃ من الصلحاء مرجو بالاجابۃ ونزول الرحمۃ والمغفرۃ کما جاء
فی تفسیر روح البیان قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا
کثیرا فی جمیع الاوقات وفی عموم الامکنۃ وفی کل الاحوال الی ان
قال ثم ان ذکر اللہ وان کان یشتمل الصلوۃ والتلاوۃ والدراسۃ
ونحوہا الا ان افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فالاشتغال
بہ منفردا مع الجماعۃ محافظا علی الاداب الظاہرۃ والباطنۃ لیس
کالاشتغال بغیرہ ترجمہ اور حصن حصین مین ہے کہ آداب دعا سے ہے
تقدیم عمل نیک کی اور بھی اوس مین ہے باب احوال اجابت مین یعنے وقت قبول
ہونے دعا کا درمیان تلاوت قرآن کے اور خصوصاً وقت ختم قرآن کے اور
اسی سبب آیا ہے بیچ آداب صلوۃ استسقا کے تقدیم صدقہ اور صوم
کے اسواسطے کہ مقرر نماز استسقا حقیقت مین دعا ہے اور استغفار پس
دعا واسطے میت کے وقت صدقہ اور کھانا کھلانے کے اور پڑھنے قرآن شریف
کے اور ذکر کے خصوصاً وقت حضور جماعت کے صلحاے جیسا رواج ہے
عرب اور ہند مین مرجو بالاجابت ہے اور باعث نزول رحمت اور مغفرت
کا ہے جیسا کہ آیا روح البیان مین کہ خلاصہ اوسکا یہ ہے یعنے ذکر کرنا اللہ کا
ہر آن اور ہر وقت اور ہر مکان مین اور ہر احوال مین یہانتک کہ کہا پھر مقرر
ذکر خدا اگرچہ شامل ہے نماز اور تلاوت قرآن اور درس و تدریس اور مانند اوسکے
جیسے کہ محفل مولود یا گیارھوین وغیرہ تقریبات سے کہ جس مین ذکر اللہ کا ہو مگر
مقرر افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے پس اشتغال ساتھ اوسکے فقط
ساتھ جماعت مسلمانون کے جیسا کہ معمول ہے کہ لوگ عرس فاتحہ مین جمع ہوکر کلمہ
طیبہ پڑھتے ہین آداب ظاہری اور باطنی کے ساتھ نہین ہے مانند اشتغال کے

ساتھ غیر کمہ کے۔ وفی النزھۃ من مطبع المصر فی صفحۃ ١٦ عن النبی ما من
قوم اجتمعوا یذکرون اللہ لا یریدون بذلک الا وجھہ الا
ناداھم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم فقد بدلت سیئاتکم
حسنات وایضا فیہ عن ابی الدرداء عن النبی لیبعثن اللہ اقواما
یوم القیمۃ فی وجوھھم النور علی منابر اللؤلؤ یغبطھم لیسوا
بانبیاء ولا شھداء فجثی اعرابی علی رکبتیہ وقال جلھم
یا نبی اللہ ای صفھم لنا قال ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی
وبلاد شتی ومدائن شتی یجتمعون علی ذکر اللہ تعالی ویذکرونہ
وایضا فیہ قال علی ان اللہ تعالی یتجلی للذاکرین عند الذکر و
قراۃ القرآن وقال عطاء رحمہ اللہ من جلس مجلسا یذکر اللہ
فیہ کفر اللہ عنہ عشر مجالس من مجالس السوء وجاء فی الخبر ان
العبد یاتی الی مجلس الذکر بذنوب کالجبال فیقوم من المجلس و
لیس علیہ شیء فلذلک سماہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم روضۃ
من ریاض الجنۃ ترجمہ اور درمیان نزہۃ المجالس کے ہے مطبع مصر سے
بیچ صفحہ ١٦ سولہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ہے کسی قوم سے کہ جمع
ہوتی ہے اور ذکر کرتی ہے خدا کا اور نہیں ارادہ کرتی ساتھ ذکر کے مگر خاص توجہ
اللہ مگر ندا کرتا ہے قوم ذاکرین کو ندا کرنیوالا کھڑے ہو جاؤ درانحالیکہ بخشے گئے
تمہارے لئے سب گناہ پس مقرر بدلی گئیں بدیاں تمہاری ساتھ نیکیوں کے اور
بھی اسی کتاب میں ہے روایت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اٹھا دیگا اللہ تعالی ایک قوم کو قیامت کے دن کہ منھ پر
اونکے نور ہوگا اور پر منبروں مروارید کے اور وہ نور ڈھانپے ہوگا انکو اور نہونگے وہ

انبیا اور شہدا پس یہ سنکر کودا ایک اعرابی گھٹنوں کے بل اور کہا بیان کر اونکا
ہمارے تئیں کہ وہ کون لوگ ہونگے کہا حضرتؐ نے یہ لوگ وہ ہونگے جو کہ آپس میں
محبت رکھتے ہیں واسطے اللہ کے اور جمع ہوتے ہیں جدا جدا قبیلوں اور
بلادوں اور شہروں سے اوپر ذکر اللہ کے اور ذکر کرتے ہیں اوسکا اور اسی
کتاب میں ہے کہ کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مقرر تجلی نور کی کرتا ہے اللہ
تعالی واسطے ذاکرین کے وقت ذکر اور تلاوت اور قرأت قرآن کے اور کہا
عطاؒ نے جو کہ بیٹھا مجلس ذکر میں محو کرتا ہے اللہ اوس سے گناہ اور کفارہ دس
مجلسوں بد کا اور آیا حدیث میں کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ تحقیق بندہ آتا ہے
طرف مجلس ذکر کے ساتھ گناہوں کے مانند پہاڑ کے اور جبکہ کھڑا ہوتا ہے
اوس مجلس ذکر سے گویا نہیں اوسپر کوئی چیز گناہ سے پس اسی واسطے نام رکھا اوس
مجلس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روضہ من ریاض الجنۃ یعنے جو مجلس کہ جس میں ہو
ذکر خدا مثل وعظ اور نصیحت یا درس تدریس یا حلقہ ذکر یا مجلس یازدہم حضرت
محبوب حقانی اور مولود شریف حضرت یا فاتحہ کسی بزرگ کی کہ یہ مجلسیں ذکر خدا
میں داخل ہیں اسواسطے کہ ان میں سوا پڑھنے کلمہ طیبہ یا شہادت یا کلمہ تمجید یا
قرآن شریف یا درود یا ذکر احوال رسول اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ نہیں ہوتا ہے
وہ بھی بموجب ارشاد حضرتؐ کے ایک باغیچہ ہے باغیچوں جنت سے اون
اس میں اگر منہیات شرعی ہو تو وہ منع ہے البتہ اوس منہیات سے بچنا
لابد ہے وفی شرح العقائد النسفی وشرح فقہ الاکبر ان فی
دعاء الاحیاء للاموات وصدقتھم عنھم نفع لھم خلافا للمعتزلۃ
ترجمہ اور شرح عقائد نسفی اور شرح فقہ اکبر میں ہے کہ تحقیق بیچ دعا کرنے
زندوں کے واسطے مردوں کے اور خیرات کرنی زندوں کی مردوں کی طرف سے

نفع ہے واسطے مُردوں کے خلاف ہے واسطے معتزلہ کے وَفِي قَصِيدَةِ الْأَمَالِي

وَلِلدَّعَوَاتِ تَأْثِيرٌ بَلِيغٌ	شعر	وَقَدْ يَنْفِيهِ أَصْحَابُ الضَّلَالِ

ترجمہ اور بیچ قصیدۂ امالی کے ہے اور واسطے دعاؤن کے تاثیر بہت ہے اور تحقیق انکار کرتے ہین اسکا اصحاب ضلالت اور گمراہی کے وَأَمَّا تَعْيِينُ الْأَيَّامِ الْأَعْرَاسِ بِمَا جَاءَ فِي مَجْمُوعِ الرِّوَايَاتِ وَسِرَاجِ الْهِدَايَةِ لِمَوْلَانَا جَلَالُ الدِّينِ الْبُخَارِي وَفِي حَاشِيَةِ الْمُظْهَرِي وَتُحْتَاطُ فِي سَاعَةِ الَّتِي نَقَلَ رُوحَهُ فِيهَا فَإِنَّ أَرْوَاحَ الْأَمْوَاتِ يَأْتُونَ فِي أَيَّامِ الْأَعْرَاسِ فِي كُلِّ عَامٍ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَيَنْبَغِي أَنْ يُطْعَمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُفَرِّحُ أَرْوَاحَهُمْ وَأَنَّ فِيهِ تَأْثِيرًا بَلِيغًا ترجمہ اور اسے پر مقرر کرنا دنون عرسون کا بسبب اوسکے ہے کہ آیا مجموع الروایات اور سراج الہدایۃ مولانا سید جلال الدین بخاری کے مین اور حاشیۂ تفسیر مظہری مین کہ اور احتیاط کرے اوس ساعت کی کہ جسمین نقل کیا روح اوسکی نے پس مقرر ارواحین مُردونکی آتی ہین بیچ دنون عرسون کے ہر برس مین اوسی جگہ اور اسی ساعت مین اور لائق ہے کہ کھلاوے کھانا اور پلاوے پانی اسی ساعت مین پس مقرر یہ خوش کرتا ہے ارواح کو اونکی اور مقرر درمیان اوسکے تاثیر بہت ہے اور بلکہ جامع الفقہ ملا صدیق زبیری کے مین ہے منقول فتاوی نوادر اور مجموع الروایات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ اور کھانا بروح حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روز سویم اور دہم اور چہلم اور ششماہی اور برسی کو بخشا اور کھلایا ہے اور صحابہ بھی اسیطرح کرتے تھے جو کوئی اوسکا منکر ہوا پس وہ منکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا ہوا وَفِي فَتَاوَى الْأُوزْجَنْدِي لِمُلَّا عَلِيِّ الْقَارِي الْحَنَفِي ،، وَكَانَ يَوْمُ

الثَّالِثُ مِنْ وَفَاتِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ عِنْدَ النَّبِيِّ بِتَمْرَةٍ يَابِسَةٍ وَلَبَنٍ فِيهِ خُبْزٌ مِنْ شَعِيرٍ فَوَضَعَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ فَقَرَءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَاتِحَةَ وَسُورَةَ الْإِخْلَاصِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ إِلٰى أَنْ قَالَ رَفَعَ يَدَيْهِ لِلدُّعَاءِ وَمَسَحَ بِوَجْهِهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ أَبَا ذَرٍّ أَنْ يُقَسِّمَهَا بَيْنَ النَّاسِ وَأَيْضًا فِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبْتُ ثَوَابَ هٰذِهِ لِابْنِي إِبْرَاهِيمَ ترجمہ اور درمیان فتاوی اوزجندی ملا علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ کے ہے کہ تھا دن تیسرا وفات ابراہیم فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آئے ابوذر رضی اللہ عنہ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجور خشک اور دودھ کے کہ اُسمین تھی روٹی جو سے پس رکھا اوسکو نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پڑھی حضرت نے فاتحہ اور سورۂ اخلاص تین بار یہانتک کہ کہا کہ اُٹھائے حضرتؐ نے دونون ہاتھ اپنے اور پھیرے منھ پر اپنے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کو کہ تقسیم کردے اوسکو درمیان لوگون کے اور بھی اوسمین ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشا مین نے ثواب اوسکا واسطے اپنے بیٹے ابراہیمؑ کے أَخْرَجَ أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةُ الْأُوْلٰى عَسِيْرَةٌ عَلَى الْمَيِّتِ فَتَصَدَّقُوا لَهُ وَيَنْبَغِي أَنْ يُوَاظِبَ عَلَى الصَّدَقَةِ لِلْمَيِّتِ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ فَإِنَّ الْمَيِّتَ يَتَشَوَّقُ إِلٰى بَيْتِهِ ترجمہ روایت کی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رات سخت ہے میت پر پس خیرات کرو واسطے اوسکے اور لائق ہے کہ ہمیشگی کرین اوپر صدقہ میت کے سات دن اور بعضون نے کہا چالیس دن تک پس مقرر میت مشتاق ہوتی ہے

طرف گھر اپنے کے اسی سبب لوگ چالیس دن تک فاتحہ اور درود کرتے ہیں
والتقرر خمس الآيات لما جاء في الأنبازي سئل أي الأعمال
أفضل فقال وإذا اجتمعوا بتلاوة القرآن وقراءة الفاتحة و
خمس آيات ترجمہ اور تقرر پنج آیات کا واسطے اوسکے ہے کہ انبازی میں
کہ پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے کہا جبکہ لوگ جمع ہوں ساتھ تلاوت قرآن کے
اور پڑھے فاتحہ اور پنج آیات وفي كنز العباد في الحديث كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم إذا ختم القرآن تقرء خمس آيات كذا نقل
عن مولانا عباس عن عبد الله عن أبي ابن الكعب عن النبي وقال
حافظ ابن الجزري أسناد هذا الحديث حسن وينبغي أن يصلي
على محمد لأنه قال علي كل دعاء محجوب حتى يصلي على محمد وقال
عمر إن الدعاء موقوف بين السماء والأرض لا يصعد منه شيء
حتى تصلي على نبيك ويقول الداعي والمستمع آمين ومن شرائط
الدعاء ورفع اليدين عن سائب ابن يزيد عن أبيه كان النبي صلى
الله عليه وسلم إذا دعا فرفع يديه ومسح وجهه بيديه رواه البيهقي
في الدعوات الكبير وفي فتاوى عالمگيرية ويستحب له أن يجمع
أهله وولده عند الختم ويدعوا لهم كذا في الينابيع وتاتار
الخانية قوم يجتمعون ويقرؤن الفاتحة جهرا دعاء وفي العيني
في باب الحج عن الغير ومما يدل على هذا أن المسلمين يجتمعون في
كل عصر وزمان ويقرؤن القرآن ويهدون ثوابه لموتاهم وعلى
هذا أهل الصلاح والديانة من كل مذهب من المالكية والشافعية
وغيرهم ولا ينكر ذلك منكر فكان إجماعا عند أهل السنة والجماعة

والأحاديث والروايات وأقوال العلماء العاملين مثل مولانا عبد
العزيز ومولانا رفيع الدين ومولانا حاجي قاسم ومولانا محمد كاظم
ومولانا برهان الدين ومولانا معين الدين ومولانا عبد الحكيم
السيالكوٹي ومولانا عبد الله الگجراتي واستفتاء الحرمين والسند
والهند وغيرهم في جواز الفاتحة المرسومة كثيرة ولكن تركت
للاختصار لو شئتم مزيد الاطلاع عليه فانظروا إلى رياض
المقاصد وتلك عشرة كاملة لأني كتبت فيها بالتفصيل ترجمہ
اور بیچ کنز العباد کے ہے کہ ہے حدیث میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جبکہ ختم کرتے قرآن کو پڑھا کرتے پنج آیت کو اور اسیطرح نقل کیا گیا مولی عباس
سے اور اوسنے نقل کیا عبد اللہ سے اور اُسنے نقل کیا ابی ابن کعب سے اور اوسنے
روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا حافظ ابن جزری نے یہ حدیث
حسن ہے اور لایق ہے وقت دعا کے یہ کہ پڑھے درود اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے اسواسطے کہ مقرر کہا علی کرم اللہ وجہہ نے کل دعائیں محجوب رہتی ہیں
جبتک کہ درود پڑھا جاوے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہ مقرر دعا موقوف یعنے ٹھہری اور رکی رہتی ہے درمیان آسمان
اور زمین کے اور نہیں چڑھتی طرف آسمان کے دعا سے کوئی چیز جبتک کہ
پڑھے تو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درود اور چاہیے کہ کہوے داعی اور
سننے والا آمین اور شرائط دعا سے ہے اوٹھانا ہاتھوں کا چنانچہ روایت
ہے سائب بن یزید سے کہ وہ روایت کرتا ہے باپ اپنے سے کہ تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب دعا کرتے پس اوٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور پھیرتے منہ
اپنے پر روایت کی اس حدیث کو بیہقی نے دعوات کبیر میں اور بیچ فتاوی

عالمگیری کے ہے کہ مستحب ہے قاری کو جمع کرنا اہل اور عیال اپنے کو وقت ختم کرنے
قرآن کے اور دعا کرنے کے واسطے اونکے اسیطرح ینابیع اور تاتارخانیہ مین
ہے کہ قوم جمع ہوتی ہے اور پڑھتی فاتحہ کو پکار کر واسطے دعا کے اور بیچ عینی
شرح ہدایہ کے ہے بیچ باب حج کرنے کے غیر کیطرف سے اور اس چیز سے کہ
دلالت کرتا ہے اسپر کہ تحقیق مسلمان جمع ہوتے ہین ہر وقت ہر زمانے مین اور
پڑھتے قرآن مجید اور بخشتے ہین ثواب اسکا واسطے مُردون کے اپنے اور اسپر
ہین اہل صلاح اور دیانت کے ہر مذہب مالکی اور شافعی وغیرہ سے اور نہین
انکار کرتا اوسکا کوئی منکر پس ہوا یہ اجماع نزدیک اہل سنت اور جماعت کے اور
احادیث اور روایات اور اقوال علماء عاملین کے مثل مولانا شاہ عبد العزیز
اور مولٰنا رفیع الدین اور مولانا برہان الدین اور مولانا معین الدین اور مولانا
عبد الحکیم سیالکوٹی اور مولوی عبد اللہ گجراتی اور استفتا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور
سندہ اور ہند وغیرہ کے بیچ باب جواز فاتحہ مروجہ کے بہت ہین اور لیکن ترک
کئے مین نے واسطے اختصار کے اور اگر چاہو تم واقف ہونا اور زیادتی اطلاع
کی اسپر تو دیکھو باغی المقاصد اور تلک عشرۃ کاملۃ کو اسواسطے کہ لکھا مین نے
ان دونون مین ساتھ تفصیل کے اور آگے اللہ خوب عالم ہے ساتھ حق اور
صواب کے فقط **الباب الرابع عشر** فی تقلید الائمۃ الاربعۃ الذین
الذین علیہم مدار المسلمین فی اقطار الارض وبعض فضائل
ابو حنیفۃ رحمہ اللہ فی جامع الاصول المذاہب المشہورۃ فی الاسلام
التی علیہا مدار المسلمین فی اقطار الارض مذہب الشافعی وابو
حنیفۃ ومالک واحمد **ترجمہ** باب چودھوان تقلید مین ائمہ اربعہ دین کے
جنھون پر ہے مدار مسلمانون کا اطراف زمین مین اور بیان مین بعضے فضائل ابوحنیفہ

الباب الرابع عشر

نعمان کے بیچ جامع الاصول کے ہے کہ مذاہب مشہورہ اسلام مین جن پر ہے مدار
مسلمانون کا اقطار زمین مین سب شافعی اور ابوحنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا
ہے وفی در المختار وقد قالوا الفقہ زرعہ عبد اللہ بن مسعود وسقاہ
علقمۃ وحصدہ ابراہیم النخعی وداسہ حماد وطحنہ ابو حنیفۃ و
عجنہ ابو یوسف وخبزہ محمد وسائر الناس یاکلون من خبزہ **نظم**

الفقہ زرع ابن مسعود وعلقمۃ	حصادہ ثم ابراہیم دواس
نعمان طاحنہ یعقوب عاجنہ	محمد خابز والآکل الناس

وقد ظہر علمہ بتصانیفہ کالجامعین والمبسوط والزیادات والنوادر
حتی قیل انہ صنف فی العلوم الدینیۃ تسع مائۃ وتسعۃ وتسعین
کتابا وقال الشافعی من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب ابی حنیفۃ فان
المعانی قد تیسرت لہم واللہ ما صرت فقیہا الا بکتب محمد بن الحسن
ترجمہ اور در المختار مین ہے کہ تحقیق کہا علماء نے فقہ کھیتی بوئی عبد اللہ ابن مسعود
نے اور پانی دیا اوسکو علقمہؒ نے اور کاٹا اوسکو ابراہیم نخعی نے اور گاہا اُسکو حماد نے
اور پیسا اوسکو ابوحنیفہؒ نے اور خمیر کیا اوسکو ابو یوسفؒ نے اور روٹی پکائی اوسکی
محمدؒ نے اور تمام لوگ کھانیوالے ہین روٹی اوسکی سے اور تحقیق ظاہر ہوا علم اوسکا
ساتھ تصانیف اوسکی کے مانند جامعین اور مبسوط اور زیادات اور نوادر کے
یہانتک کہ کہا گیا کہ تحقیق امام نے تصنیف کی علوم دین مین نوسے ننانوے (۹۹۹) کتابین
اور کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے جو ارادہ کرے فقہ کا پس لازم پکڑے اصحاب ابوحنیفہ
کو پس تحقیق مطالب آسان ہوئے واسطے اوسکے ابوحنیفہؒ کے اور واللہ نہین ہوا
مین فقیہ مگر ساتھ کتب محمد بن الحسن کے وقال اسمعیل ابن ابی رجاء رأیت
محمدا فی المنام فقلت لہ ما فعل اللہ بک فقال غفر لی ثم قال لو اردت

اَنْ اُعَذِّبَكَ مَا جَعَلْتُ هٰذَا الْعِلْمَ فِيْكَ فَقُلْتُ لَهٗ فَاَيْنَ اَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ
فَوْقَنَا بِدَرَجَتَيْنِ قُلْتُ فَاَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ هَيْهَاتَ ذَاكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ
كَيْفَ وَقَدْ صَلَّى الْفَجْرَ بِوُضُوْءِ الْعِشَآءِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَحَجَّ خَمْسًا وَّخَمْسِيْنَ
حَجَّةً وَرَاٰى رَبَّهٗ فِي الْمَنَامِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَلَهَا قِصَّةٌ مَشْهُوْرَةٌ وَفِيْ حَجَّتِهِ
الْاَخِيْرَةِ اسْتَاْذَنَ حَجَبَةَ الْكَعْبَةِ بِالدُّخُوْلِ لَيْلًا فَقَامَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ
عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ الْيُسْرٰى عَلٰى ظَهْرِهَا حَتّٰى خَتَمَ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ رَكَعَ
وَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِهَا حَتّٰى خَتَمَ الْقُرْاٰنَ
فَلَمَّا سَلَّمَ بَكٰى وَنَاجٰى رَبَّهٗ وَقَالَ اِلٰهِيْ مَا عَبَدَكَ هٰذَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ حَقَّ
عِبَادَتِكَ لٰكِنْ عَرَفَكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ فَهَبْ نُقْصَانَ خِدْمَتِهٖ بِكَمَالِ مَعْرِفَتِهٖ
فَهَتَفَ هَاتِفٌ مِّنْ جَانِبِ الْبَيْتِ يَا اَبَا حَنِيْفَةَ قَدْ عَرَفْتَنَا حَقَّ الْمَعْرِفَةِ
وَقَدْ خَدَمْتَنَا فَاَحْسَنْتَ الْخِدْمَةَ وَقَدْ غَفَرْنَا لَكَ وَلِمَنِ اتَّبَعَكَ مِمَّنْ
كَانَ عَلٰى مَذْهَبِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ کہا اسمٰعیل بن ابی رجا نے دیکھا
مین نے امام محمد رحمہ اللہ کو خواب مین اور کہا مین نے اُسکو کیا معاملہ کیا اللہ تعالیٰ
نے ساتھ تیرے کہا بخشا مجھکو اللہ نے پھر کہا اللہ نے اگر چاہتا مین عذاب دینا تجھکو
نہ کرتا مین اس علم کو تیرے مین پھر کہا مین نے کہان ہے ابو یوسف رحمہ اللہ کہا ہمارے
پر ساتھ دو درجون کے کہا مین نے کہان ہے ابو حنیفہ کہا ہیہات وہ مین اعلیٰ علیین
مین اور تحقیق نماز پڑھی اوسنے فجر کی ساتھ وضو عشا کے چالیس برس اور حج کیے
اوسنے پچپن اور دیکھا رب کو اپنے خواب مین سو بار اور اوسکا قصہ مشہور ہے اور
اخیر حج مین اذن چاہا دربانون کعبہ سے واسطے داخل کعبے کے ایک رات پس
کھڑے ہوئے درمیان عمودین کے پائے راست پر اور رکھا پائے چپ اوپر
پشت پائے راست کے یہان تک کہ ختم کیا آدھا قرآن پھر رکوع کیا اور سجدہ پھر

کھڑے ہوئے پائے چپ پر اور رکھا پائے راست پائے چپ پر یہان تک کہ
ختم کیا تمام قرآن پس جبکہ سلام پھیرا روئے اور مناجات کی رب اپنے کے اور
کہا الٰہی نہین عبادت کی اس بندہ ضعیف نے حق عبادت تیری کا لیکن
پہچانا مجھکو حق پہچاننے تیرے کا بخش نقصان خدمت اوس بندے ضعیف کا
ساتھ کمال معرفت اوسکی کے پس آواز آئی جانب بیت اللہ سے یا ابا حنیفہ
تحقیق پہچانا تو نے حق پہچاننے کا اور تحقیق خدمت کی تو نے ہماری بہت نیک
خدمت اور تحقیق بخشا مین نے واسطے تیرے اور واسطے اُن لوگون جنھون نے
تابعداری کی تیری ان مین سے کہ ہو مذہب پر تیرے قیامت تک وَقَالَ مُسَافِرُ
ابْنُ كِدَامٍ مَنْ جَعَلَ اَبَا حَنِيْفَةَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ رَجَوْتُ اَنْ لَّا يَخَافَ وَقَالَ فِيْهِ

حَسْبِيْ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا اَعْدَدْتُهٗ	شعر	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ رِضَى الرَّحْمٰنِ
دِيْنُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى		ثُمَّ اعْتِقَادِيْ مَذْهَبُ النُّعْمَانِ

ترجمہ اور کہا مسافر بن کدام نے جسنے کیا درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے
ابو حنیفہ کو امید رکھتا ہون مین یہ کہ نہ ڈرے وہ اور کہا اسمین ایک شعر ترجمہ شعر
کافی ہے مجھکو نیکیون سے وہ چیز کہ گنو مین اوسکو دن قیامت کے بیچ رضا خدا
کے دین نبی محمد خیر الورٰی کا پھر اعتقاد میرا مذہب نعمان کا ہے وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰدَمَ افْتَخَرَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اِسْمُهٗ
نُعْمَانُ وَكُنْيَتُهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ وَعَنْهُ اِنَّ سَائِرَ الْاَنْبِيَاءِ
يَفْتَخِرُوْنَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ
اَبْغَضَهٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ كَذَا فِيْ مُقَدَّمَةِ شَرْحِ اَبِي اللَّيْثِ ترجمہ کہا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق آدم نے فخر کیا ساتھ میرے اور مین فخر کرتا ہون ساتھ
ایک مرد کے امت اپنی سے کہ نام اوسکا نعمان اور کنیت اوسکی ابو حنیفہ ہے اور وہ

چراغ ہے میری امت کا اور علیہ السلام سے ہے کہ تمام انبیا فخر کرتے ہیں ساتھ میرے اور میں فخر کرتا ہوں ساتھ ابو حنیفہؒ کے جسنے اوسکو دوست رکھا پس تحقیق دوست رکھا اوسنے مجکو اور جسنے بغض رکھا اوس سے پس تحقیق اوسنے بغض رکھا مجھسے اسیطرح ہے مقدمہ شرح ابو اللیثؒ میں وَرَوَى الْجُرْجَانِيُّ فِي مَنَاقِبِهِ بِسَنَدِهِ بِسَهْلِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ التُّسْتَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ فِي أُمَّةِ مُوسَى وَعِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِثْلُ أَبِي حَنِيفَةَ لَمَا تَهَوَّدُوا وَلَمَا تَنَصَّرُوا وَمَنَاقِبُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ وَصَنَّفَ فِيهَا سِبْطُ ابْنِ الْجَوْزِيِّ مُجَلَّدَيْنِ كَبِيرَيْنِ وَسَمَّاهُمَا الْإِنْتِصَارُ لِلْإِمَامِ أَئِمَّةِ الْأَمْصَارِ وَصَنَّفَ غَيْرُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَاصِلُ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ النُّعْمَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُعْجِزَاتِ الْمُصْطَفٰى بَعْدَ الْقُرْآنِ حَسْبُكَ مِنْ مَنَاقِبِهِ اشْتِهَارُ مَذْهَبِهِ مَا قَالَ قَوْلًا إِلَّا أَخَذَ بِهِ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ وَقَدْ جَعَلَ اللهُ الْحُكْمَ لِأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ مِنْ زَمَنِهِ إِلٰى هٰذِهِ الْأَيَّامِ إِلٰى أَنْ يَحْكُمَ بِمَذْهَبِهِ عِيسٰى وَهُوَ كَالصِّدِّيقِ لَهُ أَجْرُهُ وَأَجْرُ مَنْ دَوَّنَ الْفِقْهَ وَأَلَّفَهُ وَفَرَّعَ أَحْكَامَهُ عَلٰى أُصُولِ الْعِظَامِ إِلٰى يَوْمِ الْحَشْرِ وَالْقِيَامِ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَمْرٍ عَظِيمٍ اخْتُصَّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْأَعْلَامِ الْعِظَامِ كَيْفَ لَا وَقَدِ اتَّبَعَهُ عَلٰى مَذْهَبِهِ كَثِيرٌ مِنْ أَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ مِمَّنِ اتَّصَفَ بِثَبَاتِ الْمُجَاهَدَةِ وَرَكَضَ مَيْدَانَ الْمُشَاهَدَةِ كَإِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَدْهَمَ وَشَقِيقِ الْبَلْخِيِّ وَمَعْرُوفِ الْكَرْخِيِّ وَأَبِي يَزِيدَ الْبُسْطَامِيِّ وَفُضَيْلِ ابْنِ عِيَاضٍ وَدَاوُدَ الطَّائِيِّ وَأَبِي حَامِدِ اللَّفَّافِ وَخَلَفِ ابْنِ أَيُّوبَ وَعَبْدِ اللهِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَوَكِيعِ ابْنِ الْجَرَّاحِ وَأَبِي بَكْرٍ الْوَرَّاقِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا يُحْصٰى لَهُ عَدَدُهُ أَنْ يُسْتَقْصٰى فَلَوْ وَجَدُوا فِيهِ شُبْهَةً مَا اتَّبَعُوهُ وَلَا اقْتَدَوْا بِهِ وَلَا وَافَقُوهُ وَقَدْ قَالَ الْأُسْتَاذُ أَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ فِي رِسَالَتِهِ مَعَ صَلَابَتِهِ

فِي مَذْهَبِهِ وَتَقَدُّمِهِ فِي هٰذِهِ الطَّرِيقَةِ سَمِعْتُ الْأُسْتَاذَ أَبَا عَلِيٍّ الدَّقَّاقَ يَقُولُ أَنَا أَخَذْتُ هٰذِهِ الطَّرِيقَةَ مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ النَّصْرَآبَادِيِّ وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ أَنَا أَخَذْتُهَا مِنَ الشِّبْلِيِّ وَهُوَ أَخَذَهُ مِنْ سِرِّيٍّ السَّقَطِيِّ وَهُوَ أَخَذَهُ مِنْ مَعْرُوفٍ الْكَرْخِيِّ وَهُوَ مِنْ دَاوُدَ الطَّائِيِّ وَهُوَ أَخَذَ الطَّرِيقَةَ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَكُلٌّ مِنْهُمْ أَثْنٰى عَلَيْهِ وَأَقَرَّ بِفَضْلِهِ فَعَجَبًا لَكَ يَا أَخِي أَلَمْ تَكُنْ لَكَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي هٰؤُلَاءِ السَّادَاتِ الْكِبَارِ كَانُوا مُتَّهَمِينَ فِي هٰذَا الْإِقْرَارِ وَالْإِفْتِخَارِ وَهُمْ أَئِمَّةُ هٰذِهِ الطَّرِيقَةِ وَأَرْبَابُ الشَّرِيعَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي هٰذَا الْأَمْرِ لَهُمْ تَبَعٌ وَكُلُّ مَا خَالَفَ مَا اعْتَمَدُوهُ مَرْدُودٌ وَمُبْتَدَعٌ وَبِالْجُمْلَةِ فَلَيْسَ لِأَبِي حَنِيفَةَ فِي زُهْدِهِ وَوَرَعِهِ وَعِبَادَتِهِ وَعِلْمِهِ وَفَهْمِهِ بِمُشَارِكٍ وَمِمَّا قَالَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ

شعر

لَقَدْ زَانَ الْبِلَادَ وَمَنْ عَلَيْهَا ... إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو حَنِيفَةَ

بِأَحْكَامٍ وَآثَارٍ وَفِقْهٍ ... كَآيَاتِ الزَّبُورِ عَلَى الصَّحِيفَةِ

فَمَا فِي الْمَشْرِقَيْنِ لَهُ نَظِيرٌ ... وَلَا فِي الْمَغْرِبَيْنِ وَلَا بِكُوفَةَ

بیت

مُشَمِّرٌ أَسْهَرَ اللَّيَالِي ... وَصَامَ نَهَارَهُ لِلّٰهِ خِيفَةً

فَمَنْ كَأَبِي حَنِيفَةَ فِي عُلَاهُ ... إِمَامٌ لِلْخَلِيقَةِ وَالْخَلِيفَةِ

رَأَيْتُ الْعَائِبِينَ لَهُ سَفَاهًا ... خِلَافَ الْحَقِّ مَعَ حُجَجٍ ضَعِيفَةٍ

وَكَيْفَ يَحِلُّ أَنْ يُؤْذٰى فَقِيهٌ ... لَهُ فِي الْأَرْضِ آثَارٌ شَرِيفَةٌ

فَقَدْ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ مَقَالًا ... صَحِيحَ النَّقْلِ فِي حِكَمٍ لَطِيفَةٍ

بِأَنَّ النَّاسَ فِي فِقْهٍ عِيَالٌ ... عَلٰى فِقْهِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ

فَلَعْنَةُ رَبِّنَا أَعْدَادَ رَمْلٍ ... عَلٰى مَنْ رَدَّ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ

وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ ثَابِتًا وَالِدَ الْإِمَامِ أَدْرَكَ الْإِمَامَ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ فَدَعَا لَهُ وَلِذُرِّيَّتِهِ بِالْبَرَكَةِ وَصَحَّ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ سَمِعَ الْحَدِيثَ مِنْ سَبْعَةٍ مِنْ

الصحابۃ کما بسط فی آخر منیۃ المصلی وادرک بالسن نحو عشرین صحابیا
کما بسط فی اوائل الضیاء وقد ذکر الامام العلامۃ شمس الدین محمد
ابو نصر ابن عرب شاہ الانصاری الحنفی فی منظومتہ المسماۃ بجواہر
العقائد ثمانیۃ من الصحابۃ ممن روی عن الامام الاعظم ابو حنیفۃ حیث قال

شعر

معتقدا مذہب عظیم الشان ابی حنیفۃ الفتی النعمان
التابعی سابق الائمۃ بالعلم والدین سراج الامۃ
جمعا من اصحاب النبی ادرکا آثارہم قد اقتفی وسلکا
طریقۃ واضحۃ المنہاج سالمۃ من الضلال الداجی

ترجمہ روایت کی جرجانی نے مناقب امام مین ساتھ سند اوسکی کے واسطے سہل
ابن عبد اللہ تستری سے کہ مقرر کہا اوس نے کہ اگر ہوتا امت مین موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام
کے مثل ابو حنیفہ کے نہ ہوتے یہودی اور نہ نصرانی یعنے نہ رہتے ہمیشہ اپنے دین باطل
پر۔ اور مناقب اسکے زیادہ تر ہین حد حصر سے اور تصنیف کی مناقب مین انکے [illegible]
ابن جوزی نے دو جلدین بڑی بڑی اور نام رکھا دونون کا انتصار امام الائمۃ
الامصار اور سوا اوسکے اورون نے بھی تصنیف کی ہین اکثر اس سے حاصل کلام
مقرر ابو حنیفہ نعمان اعظم المعجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین بعد قرآن کے
اور کافی ہے تجھکو مناقب اُنکے سے شہرت مذہب اوسکے کی اور نہین کہا کوئی قول اُسنے
مراخذ کیا ساتھ اوسکے امامونے اماموں اعلام سے اور تحقیق کیا اللہ نے حکم کو واسطے
یارون اور تابعدارون اوسکے کے زمانہ اوسکے سے آج کے دن تک یہانتک کہ
حکم کرینگے اوپر مذہب اوسکے کے حضرت عیسیٰ اور وہ مانند صدیق کے ہین واسطے
اوسکے ہے اجر اسکا اور اجر اوس شخص کا جس نے تدوین اور تالیف کی فقہ اور نکالی
اور تفریع کے حکم اوسکے اوپر اصول عظام کے دن حشر اور قیامت تک اور یہ دلالت

کرتا ہے

کرتا ہے اوپر عظیم کے کہ خاص کیا گیا ساتھ اوسکے درمیان تمام علمائے عظام کے
کیونکر نہو ساتھ اس شان کے اور حالانکہ تحقیق متبع ہوئے اوسکے مذہب پر بہت
اولیائے کرام سے انہین سے کہ جو متصف ہین ساتھ مجاہدہ اور مشاہدہ کے مانند
ابراہیم بن ادہم اور شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابی یزید بسطامی اور فضیل ابن عیاض
اور داؤد طائی اور ابی حامد لفاف اور خلف ابن ایوب اور عبد اللہ ابن المبارک اور
وکیع ابن الجراح اور ابی بکر الوراق اور ماسوا انکے بیشمار ہین کہ نہین گھیر سکتی انکو
گنتی پس اگر ہوتے وہ اسمین کچھ شک نہ متبع ہوتے اوسکے اور نہ اقتدا کرتے ساتھ
اوسکے اور نہ موافق اور مقلد ہوتے اوسکے اور نہ اقتدا کرتے ساتھ
اوسکے اور نہ موافق اور مقلد ہوتے اوسکے اور تحقیق کہا استاذ ابو القاسم قشیری نے
رسالہ مین اپنے باوجود سخت ہونیکے مذہب مین اپنے اور پیشوا ہونا اسکا اسی طریقہ
مین کہ سنا مین نے استاذ ابو علی دقاق سے کہ کہتا تھا وہ اختیار کیا مین نے اس طریق
کو ابو القاسم نصر آبادی سے اور کہا اوسنے مین نے لیا شبلی سے اور اُسنے اخذ کیا سری
سقطی سے اور اُسنے لیا معروف کرخی سے اور اوسنے داؤد طائی سے اور لیا اُسنے علم اور
طریقہ حاصل کیا ابی حنیفہ سے اور ہر ایک نے انہون مین سے ثنا اور تعریف اوسکی اور
اقرار کیا ساتھ فضیلت امام صاحب کے پس عجب ہے تیرے لئے اے بھائی آیا نہو واسطے
تیرے مقتدائی نیک بیچ ان سادات کبار کے آیا تھے وہ متہم اس اقرار و افتخار مین
حالانکہ وہ امام اور پیشوا تھے اس طریقہ کے اور ارباب شریعت اور حقیقت کے اور
من بعد اونکے اس امر مین اونکے تابع ہین اور جو کہ مخالف ہوا اسکا جسکو کہ معتمد اور
معتبر رکھا انہون نے مردود اور بدعتی ہے اور حاصل کلام پس نہین ہے ابو حنیفہ
زہد اور تقوی اور عبادت اور علم اور فہم اپنے مین شریک کسی کا اور اسمین سے کہ کہا
فضائل امام مین ابن المبارک نے شعر کہ ترجمہ اوسکا یہ ہے۔ تحقیق زین اور آراستہ

کیا شہرون اور شہر والون کو امام المسلمین ابوحنیفہؒ نے ساتھ احکام اور آثار اور فقہ
کے مثل آیات زبور کے اور صحیفہ کے پس نہین مشرقین اور مغربین اور کوفے مین ثانی
اوسکا اور رات کو عبادت مین قائم اور دن کو صائم اللہ کے خوف سے پس کون ہے
مثل ابوحنیفہ کے بیچ اس مرتبہ بلند کے کہ وہ امام ہے خلقت کا اور خلیفہ اور دیکھا
مین نے عیب جو اوسکے کو جاہل اور نادان خلاف حق کے ساتھ دلیلون ضعیفون
کے اور کیونکر حلال ہے ایذا رسانی فقیہ کو اوسکے اور دوران حالیکہ درمیان زمین
کے ہین آثار بزرگ اوسکے اور تحقیق کہا ابن ادریسؒ نے کلام صحیح النقل کہ بیچ حکم
کے لطیفہ ہے ساتھ اوسکے کہ تحقیق لوگ فقہ مین عیال ہین اوپر فقہ امام ابی حنیفہ
کے پس لعنت رب ہمارے کی شمار ریت زمین کے اوسپر جو رد کرے قول ابی حنیفہؒ
کو اور تحقیق ثابت ہوا بلا شک شبہ ثابت والد امام نے پایا امام علی ابن ابی طالب
کو پس دعا کی اوسنے واسطے اوسکے اور اولاد اوسکی کے ساتھ برکت کے اور صحیح
ہوئی یہ بات کہ تحقیق ابوحنیفہؒ نے سنی حدیث سات صحابیون سے جیسا کہ بیان
کیا اخیر مین منیۃ المصلی کے اور پایا عمر مین اپنے بیس صحابیون کو جیسا کہ ہے اوایل
ضیا مین اور تحقیق ذکر کیا امام العلامہ شمس الدین محمد ابونصر بن عرب شاہ انصاری
حنفی نے منظومہ اپنے مسمہ جواہر العقائد اور درر القلائد مین کہ آٹھ صحابیون سے
روایت کی جوان نعمان امام اعظمؒ نے اسحار اعتقاد سے مذہب عظیم الشان ابوحنیفہؒ
النعمان تابعی کا ہے جو کہ سبقت لیگیا امور پر ساتھ علم اور دین کے اور چراغ ہے
امت کا اور پایا ایک جماعت صحابیون سے اثر انکا اور تحقیق پیروی کی اور چلا طریقہ
واضحہ راہ سلامت کو گمراہی کے اندھیرے سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَهَبَ
بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ فِیْ بَابِ فَضْلِ فَارِسَ ترجمہ روایت ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابوہریرہؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو
ایمان نزدیک ثریا کے البتہ لے آویگا اوسکو ایک شخص اولاد فارس سے نقل کیا اسکو مسلم
نے باب فضل فارس مین اور کہا شیخ جلال الدین شافعی نے تبییض الصحیفۃ فی مناقب
ابی حنیفہ مین بَشَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِیْ خَبَرٍ بِحَیْثُ
اَخْرَجَهٗ اَبُوْنُعَیْمٍ فِیْ حِلْیَةٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ ترجمہ بشارت
دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ امام ابی حنیفہؒ کے حدیث مین کہ نقل کیا اوسکو ابونعیم
نے حلیہ مین ابوہریرہؓ سے کہا ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو
علم پاس ثریا کے البتہ پہنچینگے اوسکو کتنے ایک شخص اولاد فارس سے اسی طرح
روایت کی شیرازی نے کتاب القاب مین اور بخاری نے اور مسلم نے اپنی صحیح مین اور
طبرانی نے ابن مسعودؓ سے اور طحطاوی مین عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ اَلْحَدِیْثُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بہترین امت میری قرن میری کی پھر جو متصل ہین اور پھر جو قریب ہین انکے پس یہ حدیث
صریح دلالت کرتی ہین اوپر کہ خیریت تابعین کی زیادہ ہے تبع تابعین سے اور
امام ابوحنیفہؒ تابعین مین سے ہین دیکھا انھون نے ایک جماعت صحابہ کو چنانچہ مذکور
ہوا فِی الْجُزْءِ الثَّانِیْ مِنْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰنِ الْمُسَمّٰی بِرُوْحِ الْبَیَانِ لِلشَّیْخِ اِسْمٰعِیْلَ حَقِّیْ
اَفَنْدِیْ وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اَیْ اُذْكُرْ خَبَرَهُمَا وَقْتَ حُكْمِهِمَا فِیْ
وَقْتِ الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ تَفَرَّقَتْ وَانْتَشَرَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ لَیْلًا بِلَا رَاعٍ وَرَعَتْهُ
وَاَفْسَدَتْهُ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ اَیْ لِلْحَاكِمِیْنَ وَالْمُتَحَاكِمِیْنَ شَاهِدِیْنَ حَاضِرِیْنَ عِلْمًا وَفِیْ
التَّاوِیْلَاتِ النَّجْمِیَّةِ یُشِیْرُ اِلٰی كُنَّا حَاضِرِیْنَ فِیْ حُكْمِهِمَا مَعَهُمَا وَاَنَّا حَكَمْنَا بِاِرْشَادِنَا لَهُمَا

ولم یخطأ احد منہما فی حکمہ الا ان اٰیۃ تاشید بناء الاجتہاد بحکمہما عزۃ و
کرامۃ للمجتہدین لیقتدوا بہا مستظہرین بمساعیہم المشکورۃ فی الاجتہاد
ففہمنٰہا ای الحکومۃ سلیمان وھو ابن احدی عشرۃ سنۃ قال فی التاویلات
النجمیۃ یشیر الی رفعۃ درجۃ بعض المجتہدین علی بعض وکلا اٰتینا حکما وعلما
کثیرا لا سلیمان وحدہ فحکمہما کلیہما حکم شرعی قال فی التاویلات النجمیۃ ای
حکمۃ وعلما لیحکم کل واحد منہما موافقا للعلم والحکمۃ بتائیدنا وان کان
مخالفا فی الحکم بحکمتنا لیتحقق صحۃ امر الاجتہاد وان کل مجتہد مصیب کما
قال فی الارشاد وھذا یدل علی ان خطاء المجتہدین لا یقدح فی کونہ مجتہدا
روی انہ دخل علی داؤد علیہ السلام رجلان فقال احدہما ان غنم ھذا دخلت
فی حرثی لیلا فافسدتہ فقضی لہ بالغنم اذ لم یکن بین قیمت الحرث وقیمۃ الغنم
تفاوت فخرجا فمرا علی سلیمان فاخبر بذلک فقال غیر ھذا ارفق بین
الفریقین فسمعہ داؤد فدعاہ فقال لہ بحق النبوۃ والابوۃ الا اخبرتنی
بالذی ھو ارفق بالفریقین فقال اری ان تدفع الغنم الی صاحب الارض
لینتفع بلبنہا ونسلہا وصوفہا والحرث الی ارباب الغنم لیقوموا علیہ حتی
تعود الی ما کان ثم یترادا فقال القضاء ما قضیت وامضی الحکم بذلک قال
فی الارشاد الذی عندی ان حکمہما کان بالاجتہاد وھو جائز للانبیاء
عند اھل السنۃ لیدرکوا ثواب المجتہدین ولیقتدی بہم ولذا قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلماء ورثۃ الانبیاء فانہ یستلزم ان یکون
درجۃ الاجتہاد ثابتۃ للانبیاء لیرث العلماء عنہم ذلک الا ان الانبیاء
لا یقرون علی خطاء وفی بحر العلوم واعلم ان فی ھذہ الاٰیۃ دلیلا علی
ان المجتہد یخطی ویصیب وعلی ان للانبیاء اجتہادا کما للعلماء انتہی

ترجمہ درمیان جز ثانی او صفحہ چھ سو تریپن سطر چودہ تفسیر روح البیان سے تا سطر چودہ
صفحہ چھ سو چوپن تک ہے وداؤد وسلیمٰن آخر آیت تک لے یاد کر خبر دونونکی وقت
حکم کرنے اُن دونون کے بیچ وقت کھیتی کے جبکہ متفرق اور پراگندہ ہوئین کھیتی بیچ
بکریان قوم کی رات مین بغیر چروائی کے پس چرا اوسکو اور خراب کیا اوسکو اور تھے
ہم واسطے حکم حاکمین اور متحاکمین کے حاضر از روئے علم کے اور بیچ تاویلات نجمیہ کے
ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف اثبات کے کہ مقرر تھے ہم حاضر بیچ حکم اُن دونونکے ساتھ
اُن دونون کے اور حکم کیا اُن دونون نے ساتھ ارشاد ہمارے کے اُن دونون کیلیے
اور نہ خطا کی ایکنے اُن دونون مین سے بیچ حکم اپنے کے مگر ارادہ کیا ہمنے مضبوطی
بنا اجتہاد کے ساتھ حکم اُن دونون کے واسطے عزت اور کرامت مجتہدین کے
تو کہ اقتدا کرین لوگ ساتھ اُن دونون کے ظاہر کرنیوالے اور مدد ساتھ
کوششین اُنکی کے کہ مقبول ہین درمیان اجتہاد کے ففہمنٰہا سلیمٰن سمجھایا
ہمنے حکومت کو سلیمان کے تئین اور وہ اسوقت گیارہ برس کے تھے اور کہا کاشفی
نے تیرہ برس کے تھے اور کہا تاویلات نجمیہ مین یہ اشارہ ہے طرف رفع درجات
بعض مجتہدین کے بعض پر اور ہر ایک کو دیا ہم نے حکم اور علم بہت نہ فقط ایک سلیمان
کو پس حکم دونون کا حکم شرعی ہے کہا تاویلات نجمیہ مین اے دیا حکمت اور علم تا کہ حکم
کرین ہر ایک اُن دونون مین سے موافق علم اور حکمت کے ساتھ مدد ہماری کے اور
اگرچہ ہو مخالف حکم مین ساتھ حکمت ہماری کے تو کہ ثابت ہو صحت اجتہاد کی اور
مقرر ہر مجتہد مصیب ہے جیساکہ کہا ارشاد مین کہ یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مقرر
خطا مجتہدین کی نہین قادح ہونے مین اوسکے مجتہد روایت ہے کہ داخل ہوئے
اوپر داؤد علیہ السلام کے دو شخص اور پھر کہا اُن دونون مین سے ایکنے کہ مقرر
بکریان اوسکی گھسی ہیرے کھیت مین رات کو اور خراب کیا کھیت میرے کو پس

حکم کیا داودؑ نے واسطے صاحب کھیت کے ساتھ دینے بکریوں کے اسواسطے نہ تھا درمیان قیمت کھیت اور قیمت بکریون کے فرق پھر نکلے دونون اور گذرے اوپر سلیمانؑ کے پس خبردی دونون نے ساتھ اس قصہ اور حکم کے کہا سلیمان علیہ السلام نے سوائے حکم کے لائق تر اور بہتر ہے درمیان دونون فریقین کے اور پہونچا اسکو داودؑ نے اور بلایا سلیمانؑ کو اور کہا بحق نبوت اور ابوۃ خبر دے مجکو جو کہ ارفق ہے ساتھ فریقین کے پس کہا دیکھتا ہون مین یون کہ دیوے تو غنم کو صاحب زمین کے تئین تاکہ وہ حاصل کرے نفع ساتھ دودھ اور نسل اور صوف اونکے کے اور کھیتی دیوے بکری والے کو تاکہ وہ قائم ہو اوسپر ساتھ بونے اور جوتنے کے اتنی مدت تک کہ پھر ویسی ہوجائے جیسی تھی پھر لوٹائی جائے دونون اپنے اپنے مالک کو پس کہا داودؑ نے حکم وہ ہے جو حکم کیا تو نے اور جاری کیا حکم ساتھ اوسی کے کہا ارشاد مین وہ چیز کہ نزدیک میرے ہے کہ مقرر حکم تھا دونون کا ساتھ اجتہاد کے اور اجتہاد جائز ہے واسطے انبیا کے نزدیک اہل سنت کے تاکہ پاوین ثواب مجتہدین کا اور اقتدا کیا جاوین ساتھ اونکے اور اسی واسطے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ علما وارث انبیا ہین پس مقرر یہ مستلزم ہے ہونے درجہ اجتہاد کو ثابت واسطے انبیا کے تاکہ موافق حدیث کے وارث ہون علما انبیا کے اس اجتہاد مین مگر انبیا نہین قائم رہتے خطا پر اور بحر العلوم مین ہے کہ جان تو مقرر بیچ اس آیۃ کے دلیل ہے اسپر کہ مقرر مجتہد خطا کرتا ہی یا پہونچتا ہے مطلب کو اور اوپر اسکے مقرر واسطے انبیا کے اجتہاد ہے جیسا واسطے علما کے اور اسیطرح ہے تفسیر احمدی مین اور حواشیہ بزودی مین اور کہا حصاص نے ضمانت کی گئی دونون کی اسی سبب سے کہ بھیجا تھا قصداً کھیتی کی طرف اور ہماری شریعت مین بھی اسیطرح ہے اور ذکر کیا بیضاوی اور کشاف مین اِنَّ الْاَوَّلَ مَا حَكَمَ دَاوٗدُ نَظِيْرُ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْعَبْدِ اِذَا جَنٰى عَلَى النَّفْسِ يَدْفَعُ الْمَوْلٰى بِذٰلِكَ

وَالثَّانِيْ مَا حَكَمَ سُلَيْمَانُ مِثْلُ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ بِمَنْ غَصَبَ عَبْدًا فَاَبَقَ مِنْ يَدِهٖ اَنَّهٗ يُضْمِنُ الْقِيْمَةَ فَيَنْتَفِعُ بِهَا الْمَغْصُوْبُ مِنْهُ فَاِذَا ظَهَرَ تَرَادَّ ترجمہ مقرر جو کہ اول حکم کیا داود علیہ السلام نے مثل قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بیچ غلام کے جبکہ اوسنے خیانت کی کسی پر دفع کرے اوس غلام کو مولی بدلے اوسکے اور دوسرا جو حکم کیا سلیمانؑ نے مثل ہے قول امام شافعیؒ کے اوس شخص مین کہ جسنے غلام کسی کا غصب سے لیا اور بھاگ گیا وہ اوسکے غاصب سے مقرر وہ ضامن ہوگا قیمت کا پس نفع لیویگا ساتھ اوس قیمت کے مغصوب منہ پس جبکہ ظاہر ہو غلام پس دیا جاوے غلام مالک کو اور قیمت غاصب کو وَفِيْهِ فَاِنْ قُلْتَ اَحَكَمَا بِوَحْيٍ اَوْ اجْتِهَادٍ قُلْتُ قِيْلَ حَكَمَا جَمِيْعًا بِالْوَحْيِ اِلَّا اَنَّ حُكُوْمَةَ دَاوٗدَ نُسِخَتْ بِحُكُوْمَةِ سُلَيْمَانَ وَقِيْلَ اجْتَهَدَا جَمِيْعًا اِلَّا اَنَّ اجْتِهَادَ سُلَيْمَانَ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ ترجمہ اور کشاف مین ہے پس اگر کہے تو آیا حکم کیا دونون نے ساتھ وحی کے یا ساتھ اجتہاد کے کہتا ہون مین بعضون نے کہا حکم کیا دونون نے ساتھ وحی کے مگر البتہ حکومت داود علیہ السلام کی منسوخ ہوئی ساتھ حکومت سلیمان علیہ السلام کے اور بعضون نے کہا اجتہاد کیا دونون نے مگر البتہ اجتہاد سلیمان علیہ السلام کا مشابہ تر ہے ساتھ صواب کے اور اسیطرح حسینی اور مدارک مین ہے اور یہی مختار مین ہے امام زاہد اور فخر الاسلام کا اور تفسیر احمدی مین ہے وَاِذَا كَانَا بِالْاِجْتِهَادِ فَلْيُسْتَنْبَطْ مِنَ الْاٰيَةِ وَالْقِصَّةِ مَسَائِلُ بَابِ الْاِجْتِهَادِ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ لَنَا مِنْ ذِكْرِهَا فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ فَاَقُوْلُ قَدِ اخْتَلَفَ الْاَقْوَالُ فِيْ اَنَّ الْمُجْتَهِدَ هَلْ يُخْطِئُ مَرَّةً وَيُصِيْبُ اُخْرٰى اَمْ يُصِيْبُ اَبَدًا كُلُّ مُجْتَهِدٍ فَقَالَتِ الْمُعْتَزِلَةُ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيْبٌ وَالْحَقُّ فِيْ مَوْضِعِ الْخِلَافِ مُتَعَدِّدٌ وَعِنْدَنَا الْمُجْتَهِدُ يُصِيْبُ مَرَّةً وَيُخْطِئُ اُخْرٰى وَالْحَقُّ فِيْ مَوْضِعِ الْخِلَافِ وَاحِدٌ وَهٰكَذَا

حکم کیا داؤدؑ نے واسطے صاحب کھیت کے ساتھ دینے بکریوں کے اسواسطے نہ تھا
درمیان قیمت کھیت اور قیمت بکریوں کے فرق پھر نکلے دونوں اور گذرے اوپر سلیمانؑ
کے پس خبر دی دونوں نے ساتھ اس قصہ اور حکم کے کہا سلیمان علیہ السلام نے سوا اس
حکم کے لائق تر اور بہتر ہے درمیان دونوں فریقین کے اور پھر سنا اوسکو داؤدؑ نے
اور بلایا سلیمانؑ کو اور کہا بحق نبوت اور ابوۃ خبر دے مجکو جو کہ ارفق ہے ساتھ فریقین کے
پس کہا دیکھتا ہون مین یون کہ دیوے تو غنم کو صاحب زمین کے تئین تاکہ وہ حاصل
کرے نفع ساتھ دودھ اور نسل اور صوف اوسکے کے اور کھیتی دیوے بکری والے کو تاکہ
وہ قائم ہو اوسپر ساتھ بونے اور جوتنے کے اتنی مدت تک کہ پھر ویسی ہو جاوے جیسی تھی
پھر لوٹائی جاوے دونوں اپنے اپنے مالک کو پس کہا داؤدؑ نے حکم وہ ہے جو حکم کیا تو نے
اور جاری کیا حکم ساتھ اوس کے کہا ارشاد مین وہ چیز کہ نزدیک میرے ہے کہ مقرر
حکم تھا دونوں کا ساتھ اجتہاد کے اور اجتہاد جائز ہے واسطے انبیا کے نزدیک اہل سنت
کے تاکہ پاوین ثواب مجتہدیون کا اور اقتدا کیا جاوین ساتھ اونکے اور اسی واسطے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ علما وارث انبیا ہین
پس مقرر یہ مستلزم ہے ہونے درجہ اجتہاد کو ثابت واسطے انبیا کے تاکہ موافق حدیث
کے وارث ہون علما انبیا کے اس اجتہاد مین مگر انبیا نہین قائم رہتے خطا پر اور
بحر العلوم مین ہے کہ جان تو مقرر بیچ اس آیۃ کے دلیل ہے اوپر کہ مقرر مجتہد خطا کرتا ہی
یا پہونچتا ہے مطلب کو اور اوپر کہ مقرر واسطے انبیا کے اجتہاد ہے جیسا واسطے علما
کے اور اسیطرح ہے تفسیر احمدی مین اور حواشیہ بزدوی مین اور کہا حصاص نے ضمانت
کی گئی دونوں کی اسی سبب سے کہ بھیجا تھا قصداً کھیتی کی طرف اور ہماری شریعت
مین بھی اسیطرح ہے اور ذکر کیا بیضاوی اور کشاف مین اِنَّ الْاَوَّلَ مَا حَکَمَ
دَاوٗدُ نَظِیْرُ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِی الْعَبْدِ اِذَا جَنٰی عَلَی النَّفْسِ یَدْفَعُ الْمَوْلٰی بِذٰلِکَ

وَالثَّانِیْ مَا حَکَمَ سُلَیْمَانُ مِثْلُ قَوْلِ الشَّافِعِیِّ فِیْمَنْ غَصَبَ عَبْدًا فَاَبَقَ مِنْ
یَدِهٖ اَنَّهٗ یَضْمَنُ الْقِیْمَةَ فَیَنْتَفِعُ بِهَا الْمَغْصُوْبُ مِنْهُ فَاِذَا ظَهَرَ تَرَادَّا ترجمہ
مقرر جو کہ اول حکم کیا داؤد علیہ السلام نے مثل قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بیچ
غلام کے جبکہ اوسنے خیانت کی کسی پر دفع کرے اوس غلام کو مولی بدلے اوسکے
اور دوسرا جو حکم کیا سلیمانؑ نے مثل ہے قول امام شافعیؒ کے اوس شخص مین کہ
جسنے غلام کسی کا غصب سے لیا اور بھاگ گیا وہ اوسکے غاصب سے مقرر وہ ضامن
ہوگا قیمت کا پس نفع لیگا ساتھ اوس قیمت کے مغصوب منہ پس جبکہ ظاہر ہو
غلام پس دیا جاوے غلام مالک کو اور قیمت غاصب کو وَفِیْهِ فَاِنْ قُلْتَ اَحَکَمَا
بِوَحْیٍ اَوْ اِجْتِهَادٍ قُلْتُ قِیْلَ حَکَمَا جَمِیْعًا بِالْوَحْیِ اِلَّا اَنَّ حُکُوْمَةَ دَاوٗدَ نُسِخَتْ
بِحُکُوْمَةِ سُلَیْمَانَ وَقِیْلَ اجْتَهَدَا جَمِیْعًا اِلَّا اَنَّ اجْتِهَادَ سُلَیْمَانَ اَشْبَهُ
بِالصَّوَابِ ترجمہ اور کشاف مین ہے پس اگر کہوے تو آیا حکم کیا دونوں نے ساتھ
وحی کے یا ساتھ اجتہاد کے کہتا ہون مین بعضون نے کہا حکم کیا دونوں نے ساتھ
وحی کے مگر البتہ حکومت داؤد علیہ السلام کی منسوخ ہوئی ساتھ حکومت سلیمان علیہ السلام
کے اور بعضون نے کہا اجتہاد کیا دونوں نے مگر البتہ اجتہاد سلیمان علیہ السلام کا مشابہ
تر ہے ساتھ صواب کے اور اسیطرح حسینی اور مدارک مین ہے اور یہی مختار مین ہے
امام زاہد اور فخر الاسلام کا اور تفسیر احمدی مین ہے وَاِذَا کَانَا بِالْاِجْتِهَادِ
فَلْیُسْتَنْبَطْ مِنَ الْاٰیَةِ وَالْقِصَّةِ مَسَائِلُ بَابِ الْاِجْتِهَادِ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ لَنَا
مِنْ ذِکْرِهَا فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ فَاَقُوْلُ قَدِ اخْتَلَفَ الْاَقْوَالُ فِیْ اَنَّ الْمُجْتَهِدَ هَلْ
یُخْطِیْ مَرَّةً وَیُصِیْبُ اُخْرٰی اَمْ یُصِیْبُ اَبَدًا کُلُّ مُجْتَهِدٍ فَقَالَتِ الْمُعْتَزِلَةُ
کُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِیْبٌ وَالْحَقُّ فِیْ مَوْضِعِ الْخِلَافِ مُتَعَدِّدٌ وَعِنْدَنَا الْمُجْتَهِدُ
یُصِیْبُ مَرَّةً وَیُخْطِیْ اُخْرٰی وَالْحَقُّ فِیْ مَوْضِعِ الْخِلَافِ وَاحِدٌ وَهٰکَذَا

اختلف الاقوال فیما بیننا فی ان المجتهد اذا اخطاء کان مخطیاً ابتداءً و
انتهاءً والاصح من مذهبنا انه یکون مصیباً ابتداءً فی نفس العمل و یکون
مخطیاً انتهاءً **ترجمہ** اور جبکہ ہوئے دونوں حکم ساتھ اجتہاد کے پس تو چاہیے کہ
نکال جاوین آیۃ اور فقرے مسئلے باب اجتہاد کے اور وہ مقصود ہے ہمارا ذکر اسکے
سے اس مقام مین پس کہتا ہون مین تحقیق مختلف ہوئے اقوال اسمین کہ مقرر
مجتہد یا خطا کرتا ہے ایکبار اور پہنچتا ہے مطلب کو دوسرے بار یا پہنچتا ہے ہمیشہ
ہر مجتہد کہا معتزلہ نے ہر مجتہد مصیب ہے اور حق موضع خلاف مین متعدد ہے
اور نزدیک ہمارے مجتہد مصیب ہوتا ہے ایکبار اور خاطی دوسرے بار اور حق موضع
خلاف مین واحد ہے اور اسی طرح مختلف ہوئے اقوال درمیان ہمارے اس باب
مین کہ مقرر مجتہد نے جبکہ خطا کی ہوا مخطی ابتداً اور انتہاً فقط پس بعضون نے کہا
جبکہ خطا کی مجتہد نے ہوا مخطی ابتداً وانتہاً اور صحیح تر مذہب ہمارے سے یہ ہے
کہ مقرر مجتہد مصیب ہے ابتدا نفس العمل مین اور ہوویگا مخطی انتہا مین وفیہ
ایضاً فان قلت فاذا کان الحق فی موضع الخلاف واحداً فما معنی حقیقۃ
المذاهب الاربعۃ قلت معناه ان الحق الواحد یحتمل ان یکون فیما قال
الشافعی ویحتمل ان یکون فیما قال ابو حنیفۃ فتکون کلاً من المذاهب
الاربعۃ حقاً بهذا المعنی فالمقلد اذا قلد ای مجتهد یخرج من الوجوب
ولکن ینبغی ان یقلد واحداً التزمه ولا یؤول الی اخر فان قال قائل
ای ضرورۃ فی تبعیۃ ابی حنیفۃ مثلاً حیث لم یامر الله تعالی به ولا
رسوله بل لم یصرح به ابی حنیفۃ ایضاً ولو سلم ان تبعیۃ المجتهد لازمۃ
للمقلد فای ضرورۃ فی التزامه مذهباً واحداً بعینه بل یجوز له ان
یعمل بمذهب ثم ینتقل الی اخر کما نقل عن کثیر من اولیاء الله ویجوز

له ان یعمل فی مسئلۃ علی مذهب وفی مسئلۃ علی مذهب اخری کما هو
مذهب الصوفیۃ ولو سلم فمن این یعلم انحصار المذاهب فی الاربعۃ مع ان
المجتهدین کانوا قریباً من المائۃ او اکثر کابی یوسف ومحمد والغزالی و
امثالهم ولم یختم الاجتهاد بعد **قلت** اما الاول فان الانسان لا یخلوا
اما ان لم یعمل شیئاً من الاشیاء او یعمل والاول باطل بقوله تعالی ایحسب
الانسان ان یترک سدی ولانه یحتاج فی البیع والشراء واللباس والطعام
وغیر ذلک ولانه لم یفعل الصلوۃ والصوم فتعین ان یعمل باعمال ویشتغل
بافعال وحینئذ لا یخلوا اما ان یتمسک فیه بشیء من الکتاب والسنۃ اولا
والثانی باطل باجماع المسلمین فتعین ان یتمسک فیه بالکتاب والسنۃ
وحینئذ لا یخلوا اما ان یکون له قدرۃ علی معرفۃ وجوهه ومعانیه و
طرقه واحکامه اولا والثانی لابد ان یکون تابعاً لاحد من الائمۃ فهو
المراد والاول اما ان یکون له مع ذلک ملکۃ الاستنباط والقدرۃ
التامۃ علی استخراج المسائل اولا والاول هو المجتهد ولا کلام فیه بل
نحن ایضاً مقرون بعدم اتباعه لمجتهد اخر والثانی اما ان یکون تابعاً
لاحد من الائمۃ فهو المراد او لا یکون تابعاً لاحد بل یقول ان عملی
علی اصول التی هی ثلثۃ ولست بتابع لاحد فنقول له ان کون اصول
الشریعۃ ثلثۃ انما هو اول مسئلۃ بناه ابو حنیفۃ وایضاً لا اقل من
ان یحتاج فی المسائل القیاسیۃ وفی معرفۃ الناسخ والمنسوخ وفی معرفۃ
کون الاجماع قطعیاً مقدماً علی خبر الواحد وکون المخصوص بعض ظنیاً
وامثاله من جمیع تفتیشات الکتاب والسنۃ والاجماع واحکامها اذ ما
کل ذلک الا اصطلاحات ابی حنیفۃ فالی ای شیء یهرب یلزم التبعیۃ

ضرورة وأما الثاني وهو أنه إذا التزم التقييد يجب عليه أن يدوم على
مذهب التزمه ولا ينتقل إلى مذهب آخر فلأن الانتقال يوجب
أن يظهر عنده بطلان المذهب السابق والحال أن أهل كل مذهب يقولون
بحقيقة المذاهب الأربعة فقد وقع فيما أبى على أن العامي لا وجه له إلى
الانتقال والعالم غاية وجه الانتقال ترجيح الأدلة من جانب المرجوح
إليه وهو موقوف على ازدياد الفضيلة ونقصانها فإن كل واحد
تنصب دلائل على طبق مذهبه والعالم الغير المجتهد ليس في قدرته
ترجيح المذاهب بحسب الدلائل فإن ذلك موقوف على معرفة اصطلاحات
كل واحد ومعرفة الكتاب بتقسيماته الأربعة وكذا السنة مع تقسيماتها
المختصة بها والإجماع بأقسامها الثلثة والأقيسة بشروطها وأحكامها وأركانها
ووقوعها وكل ذلك متعذر في حق المقلد ومع ذلك لا يعلم ما هو الحق عند
الله تعالى فالانتقال من مذهب ترجيح بلا مرجح ولا يلزم علينا أن
من بلغ أولا واختار أي مذهب عمل حسنا يلزم في حقه ترجيح بلا مرجح
لأن مرجحه هو قصده أو كون أهل بلده أو أمرائه أو آبائه أو
سلطانه في ذلك المذاهب إذ هكذا وقع عليه التعامل وهو كالإجماع
وأما الكلام في الأولياء فخارج عن البحث ولعلهم لاح لهم من الأسرار
ما لا يلوح لغيرهم فرأوا في الانتقال مصلحة وحكمة فلا يقاس عليهم
غيرهم وكما أنه لا يجوز الانتقال من مذهب إلى مذهب آخر كذلك
لا يجوز أن يعمل في مسئلة على مذهب وفي أخرى على آخر لأن العامي
لا وجه له في هذا الباب وأما العالم فالظاهر أن لا وجه له إليه إلا العلم
بأن الإمام الفلاني قد أخطأ في المسئلة الفلانية وأصاب في الفلانية

والإمام الفلاني على عكس هذا كما أن الحنفي تقرء الفاتحة عقيب الإمام فإنه
لا يجوز إن اعتقد أنه قد أصاب الشافعي في ذلك بخلاف أبي حنيفة فإنه
باطل بالضرورة وإن ظن أن دليل الشافعي وهو قوله عليه الصلوة
والسلام **لا صلوة إلا بفاتحة الكتاب** صريح في
هذا المعنى فذلك موقوف على معرفة هذا الحديث ومعرفة الحجج لأبي حنيفة
ومعرفة أن لا حجة أسبق من هذا وأمثاله وذلك مما هو ليس من شأن
المقلد لأن كل أحد ينصب على طبق مذاهبه دلائل وشواهد ولكل وجهة
هو موليها وفوق كل ذي علم عليم لا يقال إن أبا حنيفة سئل أن قولك إذا
خالف كتاب الله فبأي شيء أعمل فقال بكتاب الله ثم سئل أنه إذا خالف
السنة فقال بسنة رسول الله ثم سئل أنه إذا خالف قول الصحابة فقال
بقول الصحابة ثم سئل أنه إذا خالف قول التابعي فقال التابعي رجل و
أنا رجل فدل هذه الحكاية على خلاف ما ذكرتم من الاستقرار على قول
أبي حنيفة من غير عمل على الكتاب والسنة من غير التفات إليه لأنا نقول
إن كلامنا هذا فيما بلغ السنة أو قول الصحابة لأبي حنيفة ثم أول ذلك
بنوع من التحمل والتأويل لأنه لا يجوز لمتبعيه أن يعمل بالسنة
أو قول الصحابة إذ لا شك أن أبا حنيفة كان أعلم منه فالتقليد لمعنى
فهمه أولى وأحرى وأما إذا لم يبلغ السنة أو قول الصحابة له فإنا نقر
أيضا أن تقليده حينئذ بالسنة أو قول الصحابة بعد علم صحتها واجب و
لم يجز العمل حينئذ على قول أبي حنيفة المخالفة وإنما يعمل بالسنة أو
قول الصحابة حينئذ إذا أدى إليه رأي مجتهد لكن لا يجب أنه قول
المجتهد بل من حيث أنه سنة أو قول الصحابة وأما إذا لم يؤد إليه

رأى مجتهد فلم يجز العمل به لانه خلاف الاجماع وهو باطل" لكن بقي
الكلام في حق من يكون صاحب الالهام من عند الله تعالى فانه يمكن ان
يقول اني الهم من عند الله تعالى بالعمل على مسئلة فلانية بطريقة
فلانية وعلى اخرى بطريق اخرى فلا نتبع ونحن نقول انه لا يخلو اما
ان يكون ذلك الالهام موافقا لاحد من المذاهب الاربعة اولا فان لم
يكن موافقا كان معاقبا في عمله وكان ذلك الالهام خطاء ومن عند
الشيطان وان وافق فعمله باي ما الهم وان كان معقولا بحسب الظاهر
لكن لما كان ذلك سببا للفساد بان يقول كل واحد اني الهم بكذا ينبغي
ان يكون التقليد مخصصا لمذهب معين خاصة غاية ما في الباب ان يعمل
الصوفي بالاحوط مسارعا لدفع الحرج وذلك فيما امكن التطبيق مثل ان لا
ياكل الحنفية الارنب احتياطا فانه يجوزه ابو حنيفة ويبيحها ولا يوجبها
والشافعي يكره اباحتها فانه لو لم ياكل يكون عاملا على كلا المذهبين وان
اكل يحتمل ان يقع في الحرام ويخالف مذهب الشافعي بخلاف ما اذا لم
يكن التطبيق كما في قرأة الفاتحة فان الشافعي يوجبها وابو حنيفة
يحرمها فانه لا يجوز للحنفي العمل على مذهب الشافعي من حيث انه
مذهب الشافعي وان كان يجوز من حيث ان محمدا استحسنه لما عرفت
واما التاليف فلان الاجتهاد وان كان لم يختم ويحتمل يوجد مجتهد
اخر مجتهد على خلافهم بل قد وقع كذلك وقد وجد المجتهد ون قريب
مائة او اكثر لكن قد وقع الاجماع على ان الاتباع انما يجوز للاربع فلا
يجوز الاتباع لابي يوسف ومحمد وزفر وشمس الائمة اذا كان قولهم
مخالفا للاربع وكذا لا يجوز الاتباع لمن حدث مجتهد مخالف لهم

خلاصہ ترجمہ اس عبارت تفسیر احمدی کا یہ ہے کہ اگر کہے کوئی جو وقت
ہوا حق موضع خلاف مین واحد پس کیا معنی ہونگے حقیقت مذاہب اربعہ کے تو
جواب اوسکا یہ ہے کہ حق تعالیٰ واحد احتمال رکھتا ہے قول حنفی مین اور احتمال
رکھتا ہے قول شافعی مین پس چارون مذاہب حق ہوئے ساتھ اس معنے کے
پس مقلد نے جبکہ کسی مجتہد کی تقلید کی نکل گیا وجوب سے مگر لائق ہے تقلید کرنی
ایک امام کی لازم پکڑکر اور نہ جانا دوسری طرف پھر اگر کوئی کہے کہ کیا ضرورت ہے
اتباع ابو حنیفہؒ کی مثلاً اسواسطے کہ نہ حکم کیا ساتھ اوسکے خدا نے اور نہ رسول نے
بلکہ نہ امام ابو حنیفہؒ نے بھی واسطے اپنی تابعداری کے تصریح کی اور لو فرضنا اتباع
مجتہد کا لازم ہے مقلد کو پس کونسی ضرورت ہے بعینہ ایک مذہب کو لازم پکڑنا
بلکہ جائز ہے کہ عمل کرے ساتھ ایک مذہب کے پھر نقل کرے دوسرے مذہب کی
طرف چنانچہ منقول ہے اکثر اولیاء اللہ سے اور جائز ہے اوسکو عمل کرنا ایک مسئلہ مین
ایک مذہب پر دوسرے مین دوسرے پر جیسا کہ مذہب ہے صوفیہ کا اور اگر تسلیم
کیا پس پھر کہان سے معلوم ہوا منحصر ہونا مذہب کا چار مین اور حالانکہ مجتہدین
قریب سو یا زیادہ کے جیسا کہ ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اور امام غزالیؒ اور مثل اون کے
اور اجتہاد نہین ختم ہوا ابتک جواب اسکا یہ ہے کہ اول البتہ انسان خالی نہین
ہے اس سے کہ کوئی کام کرے نہین کسی کامون مین سے یا کرے اول تو باطل ہے
واسطے قول خدا کے ایحسب الانسان ان یترک سدی اور واسطے اوسکے
کہ مقرر انسان محتاج ہے بیع اور شرا اور لباس اور طعام وغیرہ مین اور اگرچہ
نہ کرے نماز روزہ پس مقرر ہوا عمل کرنا ساتھ کسی عمل کے اور مشغول ہونا ساتھ
کامون کے اور اب نہ خالی ہوگا اس سے کہ یا تمسک پکڑیگا اسمین قرآن اور
سنت سے یا نہین اور ثانی باطل ہے ساتھ اجماع مسلمانون کے پس مقرر ہوا

تمسک کرنا اسمین ساتھ اور سنت کے اور اُس وقت نہ خالی ہوگا اُس سے یا تو ہوگی
اوسکو قدرت معرفت پر وجہون اور معنون اور حکمون اُنکے کے یا نہ ہوگی اور ثانی
ضرور ہے یہ کہ ہوگا ایک کا تابع اماموں سے پس یہ مراد ہے اور اول یعنے قادر ہو
معرفت وجوہ وغیرہ پر یا ہونا اوسکو ساتھ اس قدرت کے قوۃ اور ملکہ استنباط مسایل
پر یا نہ ہونا اور اول مجتہد ہے اور نہین گفتگو اسمین بلکہ ہم بھی متفق ہین ساتھ عدم
اتباع اوسکی کے واسطے مجتہد دوسرے کے اور دوسرا دو حال سے خالی نہین یا تو
ہوگا تابع کسی کا ائمہ سے بس تو یہی ہے مراد یا نہ ہوگا تابع کسی کا بلکہ کہوے کہ عمل
میرا اصول ثلثہ پر ہے اور مین تابع کسی کا نہین ہون پس تو جواب کہتے ہین ہم ہونا
اصول شرع کے تین یہ اول مسئلہ وہ ہے کہ بنا کیا ابو حنیفہؒ نے اور بھی کچھ کمتر نہین
ہے احتیاج ہونے مین مسائل قیاسیہ مین اور معرفت ناسخ اور منسوخ مین اور
معرفت ہونے مین اجماع قطعی کے مقدم اوپر خبر واحد کے اور ہونے مین عام
مخصوص البعض کے ظنی اور امثال اسکے سب تعلیمات کتاب اور سنت اور اجماع
اور احکام اوسکی کے اسواسطے نہین یہ سب مگر اصطلاحین ابو حنیفہ کی پس کیو نکر
ہی بجا گو لازم آویگی تابعداری کسی کی ضرور اور ثانی وہ کہ مقلد نے جبکہ لازم پکڑی
تابعداری واجب ہے اوسپر ہمیشہ رہنا اوسی مذہب پر اور نہ نقل کرنی طرف
مذہب دوسرے کے اسواسطے کہ انتقال سے ثابت ہوتا ہے یہ کہ اُسکے نزدیک
ظاہر ہوا ہے ابطال مذہب اول کا اور حالانکہ اہل ہر مذہب کے قائل ہین ساتھ
حق ہونے چارون مذہب کے پھر آکر گرا اوسمین جسمین انکار کرتا تھا بنا بر اوسکے
کہ متوراتحان کو تو کوئی وجہ نہین طرف انتقال کے اور عالم کو نہایت وجہ انتقال
کے ترجیح اولیٰ ہے جانب مرجوح الیہ سے اور یہ موقوف ہے اوپر ازدیاد فضیلت
اور نقصان اُسکے کے پس تو البتہ تمام ہر ایک قائم کریگا دلائل اوپر موافق مذہب

اپنے کے اور عالم غیر مجتہد کو نہین قدرت ترجیح دینے کی مذاہب مین باعتبار دلائل
کے اسواسطے یہ ترجیح دلائل کی موقوف ہے جاننے پر اصطلاحین ہر ایک کی اور
جاننے پر کتاب کے مع تقسیمات اربعہ کے اور اسیطرح سنت معہ اون تقسیمات
کے جو کہ مختص ساتھ سنت کے ہین اور دریافت کرنے پر اجماع کے ساتھ اقسام
ثلثہ کے اور اقیسہ کے مع شروط اور احکام اور ارکان اوسکے کے اور یہ سب باتین
مشکل ہین حق مین مقلد کے اور سوا اوسکے نہین جانا گیا حق ہے نزدیک اللہ
کے پس انتقال کرنا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے ترجیح بلا مرجح
ہے اور نہین لازم آتا ہے ہم پر یہ کہ جو کوئی بالغ ہوا اور اختیار کیا کسی مذہب کو
اچھا سمجھکر تو لازم آتی ہے اُسکے حق مین ترجیح بلا مرجح اسواسطے مرجح اوس کا
قصد اوسکا ہے یا شہر والین یا اطراف یا باپ دادا یا اوستاد اُسکا اس مذہب
پر اسواسطے اسی طرح واقع ہے اسپر عمل اور یہ مانند اجماع کے ہے اور اولیاء
اللہ پس خارج ہین مبحث سے اور شاید اونکو ظاہر ہوئی ایسے اسرارون سے کہ
وہ نہ ظاہر ہوئی اورون پر سوا اونکے اور دیکھا اُنھون نے انتقال مذہب مین
کچھ مصلحت اور حکمت پس اونپر اورون کا قیاس کرنا نہ چاہئے اور جیسا کہ جائز
نہین انتقال ایک مذہب سے طرف دوسرے کے ایسا ہی نہین جائز ہے عمل
کرنا ایک مسئلہ مین ایک مذہب پر دوسرے مین دوسرے مذہب پر اسی سبب سے کہ
متوراتحان کو کوئی وجہ نہین اس باب مین اور عالم کو بھی کوئی وجہ نہین مگر علم اُسکا کہ
تحقیق فلانے امام نے خطا کی فلانے مسئلہ مین اور نہ پہنچا مطلب کو فلانے مسئلہ مین اور فلان
امام برعکس اسکے ہے جیسا کہ پڑھنا حنفی کا الحمد کو پیچھے امام کے جائز نہین اگر اس
اعتقاد سے پڑھے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پہنچے مطلب کو اور امام ابو حنیفہؒ نے خطا
کی پس یہ اعتقاد بالضرورۃ باطل ہے اور اگر گمان کرے کہ دلیل امام شافعی ؒ

کی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ صریح اسی
معنی مین پس یہ موقوف ہے معرفت اس حدیث اور معرفت دلائل ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر
اور معرفت اس بات کی کہ تحقیق کوئی حجت اس سے بڑھکر نہین اور امثال اسکے
اور یہ معرفت مذکورہ شان مقلد سے نہین اسواسطے ہرایک قائم کرتا ہے دلائل اور
حجج اور ہرایک کے لئے ایک طرف ہے کہ وہ منھ پھیرتا ہے اودھر اور فوق ہر صاحب علم
کے علیم ہے اور یہ نہ کہا جاویگا کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ سے پوچھا گیا کہ اگر قول آپ کا
مخالف ہو کتاب اللہ سے پس ساتھ کس کے عمل کیا جاوے فرمایا ساتھ کتاب کے پھر
پوچھا اگر ساتھ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہو پس فرمایا ساتھ سنت کے
پھر پوچھا اگر مخالف ہو قول صحابہؓ کے کہا ساتھ قول صحابہؓ کے پھر پوچھا جبکہ مخالف ہو
قول تابعی کو پس کہا تابعی ایک آدمی ہے اور مین بھی ایک آدمی ہون پس تو
ثابت ہوا اس سے خلاف اسکا جو تمنے ذکر کیا قرار دینا قول امام ابو حنیفہؒ پر سوا عمل
کرنیکے کتاب اور سنت پر اور غیر التفات سے طرف اسکے اسی سبب سے کہ کہتے ہین ہم کہ
کلام ہمارے اوس مین ہے کہ جب پہنچی سنت یا قول صحابہؓ کا ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو اور پھر
تاویل کی اسمین ساتھ کسی نوع کے محتمل اور تاویل سے واسطے اوسکے کہ مقرر نہین جائز
واسطے متبع ابو حنیفہؒ کے عمل کرنا سنت کا اور قول صحابہ کا اسواسطے کہ بیشک ابو حنیفہ
رحمہ اللہ اس سے زیادہ تر عالم تھے پس تقلید واسطے معنے سمجھنے ابو حنیفہؒ کے اولی اور
لائق تر ہے اور اگر نہ پہنچے سنت یا قول صحابہ کا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو پس البتہ اقرار
کرنے مین ہم بھی کہ تحقیق تقلید اسوقت ساتھ سنت یا قول صحابہؓ کے بعد علم صحت اسکی
کے واجب ہے اور نہین جائز عمل اسوقت مین اوپر قول ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بسبب
مخالفت کے اور اسوقت مین ساتھ سنت کے یا قول صحابہ کے عمل کریگا جبکہ پہنچی طرف
اسکے رائے مجتہد کی لیکن نہ اس حیثیت کے ساتھ کہ وہ قول مجتہد کا ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ

سنت

سنت ہے یا قول صحابہؓ کا اور جبکہ نہ پہنچے طرف اسکے رائے مجتہد کی پس نہین جائز عمل ساتھ
اسکے اسواسطے کہ وہ عمل خلاف اجماع کے ہے اور خلاف اجماع کا باطل ہے لیکن بات ہی رہی
کلام اوسکے حق مین جو کہ ہین صاحب الہام پس البتہ ممکن ہے کہنا انکو کہ ہم الہام کئے گئے اللہ
کیطرف سے ساتھ عمل کرنیکے فلانے مسئلہ پر ساتھ طریقے فلان کے اور دوسری پر بطریق دوسری
کے پس نہین تابعداری کرتے ہم ایک کی اور جائز ہے ہم کو کہنا کہ تحقیق وہ عمل بالا الہام دو حال
سے خالی نہین یا تو ہوگا موافق ایک شے کے مذاہب اربعہ سے یا نہ ہوگا پس اگر نہ موافق ہوا تو
ہوگا معاقب اوسکے عمل کرنیمین اور ہوگا یہ الہام خطا اور شیطان کی طرف سے اور اگر موافق
ہوا پس عمل اوسکا ساتھ الہام کے اگرچہ معقول ہے باعتبار ظاہر کے لیکن ہوا یہ سبب فساد
کا اسواسطے کہ کہیگا ہر ایک مین الہام کیا گیا ہون ساتھ اسکے پس لائق اور افضل ہے ہونا
تقلید منحصر مذہب معین مین خاص غایۃ ما فی الباب عمل کرنا صوفی کا ساتھ احوط کے واسطے
دفع حرج کے اور یہ اسمین ہے جسمین ممکن ہو تطبیق مثلاً نہ کھانا حنفی کا خرگوش کو واسطے
احتیاط کے جائز ہے اسواسطے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے مباح رکھا ہے اسکو اور نہ واجب
رکھا اور شافعیؒ نے انکار کیا اوسکی اباحت کا پس اگر نہ کھایا ہوا عامل دونوں مذہب کا اور
اگر کھایا تو محتمل ہے یہ کہ پڑے حرام مین اور مخالف ہو مذہب شافعی رحمہ اللہ کے بخلاف اس
مسئلے کہ جسمین نہ ہوسکے تطبیق جیسا کہ قرأۃ فاتحہ مین امام شافعی رحمہ اللہ واجب کہتے
ہین اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حرام رکھتے ہین پس جائز نہین حنفی کو عمل کرنا مذہب
شافعی پر اس جہت سے کہ یہ مذہب شافعی ہے اور اگرچہ جائز ہے اس جہت سے
کہ امام محمد رحمہ اللہ نے مستحسن رکھا ہے اوسکو واسطے اسکے کہ پہچانا تونے آور نیز آپ
اسواسطے کہ تحقیق اجتہاد اگرچہ نہین ختم ہوا اور احتمال رکھتا ہے یہ کہ پایا جاوے مجتہد
دوسرا کہ اجتہاد کرے برخلاف انکے بلکہ تحقیق وقوع مین آیا ایسا اور تحقیق پائے گئے
مجتہد قریب تھے یا زیادہ کے لیکن تحقیق واقع ہوا اجماع اسپر کہ تحقیق اتباع جائز ہے

واسطے چارکے پس نہیں جائز اتباع ابی یوسف اور محمد اور زفر اور شمس الائمہ رحمہ اللہ علیہم کا جبکہ ہو قول انکا مخالف چارون کے اور اسیطرح جائز نہیں اتباع اوسکا جو نیا مجتہد پیدا ہوا مخالف ائمہ اربعہ کے انتہی اور بیچ میزان شعرانی کے صفحہ اڑتیس سطر چودہ مین ہے وَكَانَ سَيِّدِي عَلِيُّ الْخَوَّاصُ إِذَا سَأَلَهُ الْإِنْسَانُ عَنِ التَّقْلِيدِ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ الْآنَ هَلْ هُوَ وَاجِبٌ أَمْ لَا يَقُولُ لَهُ يَجِبُ عَلَيْكَ التَّقْلِيدُ بِمَذْهَبٍ إِلَى أَنْ قَالَ خَوْفًا مِنَ الْوُقُوعِ فِي الضَّلَالَةِ وَعَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ الْيَوْمَ ترجمہ تھے سید میرے علی خواص رحمہ اللہ جبکہ پوچھا اونسے انسان تقلید مذہب معین سے اس زمانہ مین آیا واجب ہے یا نہیں کہتے اوسکو واجب جان تقلید مذہب معین کی واسطے خوف کرنے کے ضلالت اور گمراہی مین اور اوسپر ہے عمل لوگون کا آج کے دن تک۔ اور صفحہ اکتالیس سطر پانچوین مین میزان کی ہے لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَّلَ بِشَرِيعَتِهِ مَا أُجْمِلَ فِي الْقُرْآنِ لَبَقِيَ الْقُرْآنُ عَلَى إِجْمَالِهِ كَمَا أَنَّ الْمُجْتَهِدِينَ لَوْ لَمْ يُفَصِّلُوا مَا أُجْمِلَ فِي السُّنَّةِ لَبَقِيَتِ السُّنَّةُ عَلَى إِجْمَالِهَا ترجمہ اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم تفصیل کرتے ساتھ شریعت اپنی کے اوس چیز کو جو کہ مجمل تھا قرآن مین البتہ باقی رہتا قرآن اوپر اجمال اپنے کے جیساکہ ائمہ مجتہدین اگر نہ بیان کرتے جو کہ اجمال تھا سنت مین البتہ باقی رہتی سنت مجمل وَقَالَ الشَّيْخُ زَكَرِيَّا لَوْلَا بَيَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُجْتَهِدِينَ لَنَا مَا أُجْمِلَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ لَمَا قَدَرَ أَحَدٌ مِنَّا عَلَى ذَلِكَ كَمَا أَنَّ الشَّارِعَ لَوْلَا بَيَّنَ لَنَا بِسُنَّتِهِ أَحْكَامَ الطَّهَارَةِ مَا اهْتَدَيْنَا لِكَيْفِيَّتِهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَلَا قَدَرْنَا عَلَى اسْتِخْرَاجِهَا مِنْهُ وَكَذَا الْقَوْلُ فِي سَائِرِ الْأَحْكَامِ ترجمہ اور کہا شیخ زکریا رحمہ اللہ نے کہ اگر نہ ہوتا بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مجتہدون کا ہمارے لئے اوس چیز کا جو کہ مجمل تھا کتاب اور سنت مین البتہ نہ قادر ہوتا کوئی ہمارے مین سے اوسپر جیسے مقرر شارع اگر نہ بیان کرتا ہمارے

واسطے ساتھ سنت کے احکام طہارت کے نہ راہ پاتے ہم واسطے دریافت کیفیت اوسکے کے قرآن سے اور نہ قادر ہوتے اوپر نکالنے احکام کے اوس سے اور اسیطرح قول سب احکام مین جسمین وارد ہوا اجمال فَصْلٌ فِي بَيَانِ جُمْلَةٍ مِنَ الْأَمْثِلَةِ الْمَحْسُوسَةِ الَّتِي يُعْلَمُ مِنْهَا اتِّصَالُ أَقْوَالِ جَمِيعِ الْمُجْتَهِدِينَ وَمُقَلِّدِيهِمْ بِعَيْنِ الشَّرِيعَةِ الْكُبْرَى فَتَأَمَّلْهَا تَرْشُدْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ترجمہ یعنے یہ فصل بیان مین اُن مثالون کے ہے جنھون سے معلوم ہوتا ہے اتصال اقوال مجتہدین اور مقلدین انکی مجتہدین کی ساتھ عین شریعت کبریٰ کے پس سوچ ان مثالونکو راہ پاویگا تو انشاء اللہ تعالیٰ وَهَذِهِ صُورَةُ الْأَمْثِلَةِ الْمَحْسُوسَةِ الْمَوْعُودِ بِذِكْرِهَا فَمِثَالُ حَضْرَةِ الْوَحْيِ تَفَرُّعُ جَمِيعِ الْأَحْكَامِ عَنْهَا هَكَذَا ترجمہ اور یہ صورت ہے اُن مثالون محسوسہ کی جو وعدہ کیا گیا تھا ساتھ ذکر کرنے انکے کے پس مثال حضرت وحی کی اور نکلنا اور تفرع ہونا سب حکمونکا اوس سے اسطرح ہے

حضرت الوحی التی لا تکلیف
حضرت العرش
حضرت الکرسی
حضرت القلم الاعلیٰ
حضرت اللوح المحفوظ
حضرت الواح المحو والاثبات
حضرت جبرئیل علیہ السلام
حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام
حضرت الصحابہ رضی اللہ عنہم
حضرت الائمۃ المجتہدین
حضرت مقلدیہم

وَهٰذِهٖ مِثَالُ صُوْرَةِ اِتِّصَالِ مَذَاهِبِ الْمُجْتَهِدِيْنَ وَاَقْوَالِ مُقَلِّدِيْهِمْ بِمَنْحَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مِنْ طَرِيْقِ السَّنَدِ الظَّاهِرِ فَتَاَمَّلْهَا **ترجمہ** اور یہ مثال صورت اتصال مذاہب مجتہدین اور اقوال مقلدون اونکی کے ساتھ کتاب اور سنت کے طریقہ سند ظاہر سے پس غور کر اور سوچ اوسکو الامام ابوحنیفۃ عن عطاء عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ عزوجل **ترجمہ** امام ابوحنیفہؒ نے اخذ کیا عطاء سے اور عطاءؒ نے ابن عباسؓ سے اور ابن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول اللہ نے جبرئیل سے اور جبرئیل نے اللہ عزوجل سے پس جو کہ مقلد ہے کسی امام کا چارون مین سے وہ مقلد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے الامام مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ عزوجل **ترجمہ** امام مالکؒ نے اخذ کیا نافع سے نافع نے ابن عمرؓ سے ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے جبرئیل نے اللہ عزوجل سے الامام الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ عزوجل **ترجمہ** امام شافعیؒ نے اخذ کیا مالکؒ سے مالکؒ نے نافعؒ سے نافعؒ نے ابن عمرؓ سے ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ نے جبرئیل سے جبرئیل نے اللہ عزوجل سے الامام احمد عن الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ عزوجل **ترجمہ** امام احمدؒ نے اخذ کیا مذہب شافعیؒ سے اور شافعی نے مالک سے اور مالک نے ابن عمرؓ سے اور ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے اور جبرئیل نے اللہ عزوجل سے وَهٰذَا مِثَالُ قِبَابِ الْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ عَلٰى نَهْرِ الْحَيَاتِ فِي الْجَنَّةِ الَّذِيْ هُوَ مَظْهَرُ بَحْرِ الشَّرِيْعَةِ الْمُطَهَّرَةِ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّمَا ذَكَرْنَا فِيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قِبَابِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ لِاَنَّهُمْ مَا نَالُوْا هٰذَا الْمَقَامَ

اِلَّا بِاتِّبَاعِ شَرِيْعَتِهٖ فَكَانَ مِنْ كَمَالِ نَعِيْمِهِمْ فِي الْجَنَّةِ شُهُوْدُ ذَاتِهٖ فَتَاَمَّلْهُ تَهْتَدِيْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** اور یہ مثال قبون ائمہ مجتہدین کی ہے نہر حیات پر جنت مین جو کہ مظہر ہے بحر شریعت کا دنیا مین اور ذکر کیا ہے اسمین قبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قبون ائمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مقرر انھون نے نہین پایا اس مقام کو مگر ساتھ اتباع شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہوا کمال نعمتونکا اونکی جنت مین حضور ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوچ اوس کو ہدایت پاویگا تو انشاء اللہ تعالیٰ

قُبَّة قُبَّة قُبَّة قُبَّة قُبَّة

النبی صلی اللہ علیہ وسلم | ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ | مالک رحمۃ اللہ | الشافعی رحمۃ اللہ | احمد رحمۃ اللہ

نهر الحیات

اَقُوْلُ اِنَّمَا اقْتَصَرْنَا عَلٰى قِبَابِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ مِنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ لِاَنَّهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ دَامَتْ دِيْنُ مَذَاهِبِهِمْ اِلَى الْعَصْرِ هٰذَا وَكَانُوْا نُوَّابًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِدَايَةِ اُمَّتِهٖ اِلَى الشَّرِيْعَةِ فَكَاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلِذٰلِكَ جَعَلْنَا قِبَابَهُمْ بِجَانِبِ قُبَّتِهٖ فَلَا يُفَارِقُوْنَهٗ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَمَا سَمَّتْ هٰذِهِ الْقِبَابُ بِعَقْلِيْ وَاِنَّمَا سَمَّتْهَا عَلٰى صُوْرَةِ مَا رَاَيْتُهَا فِي الْجَنَّةِ فِيْ بَعْضِ الْوَقَائِعِ **ترجمہ** کہتا ہون مین اقتصار کیا ہے مین نے اوپر

قبون چار امام کے مجتہدین کے اسلئے کہ مقرر یہ وہ ہین کہ جنکی ہمیشہ تدوین مذہب کی رہی زمانے ہمارے تک اور تھے یہ نائب اور نواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ہدایت کرنے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گویا صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین قیامت تک پس اسی سبب سے گردانا ہمنے قبون ائمہ اربعہ کو پہلو مین قبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہین جدا وہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا مین اور نہ آخرت مین اور نہین لکھا مین نے اُن قبون کو اپنی عقل سے مگر لکھا مین نے اسکو اس صورت پر جو کہ دیکھا مین نے اوسکو جنت مین بعض وقائع مین یہ صورت ثلثہ آسان جانکر میزان کبریٰ سے نقل کی مین نے تاکہ لوگ آسانی سمجھ بوجھکر تاریکی ضلالت سے روشنی ہدایت مین آکر مقلد مذہب معین کے ہون اور جو مقلد ہین وہ قائم رہین اسواسطے مقرر دن قیامت کو ہر ایک امام اپنے اپنے مقلدون کی نزدیک میزان اور پلصراط کے شفاعت کرینگے اور ہر ایک امام اپنے اپنے مذہب والونکو ساتھ لیکر جنت مین داخل ہونگے وَاَيْضًا فِيْهِ إِنَّ أَئِمَّةَ الْفُقَهَاءِ وَالصُّوفِيَّةِ كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ فِي مُقَلِّدِيهِمْ وَيَلَاحِظُونَهُمْ عِنْدَ طُلُوعِ رُوحِهِ وَعِنْدَ سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ لَهُ وَعِنْدَ النَّشْرِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ الْمِيزَانِ وَالصِّرَاطِ وَلَا يَغْفُلُونَ عَنْهُمْ فِي مَوْقِفٍ مِنَ الْمَوَاقِفِ وَلَمَّا مَاتَ شَيْخُنَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ الشَّيْخُ نَاصِرُ الدِّينِ اللَّقَانِي رَآهُ بَعْضُ الصَّالِحِينَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لَهُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ فَقَالَ إِذَا أَجْلَسَنِي الْمَلَكَانِ فِي الْقَبْرِ لِيَسْئَلَانِي أَتَاهُمُ الْإِمَامُ مَالِكٌ فَقَالَ أَمِثْلُ هٰذَا يَحْتَاجُ إِلَى سُؤَالٍ فِي إِيمَانِهِ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ تَنَحَّيَا عَنْهُ فَتَنَحَّيَا عَنِّي وَإِذَا كَانَ مَشَايِخُ الصُّوفِيَّةِ يُلَاحِظُونَ أَتْبَاعَهُمْ وَمُرِيدِيهِمْ وَفِي جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالشَّدَائِدِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكَيْفَ بِأَئِمَّةِ الْمَذَاهِبِ الَّذِينَ هُمْ أَوْتَادُ الْأَرْضِ وَأَرْكَانُ الدِّينِ

وَأُمَنَاءُ الشَّارِعِ أُمَّتِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ ترجمہ میزان مین ہے کہ مقرر فقہا اور صوفیہ سب شفاعت کرتے ہین اپنے مقلدون کی اور ملاحظہ فرماتے ہین اونکو وقت نزع روح کے اور وقت سوال منکر نکیر کے اور وقت حشر اور نشر اور حساب اور میزان اور پلصراط کے اور نہین غافل ہوتے اُنسے کسی موقف مین مواقف سے اور جبکہ فوت ہوئے شیخ الاسلام شیخ ناصر الدین اللقانی رحمہ اللہ دیکھا اونکو بعض صلحا نے خواب مین اور کہا کیا معاملہ کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا اُسنے جبکہ بٹھلایا مجھکو دو فرشتون نے قبر مین تو کہ سوال کرین مجھسے آئے نزدیک اُنکے امام مالک رحمہ اللہ اور فرمایا کیا ایسے شخص سے حاجت رکھتے ہو سوال کرنیکی بیچ ایمان اوسکے کے ساتھ اللہ اور رسول اللہ کے جاؤ دونون اوسکی طرف سے پس پھر گئے وہ دونون مجھسے اور جبکہ ہون مشائخ صوفیہ ملاحظہ کرتے اتباع اور مریدون کو اپنے بیچ سب ہولون اور شدتون کے دنیا مین اور آخرۃ مین پس کیا حال اُن امامون مذاہب کا جو کہ ہین میخین زمین کی اور ارکان دین کے اور امنا شارع کے اوپر امت اوسکی کے راضی ہو اللہ ان سب سے پس راضی ہوا ور خوش اے بھائی ساتھ تقلید ایک مذہب معین کے مذاہب اربعہ سے وَفِي الْجُزْءِ الثَّانِي مِنْ كِتَابِ تَفْسِيرِ الْقُرْاٰنِ الْمُسَمّٰى بِرُوْحِ الْبَيَانِ لِلْفَاضِلِ الشَّيْخِ إِسْمٰعِيلَ حَقِّيْ أَفَنْدِيْ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ أَيْ بِمَنِ ائْتَمُّوا بِهِ مِنْ نَبِيٍّ فَيُقَالُ يَا أُمَّةَ مُوسٰى يَا أُمَّةَ عِيسٰى وَنَحْوَ ذٰلِكَ أَوْ مُقَدَّمٍ فِي الدِّيْنِ فَيُقَالُ يَا حَنَفِيُّ وَيَا شَافِعِيُّ وَنَحْوَهُمَا أَوْ كِتَابٍ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْقُرْاٰنِ وَيَا أَهْلَ الْإِنْجِيْلِ أَوْ غَيْرَهُمَا أَوْ دِيْنٍ فَيُقَالُ يَا مُسْلِمُ وَيَا نَصْرَانِيُّ وَيَا مَجُوْسِيُّ وَغَيْرَ ذٰلِكَ ترجمہ جلد دویم تفسیر روح البیان مین صفحہ چار سو پینتالیس ۴۴۵ اور سطر تینتیس ۳۳ مین ہے قول اللہ تعالیٰ يَوْمَ نَدْعُوا آخر آیۃ تک سبحان بلاوینگے ہم گروہ بنی آدم کو ساتھ امامون اُنکے کے

یعنے ساتھ اوسکے کہ اقتدا اور پیروی کرتے تھے ساتھ اُس کے نبی علیہم السلام سے
پس پکارا جاویگا یا امۃ موسیٰ اور یا امۃ عیسیٰ اور مثل اوسکے یا ساتھ اوسکے جو کہ
مقدم اور پیشوا ہو دین مین پس بلایا جاویگا یا حنفی و یا شافعی اور مثل ان دو کے
یا مالکی یا حنبلی یا امام ہو طریقت مین پس پکارا جاویگا یا قادری یا چشتی یا نقشبندی
وغیرہ یا کتاب مین پس کہا جاویگا یا مسلم اور یا نصرانی اور یا مجوسی اور سوا اسکے،
وَفِي التَّاوِيْلَاتِ النَّجْمِيَّةِ تُشِيْرُ اِلٰى مَا يَتْبَعُهُ كُلُّ قَوْمٍ وَهُوَ اِمَامُهُمْ
ترجمہ اور تاویلات نجمیہ مین ہے کہ اشارہ کرتی ہے یہ آیت طرف اوسکے کہ جسکی
تابعداری کرتے ہین ہر قوم وہ امام اوسکا ہے وَفِي تَفْسِيْرَاتِ الْاَحْمَدِيَّةِ
وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْاِنْحِصَارَ الْمَذَاهِبِ فِي الْاَرْبَعَةِ وَاتِّبَاعُهُمْ فَضْلٌ اِلٰهِيٌّ
وَقَبُوْلِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا مَجَالَ فِيْهِ لِلتَّوْجِيْهَاتِ وَالْاَدِلَّةِ ترجمہ اور
تفسیر احمدیہ مین ہے کہ حق اور انصاف یہ ہے کہ مقرر انحصار مذاہب کا بیچ چار
مذہب کے ہے اور اتباع اور تقلید اونکی فضل الٰہی ہے اور مقبول عند اللہ ہے
کہ نہین مجال اور قدرت اسمین اولّہ اور توجیہات کو اسواسطے تقلید انکی عین اطاعت
خدا اور رسول خدا کی ہے اسواسطے کہ ذکر ہو چکا جو حکم پہنچا جبرئیلؑ کو جانب خدا سے
کہ پہنچایا نبی ہمارے کو اوس نے موافق حکم رب کے پہنچی یا حضرتؐ کو اور حضرتؐ
سے پہنچا اصحابؓ کو اصحابؓ سے پہنچا اماموں کو اور اماموں سے پہنچا مقلدون کو پس
جو کہ مذاہب مخالف مذاہب اربعہ کے ہین فرقون اہل ضلالت و ہوا سے مثل
معتزلہ اور روافض اور خوارج کے کہ انہی مین سے عبدالوہاب نجدی اور تبع اُسکے
ہین جیسا کہ ذکر کیا رد المختار کے باب البغات مین ساتھ تشریح کے اور مولانا
فضل رسول بدایونی نے بوارق محمدیہ مین کہ وہ سب مذاہب باطل ہین
اور اس باب مین بہت رسائل اور فتوے ہوا ہیر علمائے مکہ اور مدینہ اور ہند اور

سندھ اور کلکتہ اور مدراس وغیرہ موجود ہین اور بلکہ بعض انمین سے چھپ بھی گئے
اُن سب سے تقلید مذہب اور التزام مذہب معین کا ثابت ہوتا ہے وَفِي الْخُلَاصَةِ
اَلنَّظَرُ فِي كُتُبِ اَصْحَابِنَا مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ اَفْضَلُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ ترجمہ خلاصہ
مین ہے کہ دیکھنا اور نظر کرنی بیچ کتابون اصحاب ہمارے کے سوا سننے سے
افضل ہے قیام شب سے لَقَدْ تَمَّتِ الْكِتَابُ وَبِذٰلِكَ مَا هُوَ الْمَقْصُوْدُ وَ
نُقِلَتْ مِنْهَا وَلَيْسَ عَلَى النَّاقِلِ اِلَّا اِيْصَالُ الْمَنْقُوْلِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
نَاقِلَ الرِّوَايَاتِ عَنِ الرِّيَاءِ مُنَزَّهًا وَتَقَبَّلْهَا بِفَضْلِكَ وَاِنْ كَانَ الْقَائِلُ
عَاصِيًا وَسَمَّيْتُهَا هَدِيَّةَ الْحَرَمَيْنِ وَاَوْصِلْ ثَوَابَهَا اِلٰى اَرْوَاحِ الْمُعَلِّمِيْنَ
وَاجْعَلْهَا وَسِيْلَةً لِنَجَاتِ الْمُذْنِبِيْنَ اٰمِيْنَ يَا مُجِيْبَ السَّائِلِيْنَ وَقَدْ وَقَعَ
الْفَرَاغُ عَنْ رَسْمِهَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِي الظَّلَامِ بِسَبَبِ الْحَوَادِثِ
بِالْاِزْدِحَامِ فِي تَارِيْخِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ ذِيْقَعْدَةٍ فِي الْبَلَدِ الْمَكَّةِ
الْمُبَارَكَةِ الْمُعَظَّمَةِ وَقْتَ الضُّحٰى يَوْمَ السَّبْتِ سَنَۃ ۱۲۷۹ اَلْفٍ وَمِائَتَيْنِ وَتِسْعَةٍ
وَسَبْعِيْنَ مِنْ هِجْرَةِ النَّبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ عَلٰى صَاحِبِهَا اَلْفُ اَلْفِ تَحِيَّةٍ
مِنَ الرِّضْوَانِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ نَظَرَ فِيْهَا بِنَظَرِ الرِّضَاءِ
وَالْاِصْلَاحِ وَعَفٰى عِنَايَتِهٖ وَلِجَمِيْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ترجمہ تحقیق ڈھونڈھا مین نے
کتابون کو اور خرچ کی مین نے کوشش موافق مقدور اپنی کے اور نقل کی بیچ
کتابون سے اور نہین ناقل پر مگر پہنچانا منقول عنہ کا یا اللہ کر ناقل کو روایات کی
ریا سے پاک اور قبول کر اوسکو ساتھ فضل اپنی کے اور اگرچہ ہے قائل گنہگار
اور نام رکھا مین نے اوسکا ہدیۃ الحرمین اور پہنچا ثواب اوس کا طرف ارواح

معلمین کے اور حاصل ہوئی فراغت اُس سے ساتھ فضل اللہ کے اور اگرچہ تھا مین بسبب
کثرت حوادثات کے ظلام اور کشمکش مین بیچ تاریخ چودھوین ذیقعدہ کے شہر مکہ
معظمہ مین وقت چاشت کے دن شنبہ کے سنہ ایکہزار دو سو اناسی ہجرت نبی
آخر الزمان سے اور پر صاحب اوسکے ہزار ہزار تحفے رضا سے یا اللہ بخش مؤلف
رسالہ کو اور کاتب کو اوسکے اور جس نے نظر کی اسمین ساتھ نظر رضا اور اصلاح کے
ساتھ آنکھ عنایت کے اور سب امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اخیر پکار نا
ہمارا یہ ہے الحمد للہ رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

یہ عبارت ہے مفتی مکہ معظمہ کی مع مہر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ
علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم اللھم انطقنا بما فیہ رضاک بجاہ
عریض الجاہ خیر انبیائک الحمد للہ الذی شرفنا بسید العرب والعجم
واکرمنا بان جعلنا من خیر الامم بشرٰی لنا معشر الاسلام من العنایۃ
رکنا غیر منھدم لما دعی اللہ داعینا لطاعتہ باکرم الرسل کنا اکرم الامم
والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولٰنا محمد الناطق بالصواب المنعوت
بمحاسن النعوت فی شریف الکتاب شعر

منزہ عن شریک فی محاسنہ — فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم
لو ناسبت قدرہ آیاتہ عظما — احیی اسمہ حین یدعی دارس الرمم

وعلی آلہ واصحابہ الفخام والتابعین واتباع التابعین وعلی العلماء
الائمۃ الدین اما بعد فقد نظرت فی ھذا التصنیف واطلقت رایۃ
الطرف فی ریاض ھذا الترصیف فوجدتہ مشتملا علی الفوائد المھمۃ
وحاویا بالمقاصد جمۃ فاصاب اللہ مؤلفہ علی سعیہ بالثواب الجزیل وانا
لہ اللہ من مادبۃ الخیریۃ کل امل جمیل واکثر فی العالمین من امثالہ

ورزقہ اللہ الصلاح فی اقوالہ وافعالہ انہ جل شانہ مجیب السائلین
ومحقق رجاء الاملین قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ راجی الفیض الوھبی السید
محمد حسن الکتبی الحنفی مذھبا الخلوتی مشربا خادم العلم والفتوی
بمکۃ ام القری شرفت الی یوم القیام فی شھر الحرام سنہ ۱۲۸۰ ترجمہ یا اللہ
گویا کر ہم کو ساتھ اوسکے جسمین ہو رضا تیری بطفیل مرتبہ وسیع بہترین انبیا کے سب
ثنا اللہ کو جس نے شرافت دی ہم کو ساتھ سردار عرب اور عجم کے اور بزرگی دی ہمکو
ساتھ گردانے ہماری کے بہترین امتون سے بشارت ہے ہمکو اے گروہ مسلمانون
کی مقرر ہمارے لئے عنایت سے ہے ایک ایسا رکن کہ نہین ڈہنے والا واسطے
اوسکے بلایا اللہ نے بلانے والے ہمارے کو واسطے طاعت اپنی کے ساتھ بزرگتر
رسولون کے تو ہوئے ہم بزرگتر امتون کے اور تحفہ درود اور سلام کا اوپر سردار اور
مولا ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کہ گویا ہے ساتھ صواب کے اور تعریف کیا گیا ساتھ
نیک تعریفون کے بیچ کتاب بزرگ کے پاک ہے شریک سے خوبیون اپنی مین پس جوہر
حسن اسمین غیر منقسم ہے اگر مناسب ہوا سکے قدر کو آیات عظیم اوسکے زندہ کرتا نام اسکا
جبکہ پکارتا استخوان بوسیدہ کو اور آل اور اصحاب اسکے بزرگ پر اور تابعین اور تبع التابعین
اور علما ائمہ دین پر بعد حمد وصلوٰۃ کے تحقیق نظر کی مین نے اس تصنیف مین اور چلایا
مین نے جھنڈا توجہ کو بیچ باغ اس نہر مصفیٰ کے اور مضبوط کی پس پایا مین
نے اوسکو مشتمل اوپر فوائد مقصودہ اور مہمہ کے اور حاوی ساتھ مقاصد کثیرہ
کے پس ثواب دے اللہ مؤلف اوسکے کو اوپر کوشش اور محنت اوسکی کے
ساتھ ثواب بڑے کے اور دے اوسکو اللہ مقصد دین نیک سے ہر امید بزرگ
اور بہت کرے جہان مین مثل اوسکے اور نصیب کرے اوسکو نیکی اقوال اور افعال
مین مقرر اللہ جل شانہ قبول کرنیوالا سوال سائلون کا اور ثابت کنندہ امید امیدوارون

کا کہا اوسکو منہ اپنے سے اور لکھا اوسکو ساتھ قلم اپنے کے
اُمیدوار فیوض ربی سید محمد حسن کتبی حنفی مذہب خلوتی مشرب
خادم علم اور فتوی نے بیچ شہر مکہ ام القری کے مہینے حرام میں سنہ ۱۳۲۰

حنفی کتبی
محمد
سید
حسن
مذهب و بابا
الخلوتی مشربا المکہ

یہ عبارت ہے شیخ العلماء شیخ جمال مدرس حرم حنفی کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبہ نستعین حمدا لمن اوضح الحق بطالبہ واظہر تحقیقہ ونور الطریق
لسالکہ فتبین لہ للسالک الدقیقۃ وحجب اہل الزیغ والاہواء عن الوصول
الی المعارف والحقیقۃ احمدہ علی افضالہ وارجوا منہ جزیل نوالہ واسئلہ
توفیقہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ عبد جعل شغلہ
اتباع شریعۃ نبیہ واتخذہا وثیقۃ واشہد ان سیدنا ومولنا محمدا عبدہ
ورسولہ الذی اسعد ربہ حزبہ ورفیقہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ
اولی المناقب الانیقۃ واتباعہ الاخذین بسنتہ وطریقتہ الی یوم فصل
القضاء بین الخلیقۃ صلاۃ وسلاما ارجو بہما کشف الکرب وضیقہ
اما بعد فہذہ رسالۃ مفیدۃ رقیقۃ ینجو بہا من قبلہا من المہاوی
السحیقۃ ویحصل لہ درر التحقیق من بحار التدقیق العمیقۃ قد شہدت
لجامعہا بالتقدم فی میدان الفضائل ودلت علی تمکنہ وطول باعہ
فی المزایا والفواضل وقامت علی المعاند بصوارم الحجج فابطلت شبہتہ
وایدت الناقل وقوت عزیمتہ وحوت بالنقول ما یعد ادراکہ علی
کثیرین وتحلت بمحاسن النصوص التی لا یظفر بہا الا من کان من
المتبحرین تقبلہا اللہ تعالی ونفع بہا علی الدوام ومتع بطول بقاء مؤلفہا
ما تعاقبت اللیالی والایام وجزاہ اللہ کل خیر وازال عنہ کل ہم وضیر

آمین قالہ بفمہ وامر برقمہ رئیس المدرسین الکرام ببلد اللہ الحرام
الراجی لطف ربہ الخفی جمال بن عبد اللہ شیخ عمر الحنفی المفتی المحدث
بالمسجد الحرام لطف اللہ بہ وبجمیع اہل الاسلام آمین آمین ربیع الاول ۱۳۲۰ فی
ترجمہ تعریف اوسکو جسنے روشن کیا حق کو واسطے طالب حق کے اور ظاہر کیا تحقیق
اُسکے کو اور منور کیا طریق اور راہ کو چلنے والے کے لئے اسکے پس ظاہر کیا اُسکے واسطے
راہیں باریک اور روکا اہل کج اور ہوا کو پہونچنے سے طرف عارف اور حقیقت
کے حمد کرتا ہوں میں اُسکی اوپر افضال اوسکی کے اور امید رکھتا ہوں میں اُس سے
نوازش بخشایات اوسکی کے اور مانگتا ہوں میں توفیق اُس سے اور گواہی دیتا
ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے کہ ایک ہے بے ہمتا گواہی بندے کی کہ
کیا شغل اوسکا اتباع شریعت نبی اپنے کے اور پکڑا اوسکو تمسک اور وثیقہ اور
گواہی دیتا ہوں کہ مقرر سردار اور صاحب ہمارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اُسکا
اور رسول اوسکا وہ رسول کہ نیک کیا بسبب اُسکے گروہ اور رفیق اوسکے کو
تحفہ درود کا اللہ کی طرف سے اُسپر اور آل اور اصحاب پر اُسکے بزرگ صاحب
مناقب بزرگ اور نادر کے ہیں اور اوپر اتباع اوسکی کے جو کہ حاصل کرنیوالے ہیں
اور پکڑنیوالے سنت اور طریقہ اُسکے کو تا روز فصل قضا کے درمیان خلائق کے صلوۃ
اور سلام ایسا کہ امیدوار ہوں میں ساتھ اُن دونوں کے کھلنا مصیبتوں اور
تنگیوں کا اما بعد پس یہ رسالہ ہے فائدہ مند باریک نجات پاتا ہے ساتھ اس رسالہ
کے وہ شخص جو کہ قبول کرے اوسکو عادتہ عظیمہ سے اور حاصل ہوتے ہیں اُسکو موتی
تحقیق کے دریاؤں تدقیق اور باریک سے تحقیق گواہی دی رسالہ نے واسطے
جامع رسالے کے ساتھ تقدم اور بڑھنے کے میدان فضائل میں اور دلالت کی
اوپر قدرت اوسکی کے اور اوپر درازی ہاتھ اُسکی کے بیچ فضیلتوں متعدی کے

اور قایم کی رسالہ نے دشمنون پر دلائل قاطعہ پس باطل کیا رسالہ نے شبہ اوسکا
اور مدد کی ناقل کی اور قوت دی عزیمت اور قصد اوسکے اور حاوی ہوا نقلون
سے مابعد دریافت اوسکی کے اوپر بہت کے اور مزین ہوا ساتھ اچھے اور نیک
روایات کے وہ روایتی کہ فتح یاب نہ ہوگا اسپر مگر وہ شخص جو کہ ہو علما متبحر سے
قبول کرے اوس رسالہ کو اللہ تعالیٰ اور نفع دے ساتھ اوسکے ہمیشہ اور تمتع اور
نفع دے ساتھ درازی بقا مؤلف رسالے کے جب تک کہ دن اور رات پے
در پے آتی ہین اور جزا دے اوسکو اللہ ہر نیکی کی اور دور کرے اوس سے سب غم
اور رنج کو آمین آمین کہا اوسکو ساتھ منھ اپنے کے اور حکم کیا ساتھ لکھنے اوسکے کے
سردار مدرسون بزرگ کے بیچ شہر اللہ کے امیدوار مہربانی رب اپنے کا جمال بن
عبداللہ شیخ عمر حنفی مفتی محدث مسجد حرام مین مہر کرے اللہ ساتھ اسکے اور
ساتھ سب اہل اسلام کے آمین آمین ۱۲ ربیع الاول ۱۲۹۰ عمر عبد جمال شیخ

یہ عبارت ہے شیخ العلماء شیخ دہلان شافعی کی

حَمْدًا لِمَنْ دَفَعَ مَنَارَ هٰذَا الدِّيْنِ بِالْحُجَجِ وَالْبَرَاهِيْنِ وَأَيَّدَهُ بِالْأَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ
وَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْتَخَبِ مِنْ خُلَاصَةِ مَعَدِّ
وَاللُّبَابِ عَدْنَانَ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ نَصَرُوْهُ بِلِسَانِ السِّنَانِ وَسِنَانِ
اللِّسَانِ وَعَلَى التَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ مَا تَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ وَقَفْتُ عَلٰى هٰذِهِ
الرِّسَالَةِ الْحَمِيْدَةِ وَفَهِمْتُ مَا فِيْهَا مِنَ الْمَعَانِي الْفَرِيْدَةِ فَوَجَدْتُهَا قَامِعَةً
لِأَهْلِ الْبَغْيِ وَالضَّلَالِ جَامِعَةً بِكَثِيْرٍ مِنَ النُّصُوْصِ لِمَنْ يُرِيْدُ بِعُقُوْدِ اللَّآلِي
فَجَزَى اللّٰهُ مُؤَلِّفَهَا عَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرًا وَشَكَرَ سَعْيَهُ وَجَعَلَهُ مِنْ أَهْلِ التَّقْوٰى
الَّذِيْنَ يَمْتَثِلُوْنَ أَمْرَهُ وَيَجْتَنِبُوْنَ نَهْيَهُ إِنَّهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرٌ وَبِالْإِجَابَةِ
جَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَهُ بِفَمِهٖ وَ

رَقَمَهُ بِقَلَمِهٖ خَادِمُ طَلَبَةِ الْعِلْمِ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَثِيْرُ الذُّنُوْبِ وَالْآثَامِ
الْمُرْتَجِيْ مِنْ رَبِّهِ الْغُفْرَانَ أَحْمَدُ بْنُ دَهْلَانَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَسَائِرِ
الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ حمد اوسکو جسنے بلند کیا نشانیون اس دین کو ساتھ دلیلون اور
برہانون کے اور مدد دی اوسکو ساتھ اماموں مجتہدین کے اور علمائے عاملین کے
اور تحفہ درود اور سلام کا نازل ہوجیو اوپر سردار ہمارے برگزیدہ معدّ سے اور
لباب عدنان سے اور اوپر آل اور اصحاب اوسکے کے جنہون نے مدد کی ساتھ
زبان کی نیزہ کے اور نیزہ زبان کے اوپر تابعین اونکی کے ساتھ احسان کے
جبتک کہ پے در پے رات اور دن اور زمانہ ہے اما بعد پس تحقیق واقف ہوا مین
اس رسالہ حمیدہ پر اور سمجھا مین جو اسمین ہین معانی یگانہ سے پس پایا مین نے
اوسکو قاطع واسطے اہل بغی اور ضلالت کے جامع واسطے بہت نصوص اور روایات
کے ساتھ لڑیون موتیون کے پس جزا دے اللہ مؤلف رسالہ کو اسلام سے نیک
اور قبول کرے کوشش اوسکی کو اہل تقویٰ سے جنہون نے فرمانبرداری کی امر
اوسکے کی اور بچے نہی اوسکی سے مقرر اللہ اسپر قادر ہے اور ساتھ قبول کرنے کے
لائق اور درود اللہ کا اوپر سردار ہمارے محمدؐ کے اور اوپر آل اور اصحاب اوسکے
کے اور سلام کہا اوسکو ساتھ منھ اپنے کے اور لکھا اوسکو ساتھ قلم اپنے خادم الطلبۃ
العلم مسجد حرام کثیر الذنوب اور آثام امیدوار رب اپنے سے بخشش کا
احمد دہلان بخشے اللہ اوسکو اور والدین اسکے کو اور سب مسلمانون کو آمین

ابن ن احمد دھلان

جزا الله المصنف بهذه الرسالة آمين خادم الفقراء والعلماء المتعلقين الذي
مكتوب في هذه الرسالة فهو شمس الدين ولد عبد الرحمن مرزالی عفی الله
عنه رب العالمين

عبد الرحمن ولد شمس الدين

صحیح عبد القادر ابن محمد سعید قلنی عفی اللہ عنہ

عبد القادر

جو مکتوب اس رسالہ میں ہے صحیح ہے ۔ جزاء اللہ مصنف اس رسالہ کو

سید محمد صدیقی ابو طاہر

محمد اشرف

الذی مکتوب فی هذه الرسالة فهو صحیح فی شرح متین جو مکتوب اس رسالہ میں ہے سو وہ صحیح ہے

خراسانی ولایتی

ما قال مؤلف هذه الرسالة فهو حق خادم الشریعة والمنهاج عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفی جو کہا مؤلف اس رسالہ نے سو حق ہے ۔

بالله عبد الرحمن سراج

انا الفقیر تراب اقدام العلماء المسلمین الجانی احمد المهاجر الافغانستانی المکی مدرس المدرسة السلیمانیة رب ارزقنی علما واغفر لنا ولوالدینا ولجمیع المومنین من الاولین والآخرین

الراجی احمد

یہ عبارت ہے مفتی حنبلی مکہ کی مع مہر الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده اما بعد فقد اطلعت علی هذه الرسالة وتاملت فیها فوجدتها حقا لا ریب فیها ولا شك
كتبه الحقیر محمد بن عبد الله بن حمید مفتی الحنابلة بمكة المشرفة

یہ عبارت ہے مفتی مالکی کی

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد الامین وعلی آله وصحبه ... اما بعد فلما طالعت هذه الرسالة من اولها الی آخرها طلقا طلقا وجدت الحکم الذی اشتملت علیه حقا حقا وموافقا للقرآن الازهر والحدیث الابهر والاجماع الاظهر والقیاس الاشهر. کتبه حسین بن ابراهیم مفتی المالکیة ببلد المحمیة مصلیا مسلما حامدا . ترجمہ بعد حمد وصلوٰة جبکہ دیکھا میں نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک ذرہ ذرہ اور پایا میں نے حکم اس کا حق اور موافق قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے ۔

حسین

یہ عبارت مدرس مکہ معظمہ کی ہے مع مہر بسم الله الرحمن الرحیم اطلعت علی هذه النبذة اللطیفة فوجدتها الصواب فجزاه الله خیر الجزاء کتبه افقر الوری الی الله عبد الرحمن بن حامد افندی المکی المدرس غفر الله بمنه زلته ولوالدیه ومشایخه والمسلمین سب تعریف خدا کو جو پالنے والا ہے جہان کا مطلع ہوا میں اس رسالہ مختصر لطیفہ پر پس پایا میں نے اسکو حق اور صواب سو اللہ مؤلف کو سب کی طرف سے جزائے خیر دے

عبد الرحمن بن حامد

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین وصلی الله علی سید المرسلین ما فی هذه الرسالة هو الحق الذی یجب المصیر الیه والصواب الذی لا یعول فی المشکلات الا علیه حرره بقلمه اسیر الزلات والمساوی احمد بن المرحوم السید عبد الرحمن البخاری

احمد البخاری

بعد حمد وصلوٰة کے جو اس رسالہ میں ہے وہ حق ہے ایسا کہ واجب ہے متوجہ ہونا طرف اوسکے اور ایسا صواب ہے کہ مشکلات میں بجز اسکے کہیں بھروسا نہیں ۔

محمد جلال الدین

ما قال المؤلف هو حق والاتباع احق یعنی جو کہا مؤلف نے سو وہ حق ہے اور اتباع اسکا زیادہ تر ہے

محمد مصطفی الیاس

ما فی هذه الرسالة حق یعنی جو کچھ کہ اس رسالہ میں ہے حق ہے

جعفر الحسینی البرزنجی

ما قال المؤلف فی حق المبین والصراط المستقیم یعنی جو کہا مؤلف نے وہ حق ہے ظاہر اور صراط المستقیم کو

عبد الجلیل السعادة مرجی

یہ عبارت مدرس حرم شریف کی ہے الحمد لله اللهم هدایة للصواب ان هذه الرسالة قد اشتملت علی الادلة الواضحة اضاء شموس التحقیق کتبه الراجی عفو ربه عبد الرحمن بن عثمان جمال المدرس بالمسجد الحرام غفر الله له ولوالدیه واحسن الیهما والیه یعنے مقرر یہ رسالہ مشتمل ہے اوپر دلیلوں روشن کے کہ روشنی ہووے ساتھ اوسکے آفتاب تحقیق کی ۔

عبد الرحمن بن عثمان جمال

رت ہے ابو سعید حنفی مفتی مدینہ منورہ کی مع مہر
ہ الفقیر الیه عز شانه السید ابو سعید الحنفی المفتی
لمدینة المنورة عفا الله عنه

السید ابو السعید الحنفی المفتی

یہ عبارت ہے شیخ العلما مدینہ منورہ کی مع مہر شیخ العلماء والمدرسین بحرم سید المرسلین السید یوسف المغربی المدرس الحنفی عفی اللہ عنہ [مہر: سید یوسف المغربی]

یہ عبارت ہے مدرس مدینہ اور خطیب اور امام محراب نبوی کی مع مہر المدرس بالحرم الشریف النبوی و امام خطیب محراب النبوی محمد بالی عفی اللہ عنہ [مہر: محمد بالی]

یہ عبارت بھی دوسرے مدرس مسجد نبوی اور امام اور خطیب محراب نبوی کی ہے المدرس بالمسجد الشریف النبوی و امام و خطیب محراب حضرت نبوی محمد ابو السعادات عفی اللہ عنہ [مہر: محمد ابی السعادات]

یہ مہر ہے مولوی یعقوب صاحب مرحوم کی [مہر: محمد یعقوب] یہ مہر ہے مدرس حرم مکہ کی باب ابراہیم پر جو درس کرتے ہیں [مہر: سید علاء الدین محی الدین] یہ مہر ہے مولانا حسین علی صاحب خلیفہ شاہ سلیمان اور شاگرد شیخ العلما شافعی شیخ احمد دحلان صاحب کی [مہر: حسین علی] یہ مہر ہے مولوی جمال الدین صاحب کی جو کہ مدرس ہیں باب ابراہیم پر [مہر: جمال الدین] یہ مہر ہے نوازش علی صاحب مرحوم کی جنہوں نے وہابیت سے توبہ کی کرمین در انتقال فرمایا [مہر: نوازش علی]

تمام شد

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ این رسالہ مسمی بہ ہدیۃ الحرمین مزین بہ عبارت و مواہیر علماء حرمین الشریفین از تصنیف عالم باعمل فاضل اجل و اکمل رکن رکین دین نبی الکریم مولانا ابو الرشید محمد عبد الحکیم صاحب دہلوی حرسہ اللہ تعالیٰ عن آفات المتعصبین ؎

الٰہی این چراغ پر ز فساق	❊	دور باد از نظر اہل نفاق

در اسعد اوان و احسن زمان حسب فرمایش جناب قاضی ابراہیم ابن قاضی نور محمد تاجر کتب بھنڈی بازار بمبئے و بحسن اہتمام جناب قاضی علی میان ابن قاضی عبد اللطیف الکریمی مطبع کریمی بمبئی بائیکلہ لاڈل روڈ قاضی بلڈنگ ۱۱۰۴۹ مشتہر خلعت طبع پوشید فی سنہ ۱۳۵۳ ہجریہ